یادگار محسن مجتهدی علی الحسین اوحد البیان ابن الحجت

یا الکلام کلام الفاخر یعنی منتخب آل المفخر نوین جناب سید اصغر حسین صاحب یگانه معاصر

دیوان اسلام

معروف باسم تاریخی

نسیم

که در معنی نسخه شفای هر گونه الم است باهتمام فدائی امام حسین شیخ عباس حسین

باستمداد علی در مطبع لسان الصدق مجلسی تا بطبع زر طلبی گرآمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعداد اشعار ۱۵

عدد سلام ۱

صحرا میں روئے شاہ جو پرتو فگن ہوا
ذرہ ہر ایک کوکب چرخ کہن ہوا

کھینچی جو یاد گیسوئے مشکیں میں آہ
دود جگر سواد دیار ختن ہوا

فرزند مہ لقا کا نہ بار الم اٹھا
مثل ہلال خم قد شاہ زمن ہوا

ہاتف کی بعد قتل صدا تھی کہ یا حسینؑ
تو فخر خاندان رسول زمن ہوا

کیونکر نہ شش جہات میں محشر صبح قتل
یہ دن وہ تھا کہ خانۂ [illegible] ہوا

بیرنگ گل یہ پیش گل فاطمہ ہوے | عنقا چمن مین طائر رنگ چمن ہوا

جب جال آب بندی شہ سے کھلگیا | دریا بھی دست موج سے سینہ زن ہوا

ہم جامہ در ہین یادمین اُس جسم پاک کے | چالیس دن جسے نہ میسر کفن ہوا

ہر عضو تن سے شاہ کو تھی شکر حق کی یاد | پیکان زبان تو زخم بھی اک دہن ہوا

پیری مین ساکنان عدم کا نشان ملا | موے سفید شمع رہ انجمن ہوا

اکبر کا حسن دیکھ کے یوسف جو خوشجمال | مستغرق محبت چاہ ذقن ہوا

وحشت ہوئی یہ ساقی کوثر کے لال کی | دریا سمٹ کے دانہ در عدن ہوا

اصغر کو مارا تیر سے شہ دین کی گود مین | دم توڑ کر تمام وہ غنچہ دہن ہوا

حضرت کے بعد قتل یہ کہتی تھی اہلبیت | برباد خاندان رسول زمن ہوا

۱۹

فاخر ثنائے مصحف ناطق کے فیض سے
جائے کلام جسمین نہین وہ سخن ہوا

۲

کیا اوج ہی سواری شہ کے غبار کا
عنقا ہی نام گردش راہوار کا

اللہ رے اوج حسن شہ ذی وقار کا
پروانہ ماہتاب ہی شمع عذار کا

گیسو نہیں ہیں چہرۂ پر نور شاہ پہ
دامن پڑا ہی مہر پہ ابر بہار کا

گرمی سی سرخ تھا جو رخ اکبر حسین
عارض کھلا ہی مثل سمان لالہ زار کا

دیکھی ہی جب سی تیزی رفتار اسپ شاہ
خون خشک ہو گیا ہی [illegible] کا

اللہ رے صفائی حسن شہ زمان
آئینہ حلب ہی نمونہ غبار کا

زلفیں جو آئیں آئینہ روی شاہ پہ
شہر حلب پہ ہو گیا دھوکا تتار کا

زلفیں کھلی تھیں شب دیجور کا سماں
عالم تھا روی شاہ پہ صبح بہار کا

جان دی ہی ماتم حسن سبز فام میں
گنبد زمردی ہو ہمارے مزار کا

دندان دہن میں دیکھ کے شہ کے ہوا یقین
معدن یمن ہی گہر آبدار کا

صحرائے حشر ہو غم شبیر میں چمن
ہی صور کی صدا مجھے نالہ ہزار کا

جب سے کیا ہے وصف گلوئے امام میں | ہے ذائقہ زبان پہ خنجر کی دھار کا

چھینٹی جو آہ سرد دل داغدار سے | جھونکا چلا چمن میں نسیم بہار کا

اللہ رے تجلی حسن شہ زمان | پرتو چراغ طور ہے شمع مزار کا

دندان شہ کا عکس جو پھیلا تھا دشت میں | دریا رواں تھا آب در شاہوار کا

تھا ہو شہ کے ابروے خمدار کا خیال | پیراک ہوں میں آب دم ذوالفقار کا

ہے صاحبان سوز کو قدر اہل سوز کی | بجلی سے پوچھو حال دل بیقرار کا

ڈوبا ہوا ہوں عشق گوہر دندان شاہ میں | غواص ہوں میں آب در شاہوار کا

۱۴

فاخر رخ حسین ہے باغ جناں کا پھول
صدقے ہے بوئے زلف پہ نافہ تتار کا

سلام

اس وقت کیوں نہ خلق میں محشر بپا ہوا | سید کا تیغ کند سے جب سر جدا ہوا

رنج و ملال شاہ میں جو مبتلا ہوا | دنیا کی وہ اسیری غم سے رہا ہوا

اے چرخ کیون نہ دفتر عالم الٹ گیا — حضرت کا تن سے فرق مبارک جدا ہوا

پوچھا جو ابن سعد نے یہ پیک نے کہا — اب شہ کا لال عازم دشت وغا ہوا

اصغر تمام ہو گیا گو دمین شاہ کی — آخر کو تیر ظلم بھی تیر قضا ہوا

سب ملکے دیکھین صبر حسین غریب کا — گردون پہ قدسیون کو یہ حکم خدا ہوا

برچھی جو کھائی دلپہ شبیہ رسول نے — پہلو سے شہ کے قلب تڑپکر جدا ہوا

یون آئین پیش حق پے فریاد فاطمہ — محشر مین جسکے حال سے محشر بپا ہوا

بہ بہ کے خون عدو کا گیا ہے جو نہر مین — کیا کیا ہی زور شور سے دریا بڑھا ہوا

دنیا مین کب حسین سا عابد ہوا کوئی — محراب تیغ تیز مین سجدہ ادا ہوا

صغرا کو شاہ دین کی قاصد نے دی خبر — امت پہ تین روز کا پیاسا فدا ہوا

ڈوبا جو خون مین کشتی امت کا ناخدا — رونے سے اہلبیت کے طوفان بپا ہوا

اکبر ہوئے جو قتل تو اعدا نے یہ کہا — لو اب شہید سبط رسول خدا ہوا

مجبور ہو کے آپنے لی تیغ میان سے
اصغر بھی جب نشانہ تیر جفا ہوا

فرمایا دیر زانوے قاتل حسینؑ نے
صد شکر آج وعدہ طفلی وفا ہوا

اشعار ۱۸

فاخر کہا جو فضل خدا سے سنا کہا
نوحہ ہوا سلام ہوا مرثیہ ہوا

سلام ۴

قاسم کے بعد قتل عجب ماجرا ہوا
شادی کا جو مکان تھا وہ ماتم سرا ہوا

اکبر کے بعد قتل جو اصغر فدا ہوا
بیبیوں مین اور طلاطم سوا ہوا

اصغر کو لائے شاہ تو اعدا نے یہ کہا
بہر امان ہر ہاتھ مین قرآن کھلا ہوا

مظلوم و بیکس کی شہادت کے واسطے
لشکر مین ہر کمان کا ہی چلہ چڑھا ہوا

زینبؑ کو بعد شہ جو اُٹھانی تھی قید ظلم
تھا ساتوین سے فاطمہ کا سر کھلا ہوا

بانو نے پوچھا آئے جو اصغر کو کھو کے شاہ
کیون جیسے آتے ہو صاحبؑ کیا ہوا

کہتی تھی ہند دیکھ کے رانڈون کو دور سے
آتا ہے کس کا قافلہ لوگو لٹا ہوا

زوار مر کے جاتے ہیں کیونکر بہشت میں ‖ ہے کربلا سے خلد کا ڈانڈا ملا ہوا

بیٹھے ہیں آکے خیمے کے باہر امام دین ‖ قاتل کو آتے دیکھتے ہیں دل مضطر بھرا ہوا

رو کر سکینہ دوڑ کے شمر سے لپٹ گئی ‖ گھوڑا جو دیکھا در پہ فرس کو کھڑا ہوا

یہاں دوپہر کی دھوپ میں تنہا کھڑے تھے شاہ ‖ وہاں چتر نور تھا سر پہ عمر کے تنا ہوا

تا حشر فرق شاہ بدن سے جدا رہا ‖ کیوں چرخ کیا جہان میں یہ تفرقا ہوا

شمر سے علم ملا تو یہ عباس نے کہا ‖ مدت کے بعد نخل تمنا ہرا ہوا

بیٹھے ہیں زین پر سے یوں شاہ مشرقین ‖ جیسے دھرا ہو رحل پہ قرآن کھلا ہوا

قاسم کی ماں یہ کہتی تھی لوگو دعا کرو ‖ جیتا رہے لاڈلا میرا دولہا بنا ہوا

آیا جو ہے یزید کو مدت کے بعد رحم ‖ اسباب مل رہا ہے حرم کو لٹا ہوا

کہتے ہیں اتنے تیر پڑے تھے حسین پہ ‖ غربال کی طرح تھا کلیجا چھنا ہوا

ہے تازگی پسند جو طبع بلند کو

سلام ۵	فاخر نہ باندھنا کبھی مضمون کہا ہوا	اشعار ۱۸

اُس دن بہشت قابل مدح و ثنا ہوا — جس دن ورود قافلۂ کربلا ہوا

مدِ نظر جو آپ کو کس کا کھنچا ہوا — قبضے سے ذوالفقار کا سر تھا ملا ہوا

جب قطع تیغ شاہ نے رشتوں کو کر دیا — بیٹے سے باپ باپ سے بیٹا جدا ہوا

اشکوں کے آگے اسکی بھلا کیا ہو آبرو — گوہر تو خود ہے چشم صدف سے گرا ہوا

آنسو جو پی گیا ہوں غم شاہ دین میں — دل کا کنول ہے آگ سے پیوستہ بجھا ہوا

بالوں سے منہ چھپا لیا ناموس شاہ نے — دربار میں یزید کا جب سامنا ہوا

اُمت کو تو بھی بخشدے کہتا تھا فرق شاہ — یارب ترے حسین سے وعدہ وفا ہوا

بیماریِ گناہ نہ ہوتی تحدین دور — باعث شفا کا صرہ خاک شفا ہوا

ماں نے کہا پسر سے ملی کس طرح رضا — اکبر کہو تو کچھ کہ یہ کیا ماجرا ہوا

جلتا ہے گھر حسین کا مضطر ہیں اہلبیت — چہرہ کوئی چھپاتا ہے کرتا جلا ہوا

دو دن کی بھوک پیاس مین ایسا کیا جہاد
ابتک ہے ضرب شاہ کا جھنڈا اگڑا ہوا

بیکس کا سر جو تن سے کیا تھا کبھی جدا
خنجر کا سر ہے شرم سے ابتک جھکا ہوا

خنجر سے سر جدا ہوا ذکر الٰہی مین
وقت قضا بھی شاہ سے سجدہ ادا ہوا

عباسؑ ہی شاہ پہ یہ کہہ کے مر گئے
مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا

یون قید ہو کے شام کو جاتے ہین اہلبیت
ہر ایک دوسرے کے رسن مین بندھا ہوا

کھولا قبا کا جلد گریبان حسینؑ نے
ہنگام ذبح شمر کا جب سامنا ہوا

پیر مین لاش اٹھا کے جوان کی پہ لیچلے شاہ
کیا سوچتا ہین دل مین خدایا یہ کیا ہوا

سلام ۲	لیجائینگے جنان مین تجھے خود امام دین فاخر گناہ گار جو تو ہے تو کیا ہوا	اشعار ۱۷

قل تھا فرس جو دیکھ کے شہ کو یہ کیا ہوا
بیٹھے جو زین پہ آپ تو گھوڑا ہوا ہوا

کیا ذو الفقار شاہ کی تیزی بیان کرون
سن سے چلی جو سر پہ تو محشر بپا ہوا

فرمایا شہ نے فوج سے اسکا پسر ہون مین
نازل فلک سے جسکے لیے لافتا ہوا

چہرہ چھپے نہ کیون ہو ہر ضرب حسین کے
ابتک ہے قلب ماہ مین سکہ پڑا ہوا

سینے مین یون ہے داغ غم شاہ رنگ پر
گویا ہے اک گلاب کا تختہ کھلا ہوا

بولے حبیب فوج سے سنکر لڑینگے ہم
پیری سے گو کہ قد ہے ہمارا جھکا ہوا

رونے مین اشک جو صدف چشم سے گرا
مردم کی وہ نظر مین دُر بے بہا ہوا

دیکر جھپکائی شہ نے لگائی جو ہاتھکی
شانے سے ہاتھ ہاتھ سے شانہ جدا ہوا

لبریز جام دل ہے ولائے حسین سے
ہے مے سے ساقیا مرا شیشہ بھرا ہوا

یون سوز غم نے قلب و جگر کو کیا کباب
گرتا ہے میری آنکھ سے آنسو جلا ہوا

بکھرے ہین دشت مین جو ریاض نبی کے پھول
ہے منزلون ہی دامن صحرا لبا ہوا

آغوش چشم مین اسے رکھون نہ کس طرح
ہے طفل اشک ناز و نعم سے پلا ہوا

تنکے چنون حسین کے غم مین نہ کسطرح
زردی جسم سے ہمہ تن کہربا ہوا

مشتاق جنگ مین جو شہنشاہ مشرقین	در پہ عقاب خاص کھڑا ہو کھنچا ہوا
ای کلک جسکو دیکھ کر مانی بھی سر جھکائے	دکھلا وہ جنگ شاہ کا نقشہ کھنچا ہوا
مثل حباب بحر جہان مین تھی زندگی	دم کی ہوا سے آپ مرا دم فنا ہوا

اشعار 19	**فاخر** محبتون پہ کسی کی نہ جائیو بحر جہان مین کسکا کوئی آشنا ہوا	سلام

عنبرین گیسوی شہ کا جو نظارا ہوتا	ڈھیلا آنکھون کا سیہ سے عنبر سارا ہوتا
وسعت داغ جگر کا جو نظارا ہوتا	گھٹ کے خورشید جہانتاب بھی تارا ہوتا
رخ پرنور شہ دین کی جو کرتا تعریف	نون ہوتا مہ نو نقطۂ ستارا ہوتا
روک لیتے نہ اگر جنگ مین تلوار حسینؑ	لال پھر خون سے دریا کا کنارا ہوتا
شہ کو ہوتی نہ اگر امت مرحومہ عزیز	تیر کھانا علی اصغرؑ کا گوارا ہوتا
شام مین جا کو الٹ دیتا ہر اک تخت یزید	جان نثارون کو اگر شہ کا اشارا ہوتا

ہونٹھ سوکھے ہوئے دیکھے تھے شہ عالم کے — کسطرح خشک نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتا سمجھا سا گلا تو نہ ہدف اصغر کا — کاش پانی کی طلب مین نہ اشارا ہوتا

ڈبڈباتے ہوئے آنکھون مین جو آنسو رہتے — گوشۂ چشم سمندر کا کنارا ہوتا

پاس زینب کو یہ تھا اُمت جد کا ورنہ — ہجر خواہر کو برادر کا گوارا ہوتا

قبر عباس کی ساحل پہ نہ کیونکر ہوتی — مسکن شیر نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتے پابند نہ گر راہ خدا مین عابد — طوق و زنجیر پہننا نہ گوارا ہوتا

غرق پھر بحر تلاطم مین نہ ہوتے شبیر — ایک تنکے کا جو بیکس کو سہارا ہوتا

بند ہو لینے تھے تو اے کاش شقی لے لیتا — پر سکینہ کو طمانچہ تو نہ مارا ہوتا

بے ردائی حرم پہ جو بہاتا آنسو — گوشۂ چادر زہرا کا سہارا ہوتا

شہ نے قاسم سے کہا تمکو پلاتے پانی — جان عم آپ پہ قابو جو ہمارا ہوتا

شاہ کہتے تھے فرس سے کہ ہے مجبور حسینؑ — پانی دیتا مین تجھے گر کوئی چارہ ہوتا

لاش پائی نہ سکینہ نے تو زینب نے کہا | بھائی کو اپنے ابھی کہکے پکارا ہوتا

اشعار ۲۱

ہوتی بخشش نہ پھر امت کی کبھی ہے فاخر
سر کٹانا نہ اگر شہ کو گوارا ہوتا

سلام ۸

جو کہ داغ غم شہ گل ہمہ تن ہوگا | دل کو سب داغون مین وہ نیر اکبر ہوگا

دم مین انبوہ رہی دردم کا اثر ہوگا | حملہ ور رن مین جو ایک ایک دلاور ہوگا

دیکھ لیگا رخ تابندہ شبیر اگر | صورت آئینہ حیران سکندر ہوگا

چوم کر رو کے یہ کہتی تھی نواسے سے نبی | حلق ہوگا ترا اور شمر کا خنجر ہوگا

ہوگی گر ایک فلک اور ترقی اسکو | گھٹ کے خورشید بھی تھا سیا اختر ہوگا

کہا بانو نے کہ اسدم مجھے کیا ہوگی خوشی | دودھ پڑھنے کے جو قابل علی اصغر ہوگا

صدف چشم دکھائیگی جو نیسان کا اثر | گر کے آنکھوں سے ہر آنسو مرا گوہر ہوگا

جائیگی مر کے وفا بھی نہ وفادارون سے | ساتھ نیزون پہ سر شاہ کے ہر سر ہوگا

آئینگے گیسوے شبیر کے جب دیوانے
دھجیان دھجیان سب دامن محشر ہوگا

چشم گریان کے مقابل مین جو یہ آئیگا
پانی پانی ابھی خجالت سے سمندر ہوگا

سر بکف آئینگے فریاد کو جب سبط نبی
عرصۂ حشر مین ایک اور بھی محشر ہوگا

شاہ کہتے تھے کہ پانی کے لیے اے بانو
ہدف تیر سہ پہلو علی اصغر ہوگا

اشک شوریدہ بہینگے جو غم سرور مین
نام پھر دیدۂ گریان کا سمندر ہوگا

تیغ کھینچینگے جو عباس دلاور دم جنگ
حشر ہر وار پہ ہر ضرب پہ محشر ہوگا

پیاسے دو ون کے جو ہونگے شہدا نہمین شہید
نغول سب تشنہ لبون کا لب کوثر ہوگا

آتشین داغ کے ہونگے یہ و بال اگر
نام پھر اسکا زمانے مین سمندر ہوگا

فاطمہ بھیجینگی خط فخر سلیمان کو اگر
نامہ لیجانے پہ ہمتا ر کبوتر ہوگا

رن مین الٹینگے جو شبیر دم جنگ نقاب
دشت عکس رخ انور سے منور ہوگا

سرخ رونے سے جو ہوگا لب شہ کے غم مین
دیدۂ تر مرا جام مئے کوثر ہوگا

کہا بانو نے پھلے پھولے گا تب نخلِ مراد	سبزہ آغاز جو سہرا علی اکبر ہوگا

اشعار ۱۹	خوف کیا تیر سے گیسے قبر سے تجھکو فاخر دل میں داغ غم شہ مہر منور ہوگا	سلام ۹

ردیف بائے موحدہ

نورِ عین اسدِ حق ہی جو رن مین بیتاب
شیر جنگل مین ہین آہوئے ختن مین بیتاب

سر شہ بھر حرم یون ہی لگن مین بیتاب
جسطرح ہوتا ہی مہتاب گگن مین بیتاب

جنگ اعدا مین کوئی دم مین کھچا چاہتی ہی
تیغ کیون ہی کمر شاہِ زمن مین بیتاب

ایک رسی سی جو اٹھارہ بندھی ہین بازو
ہین غزالان حرم آج رسن مین بیتاب

ہو گل گلشن زہرہ جو خزان ای بلبل
جسکو دیکھو نظر آتا ہی چمن مین بیتاب

شمر کھینچے ہوئے خنجر جو چلا آتا ہی
روح زہرا ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

سر برہنہ حرم آئے ہین جو پیشِ حاکم
شاہ کا ہی سر پرنور لگن مین بیتاب

تڑپی جب کھا کی سنان شہ مین ہمشکل نبی — پھر نہ کیون روح محمد ہو کفن مین بیتاب

دہشت برش شمشیر شہ عالم سے — روح رستم ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

بلبل گلشن زہرا جو تہین عالم مین — ساتھ گلچین کے ہی صیاد چمن مین بیتاب

صدر مین کب دل روشن ہی غم شہ مین طپان — شمع ہی صورت پروانہ لگن مین بیتاب

بحر و بر مین ہی عیان فخر سلیمان کا الم — مچھلیان نہر مین بلبل ہین چمن مین بیتاب

دل پر داغ ہی کب سینہ زخمی مین مرے — صورت برق ہی طاؤس چمن مین بیتاب

شاہ مضطر مین ادھر دید کو زیر خنجر — ہی ادھر فاطمہ بیمار وطن مین بیتاب

ہونٹھ ہونکو چباتا پھرتا ہی میان لشکر — حجر ہی کیا عشق شہنشاہ زمن مین بیتاب

جوش پر تشنہ لبونکا ہی جو دریا عطش — مثل ماہی ہی زبان سبکی دہن مین بیتاب

کیا گذرتی ہی دم ذبح شہ عالم پر — روح حسنی کہ نبی کی ہی کفن مین بیتاب

تیر کھا کر جو تڑپتا ہی عطش سے دو شیر — مچھلیان خلد کی ہین نہر لبن مین بیتاب

اشعار ۲۵	شوق دیدار لحد تک مجھے لے آیا ہے یا علی آپ کے فاخر ہے کفن میں بیتاب	سلام ۱۰

ردیف تاے مثناۃ فوقانی

بہر جہاد شیر جو آیا لب فرات
مینہ سر کا ابرِ تیغ سے برسا لب فرات

اک شور تھا کہ لاشۂ عباس کے لیے
آتا ہے مصطفےٰ کا نواسا لب فرات

سقاے اہلبیت کی جرأت ہو کیا بیان
لاکھوں سے لڑ کے مر گیا تنہا لب فرات

کہتے ہیں جبکہ ہاتھ جدا تن سے ہو گئے
عباس کا علم ہوا ٹھنڈا لب فرات

بولا عمر پکار کے حسینؑ سے
عباس قتل ہو گیا پیاسا لب فرات

فرمایا شہ نے خاک ہو پانی کی جستجو
پیاسے جوان مر گئے کیا کیا لب فرات

خیرہ نگاہیں مردم آبی کی ہو گئیں
پنجہ نشان شہ کا جو چمکا لب فرات

فوجوں کا ذکر کیا ہے کہ موجیں پلٹ گئیں
منہ پہ نہ کوئی شیر کے آیا لب فرات

عاشور کو حرارت خورشید یہ بڑھی | اِک اِک حباب ہو گیا چھالا لبِ فرات

عین حباب ہو گئی عباس کو حیات | آنکھون مین دم سمٹ کے جو آیا لبِ فرات

دل ڈر سے چاک پنجۂ مرجان کا ہو گیا | عباس نے علم کو جو گاڑا لبِ فرات

دل دشمنون کے ہو گئے پانی سپاہ مین | شبیرِ خدا کا شیر جو گونجا لبِ فرات

الیاس بولے کوثر و طوبیٰ بہم ہوئے | عکسِ نشانِ سبز جو چمکا لبِ فرات

یون رن پڑا تھا گھاٹ پہ سقائے شاہ سے | لہرا رہا تھا خون کا دریا لبِ فرات

اک ذوالفقار شاہ سے دو چار تھا تہلکہ | آفت تھی رن مین حشر تھا برپا لبِ فرات

آتش زنی خیمۂ شہ کیون نہو قریب | عکسِ شفق حباب تک آیا لبِ فرات

عباس شہ سے کہتے تھے رستے کی ہے یہ جا | دلچسپ کیا ہے دیکھیے سبزا لبِ فرات

کیا آبدار تیغِ علمدارِ شاہ تھی | ڈوبا سپاہِ شام کا بیڑا لبِ فرات

چمکی مثالِ برقِ علمدار کی حسام | بادل جو فوجِ شام کا چھایا لبِ فرات

عباس کے جو دوش پہ احمد کا ہو علم
گڑ جائے کیوں نہ دین کا جھنڈا لبِ فرات

کچھ فکر میں کھڑے ہیں جو عباس گھاٹ پر
موجیں بھی کھا رہی ہیں تماشا لبِ فرات

بسمل جو مثل ماہیِ بے آب ہیں طپان
عباس دیکھتے ہیں تماشا لبِ فرات

عباس آب لیکے جو آتے خیام میں
لاشہ نہ مثل موج تڑپتا لبِ فرات

جھپٹے ہیں تیغ کھینچ کے اس فکر میں حسین
پامال ہو نہ شیر کا لاشا لبِ فرات

سلام ۱۱	دریائے اشک دیدۂ فاخر سے بہہ گئے عباس کا خیال جو آیا لبِ فرات	اشعار ۱۶

خوب ڈھونڈا نہ کوئی پایا دوست
ایک خالق ہے بس ہمارا دوست

ہے ترائی تو شیر کا مسکن
کیوں نہ عباس کو ہو دریا دوست

حسن وہ ہے کہ خود اسی ہے پسند
کیوں نہ یوسف کی ہو زلیخا دوست

چومتے کیوں نہ پائے عابد کو
تھے کف پا کے خار صحرا دوست

چشم تر کو نہ کیون عزیز رکھون
ہون مین بحر جہان مین دریا دوست

اپنی مطلب کے سب ہین عالم مین
کب کسی کے ہین اہل دنیا دوست

لشکر کین مین سب تھے دشمن جان
ایک حر تھا شہ ہدا کا دوست

عشق شہ مین ہی بادیہ گردی
مثل مجنون ہوا ہون صحرا دوست

گئی احمد جو عرش پر تل تھا
دوست کے پاس آج آیا دوست

شاہ کہتے تھے جب شہید ہوا
چھٹ گیا ہمسے کیا ہمارا دوست

شاہ کہتے تھے ذکر دشمن کیا
مجھسے کرنے لگے کنارا دوست

شاہ کہتے تھے تھوڑے عرصہ مین
کوئی باقی رہا نہ میرا دوست

کون لیتا ہے بعد مرگ خبر
فاتحہ کو نہ کوئی آیا دوست

روح ہوتی ہی کب بدن سی جدا
مجھسے چھٹتا ہی مدتون کا دوست

ہمنے دنیا مین سب کو دیکھ لیا
کوئی ہوتا نہین کسی کا دوست

سلام ۱۲	سبکو مرنا ہی ایک دن فاخر دیکھ اُٹھے جہان سے کیا کیا دوست	اشعار ۱۹
	ردیف ثاے مثلثہ	

شاہ کہتے تھے کہ ہے ضعف بصر کیا باعث
نہیں آتا مرے آنکھوں سے نظر کیا باعث

دل جلاتے نہیں داغوں کے شرر کیا باعث
آگ بھی میرا جلاتی نہیں گھر کیا باعث

شاہ کہتے تھے اگر اکبر و اصغر کی ہے خبر
دل کے ہمراہ تڑپتا ہے جگر کیا باعث

جرأت و شوق شہادت تھا نہ گر حضرت کو
جنگ میں منہ پہ نلاتے تھے سپر کیا باعث

فاطمہ کہتی تھی وعدہ تو کیا تھا لیکن
آئی بھیا مرے لینے کو نہ گھر کیا باعث

آہ بھی مین نے تو کھینچی نہیں سوز غم میں
شعلہ داغ سے اُڑتے ہیں شرر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ بھائی نہ ابھی تک آئے
نہیں ہوتا مری آہوں میں اثر کیا باعث

ہان یہ کہتی تھی گیا کیا علی اکبر ان کو
مجھ سے آیا بھی نہ ملنے کو پسر کیا باعث

بولے حیدر کہ بڑا تو تو جری تھا عقرب — آج اٹھتی نہیں چہرہ سے سپر کیا باعث

شاہ فرماتے تھے عباس تو زندہ ہیں ابھی — بڑھتا جاتا ہے مرا درد کمر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ مدت ہوئی حضرت کو گئے — آج تک آئی نہ بابا کی خبر کیا باعث

بولی بانو یہ ذرا دیکھ تو جا کر فضہ — اب تلک آیا نہ مرا ارن سے پسر کیا باعث

بولی بیمار کہ ہو خیر سبھوں کی یا رب — بڑھ گیا آج مرا درد جگر کیا باعث

تھا نہ اللہ کو منظور جو رنج حسنین — دو کیا بیچ سے پھر حق نے گھر کیا باعث

بولی بانو سے یہ زینب مرا دل ہلتا ہے — شاہ کی میان میں کی تیغ دو سر کیا باعث

آتے جاتے ہیں یہاں لوگ وہاں کو اکثر — پر نہیں ملک عدم کی نہ خبر کیا باعث

فرقت اکبر و اصغر میں یہ بانو نے کہا — آج کچھ [illegible] شمس و قمر کیا باعث

پھنگی باعث اثنا جو دنیا میں نہیں — [illegible] گھر کیا باعث

عیش و راحت نہیں کربلا کے [illegible]

سلام ۱۴	آنسو ہی دہر مین رو تو ہین بشر کیا باعث	اشعار ۲۳

ردیف جیم

زور و پنجہ ہی جو شکر غدار کا مزاج
پیش ہم ابن حیدر کرار کا مزاج

دی موت نے صدا کہ سر کجا و دست کشید
بگڑا ہوا ہی سید ابرار کا مزاج

کہتی تھی شاہ بھائیکو میری ہی دستیاب
حیدر کی شان جعفر طیار کا مزاج

تھا شور فوج شام مین ہشیار گھات سی
برہم ہی بھر آپ علمدار کا مزاج

گرما کے شہ نے باگ جو لی ہی سمند کی
بگڑا ہوا ہی جنگ مین رہوار کا مزاج

اک دم مین نار ینگے بدن کو جلا دیا
کیا آگ تھا حسین کے تلوار کا مزاج

کھینچی جو اپنی ہاتھ سی دست خدا کا لال
کیونکر نہ پھر ہو چرخ خمیدہ تلوار کا مزاج

اکبر سمجھو نسبی بڑھ کی شہ کیون شہ کو ہون عزیز
شکل نبی ہی حیدر کرار کا مزاج

کہتی تھی شاہ کیون نہ بگڑ جا ہی وقت جنگ
نازک کہین ہی تیغ سے رہوار کا مزاج

جائی جو آسمان پہ اُڑ کر قدم کی گرد — کیونکر نہ پھر ہو عرش پہ رہوار کا مزاج

باعث یہی تھا کر نہ سکے باپ کی مدد — ناساز تھا جو عابد بیمار کا مزاج

چشمانِ نورِ عینِ علی سے جو دی مثال — ملتا نہیں ہے نرگس بیمار کا مزاج

لب سے سوا ہے چشمِ شہ دینکی نازکی — لو بڑھ گیا مسیح سے بیمار کا مزاج

اک چشمِ دُر فشان سے ہوئی اسکو ہمسری — کیون ہے ہوا پہ ابر گہربار کا مزاج

اک حُر تھا یہی ذات سے بس شہ کا دوستدار — لشکر کے برخلاف تھا سردار کا مزاج

بو جو خلیل آگ سے نکلے جو تندرست — پانی سے سرد و تر ہے کہین نار کا مزاج

چومی ہین جب کے حضرتِ سجاد کی قدم — لیتا ہے نوک جھوک کی ہر خار کا مزاج

بیٹھے سنبھل کے زین پہ جب شاہ وقتِ جنگ — برہم کچھ اور ہو گیا رہوار کا مزاج

کیون فصلِ گل مین خار نہ لین گلسے نوک کی — اک رنگ پر ہے مفلس و زردار کا مزاج

کیا آب تھی گلے سے اوتر کر جلا دیا — پانی سے آگ ہو گیا تلوار کا مزاج

پاس اوتھا شاہ کا جبتک کمر مین تھی
کھنچتے ہی اور ہوگیا تلوار کا مزاج

علی ہی چشم شہ کی لبونسی جو منزلت
ملتا نہین مسیح سے بیمار کا مزاج

اشعار ۲۳ — سلام ۱۴

فاخر ہر ایک دہر سی جاتا ہی خالی ہاتھ
کیون ہو نہ ایک مفلس و زردار کا مزاج

ردیف حاے مہملہ

کیونکر نہ بھاگی فوج گنہگار کی طرح
حضرت لڑین جو حیدر کرار کیطرح

نالے کرون جو بلبل گلزار کی طرح
کیونکر نہ دل دو نیم ہو منقار کیطرح

بوسہ لیا جو تیر نے حلق صغیر کا
منھ رہگیا کھلا ہوا سوفار کیطرح

بادل سپاہ شام کو آئے جو جھوم کی
چمکی حسام برق شرربار کیطرح

مردم کو کیون نہ خوف ہو فوج یزید مین
ابرو ہی شہ مین کاٹ ہی تلوار کیطرح

چمکی ادھر صفون پہ کبھی اور کبھی ادھر
چلبا پھری تیغ شاہ مین رہوار کیطرح

کیونکر نہ اشک رشک در بی بہا بنے — برسی جو چشم ابر گہربار کیطرح

کشتی تن کی خیر ہو طوفان چشم سے — آیا ہی جوش قلزم ذخار کیطرح

تشنہ ہوے کیون نہ غیرت مسطر ہو زمین — پھرتا ہی دشت مین پرکار کیطرح

فیض ثنائے سرور ریاض قبول سے — ہون نغمہ سنج بلبل گلزار کیطرح

دست حسین عصر کے حر نے بصد ادب — سر رکھدیا قدم پہ گنہگار کی طرح

پھرتی ہی سب بسر و شہ احاطہ کیے ہوے — گردش ہی ذو الفقار کو پرکار کیطرح

رہتے ہین شعر دائرہ بحر مین جو سب — گردش قلم کو ہی میری پرکار کیطرح

نقطہ سمٹ کی تنگی ہی سپاہ شام — پھرتا ہی ذو الجناح جو پرکار کیطرح

لکھون جو مین روانی تیغ امام دین — گردش ہو دائرونکو بھی پرکار کیطرح

سرکا نہ ایک گام بھی اپنی جگہ سے مین — کھینچا نقوان کو یا ابرون نے پرکار کیطرح

مژگان چشم کی یا دلین کیونکر نہ پھر قلب — چبھتا ہی دل مین نیش الم خار کیطرح

کیا بجھتی رن میں مرگ مفاجات لعین / گرتے ہی تیغ برق شرربار کی طرح

فرمایا دشمنوں کو رن میں شبیہ رسول کی / جھپٹی حسین حیدر کرار کی طرح

کھینچے جو تیر سینۂ اقدس سے شاہ نے / منہ زخم کا کھلا رہا سوفار کی طرح

ناگفتہ بہ عمر نے کہا کچھ جو شاہ سے / عباس جھپٹے حیدر کرار کی طرح

صدموں سے پیر ہو گئی اک دوپہر میں شاہ / زخم نے کھلایا آپ کو انار کی طرح

اشعار ۱۵ — فاخر محو ولائے علی سے جو مست ہے / بیہوش کب وہ ہوتا ہے میخوار کی طرح — سلام ۱۵

دیکھوں جمال مہدیٔ دیں کا کس طرح / اٹھے کہیں نقاب کا پردا کسی طرح

دیکھیں نہیں لحد میں رخ مولا کس طرح / دکھلائے شاہ نور کا تڑکا کسی طرح

خجالت ہوئی یہ چہرۂ پر نور شاہ سے / رخ عمر نے ادھر کو نہ پھیرا کسی طرح

ہوگا کبھی نہ حضرت عباس سا جری / مرنے پہ بھی نہ نہر کو چھوڑا کسی طرح

مقتل میں شہ یہ کہتے تھے ای خالقِ جہان / بلجائے بھائی کا مجھے لاشا کسی طرح

ہو دیکھیے کسطرح رخِ شہ مثالِ دون / پھر فلک دکھائے تو چہرہ کسی طرح

سیلاب اشک کیا غمِ شبیر میں تھمے / رکتا نہیں ہے باڑھ پہ دریا کسی طرح

اک شور تھا کہ جان لڑا دو لڑائی میں / عباس لینے پائے نہ دریا کسی طرح

اللہ رے صبر پیاس میں انصار شاہ کا / دریا کو آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا کسی طرح

پی آب بے حسینؑ پہ اتنا تو رودون میں / اشکون سے تر ہو دامنِ صحرا کسی طرح

کیا کیا ہوا نہ خاک اڑائی نہ دشت میں / لیکن نہ ذوالجناح کو پایا کسی طرح

اکبر چلے جو رن کو تو زینب نے یہ کہا / بیٹا دکھا دے پھر مجھے چہرہ کسیطرح

کہتا تھا ذوالجناح جہانمیں وہ ہون کہیں / دیکھا نہ جسکا جن نے بھی سایا کسی طرح

دکھلاؤن میں جو بزم کو رنگینی کلام / گویا نہ پھر ہو بلبلِ شیدا کسی طرح

فاخر وہ ناتوان ہون غمِ شہ مین گر کے ہین

سلام ۱۶	اٹھانہ مثل نقش کف پا کسی طرح	اشعار ۱۵

حافظ ہو گر علی سا مسیحا کسی طرح
ٹوٹے کبھی نفس کا نہ رشتہ کسی طرح

سنتے اگر فصاحت مولا کسی طرح
ہوتے کبھی کلیم نہ گویا کسی طرح

کیونکر سکون ہو پیاس میں اطفال شاہ کو
دیکھا نہ دودھ سو کبھی تو دریا کسی طرح

عباس کہتے تھے مجھے ہاتھوں کا غم نہیں
ٹھنڈا رہا نہ تو علم لب دریا کسی طرح

وہ ناتواں ہوں ماتم سجاد زار میں
آنسو کا تار جس سے نہ ٹوٹا کسی طرح

کہتی تھی شہ رو لاؤ نہ اتنا حسین کو
سمجھو تو قدر باپ کی بیٹا کسی طرح

وہ ٹکڑے صاف ہوں سپر ماہ کی ابھی
پڑ جائے تیغ شہ کا جو سایا کسی طرح

عباس کو خدا نے بنایا تھا وہ اسد
ضیغم بھی جسکے آگے نہ ٹھہرا کسی طرح

دوزخ سے عاصیوں کو نہ ملتی اگر نجات
خیمہ امام دیں کا نہ جلتا کسی طرح

باندھی نہ جاتی نیزے سے گیسوے شہ اگر
سینے میں دم ہمارا نہ الجھتا کسی طرح

ہاتھون سے دلکو تھامی نہ کیونکر بہن حسینؑ
رکتا نہین ہے گود کا پالا کسی طرح

اکبر دم حسینؑ سے آنسو نہ کچھ تھمو
سدّی سے بھی رکا نہ یہ دریا کسیطرح

قاسم سے کچھ کہا نہ گیا گھبرانے شرم سے
دامن مگر نہ ہاتھ سے چھوڑا کسی طرح

سجاد راہ حق مین یہ پابند درد تھو
کھینچا نہ جھک کے پانون سے کانٹا کسیطرح

اشعار ۲۴

فاخر غم حسینؑ مین ایسا ضعیف ہون
مانند اشک گر کے نہ اٹھا کسی طرح

سلام ۱۷

ردیف خاے معجمہ

عابد کی خون پاسی ہے سب سبزہ زار سرخ
ہے فرط خون مین زمرد نگار سرخ

ہے چھوٹ سے حنا لگا نہ کیون سبزہ زار سرخ
جب مثل خون ہو قصر شہ ذیوقار سرخ

اسطرح سے مرا ہے دل زخمدار سرخ
جسطرح سے بہار مین ہو لالہ زار سرخ

لب لخت دل سے ہے مژہ اشکبار سرخ
ہے گل کی جوش رنگ سے ایک ایک خار سرخ

اعدا کا خون پی کی نکھرتی ہی دمبدم
مثل عروس تن نہ ہے ذوالفقار سرخ

روتا ہون خون آنکھون سی کب پادشاہ مین
گرتے ہین لوصدف سی در شاہوار سرخ

دل خون ہی یاد گیسوی مشکین شاہ مین
آنسو بہا رہا ہی غزال تتار سرخ

قبر حسن پہ خون جو روتی ہین شاہ دین
ہر ہو گئی ہی لوح زمرد نگار سرخ

روتی ہین گیسوی شہ والا کی یاد مین
آنکھین ہین لال یا ہین غزال تتار سرخ

رویا جو خون بعد قضا پادشاہ دین
کیسا ہو کفن میرا زیب مزار سرخ

آنکھین ہین دونون لون کی رونے سی خون کی لال
جیسے کوئی ہو آہوی ملک تتار سرخ

پھینکا لہو جو اصغر نادان کا شاہ نے
مثل زمین ہوا فلک زرنگار سرخ

خوناب دل مین گرتے ہین آنکھون سی لخت دل
اولون کی ساتھ پڑتی ہی دیکھو بہار سرخ

ڈھالین سیاہ کار رنگی خون مین ہوئین لال
زنگی پکارتے ہو گیا لو زنگبار سرخ

گرمی مین دوپہر کی جو لا کھون سی ہی دغا
ہی دھوپ سی رخ شہ عالی وقار سرخ

ناوک جگر کو زور سی کھینچی ہین اسطرح
ہی خون سی قباے شہ ذی وقار سرخ

اس دم یقین قتل شہ کربلا ہوا
شیشے ہین فاطمہ نے جو دیکھا غبار سرخ

تقلید اسنی کی ہین شہیدونکی حال کی
ہی تشکل زخم چہرۂ شمع مزار سرخ

اک یہ بھی تھی علامت قتل امام ہین
اٹھا جو کربلا کو زمین سو غبار سرخ

ہشتاد ۸۷ | فاخر غم حسین مین دل ہو جو پاش پاش
سینہ نہ کیون ہو پھر صفت لالہ زار سرخ | سلام ۱۸

ردیف دال مہملہ

نہ کسطرح کرے دل بہر حفظ جان فریاد
کہ ال کی لیے کرتے ہین پاسبان فریاد

فلک پہ جا کے گئے تا بہ لامکان فریاد
ہو تنگ سینہ مری دیکھو کہان کہان فریاد

عدم ملکمین ہین باغ جنان ہین قید مین
غم حسین مین کی ہی کہان کہان فریاد

صدا یہ راہ مین آتی ہی پاے عابد سے
ہمارے حال پہ کرتی ہین بیڑیان فریاد

نشانہ تیر کا کوئی جو بیٹھا ہو جاے — نہ کسطرح کرے چلا کے پھر کمان فریاد

میان سینہ پہ داغ یون ہین لالہ نالان — کہ جیسے باغ مین کرتے ہین باغبان فریاد

عطش سے صورت سیماب ہین طپان جو صغیر — تڑپ تڑپ کے کرین کیون نہ بے بیان فریاد

مہار اونٹ کی کھینچین جو سید سجاد — چٹک چٹک کے کرین کیون نہ انگلیان فریاد

سبھونکو گریہ یعقوب کا گمان ہوتا — غم پسر مین جو کرتے شہ زمان فریاد

تو ہی کبھی سن نہین سکتے ہین نالہ سجاد — کچھ ایسے درد سے کرتا ہے ناتوان فریاد

کہا حسین نے یاد آئیگی جو حشر مین پیاس — کرینگے حق سے زبان لب و دہان فریاد

طپان جو ہین ہین شہ مثل ماہی بے آب — تڑپ تڑپ کے کرین کیون نہ مچھلیان فریاد

وہ ناتوان ہون کہ آئی نہ تا بہ گوش صدا — کبھی کرون بھی اگر بہر امتحان فریاد

سکینہ کہتی تھی زندان مین ہو کہان بابا — نگاہبان مجھے دیتے ہین گھڑکیان فریاد

اٹھائے دل پہ جو انوکھے داغ پیری مین — مگر حسین کے آئی نہ تا زبان فریاد

لگایا حلق پہ وہ حرملہ نے تیرِ ستم | تڑپ کے کرنے لگا جس سے بے زبان فریاد

اشعار ۱۷

غمِ حسین سے دنیا میں آج تک فاخر
زبان موج سے کرتی ہیں مچھلیاں فریاد

سلام ۱۹

غلط ہے آئی تھی کب شہ کے تا زبان فریاد | بھلا حسین سا صابر کہاں کہاں فریاد

نہ ہر قدم پہ کرو کیون میں بیجان فریاد | کہ اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں ناتوان فریاد

خیال گیسوئے اکبر میں دل تھے نالان | کہ جیسے رات کو کرتے ہیں پاسبان فریاد

کہا یہ شاہ نے بھائی کے ہاتھ جب ہوئے قلم | کرین نہ کیون میری بازو کی مچھلیاں فریاد

جو دیکھے اصغرِ ابرو کمان کی بیتابی | کڑک کڑک کے کرے کیون نہ ہر کمان فریاد

لحد میں عالم رویا میں دل ہوا نالان | اندھیری رات میں کی ہے کہاں کہاں فریاد

غضب میں تول کے شمشیر جب ہوئی شبیر | صفوں میں غل ہوا یا شاہ دو جہان فریاد

ابھی تلک ہے یہ تاثیر غربتِ سجاد | کہ بانگ ناک سے کرتا ہے کاروان فریاد

نہ سنتا ایک بھی آواز استغاثہ کی
حسین کرتے نہ گر پھر امتحان فریاد

نجانے راہ میں عابد پہ کیا گذرتی ہے
ہر اک قدم پہ جو کرتی ہیں بیڑیان فریاد

ازل سے روح نبی تو مصیبت شہ میں
جو بیڑیان کبھی تا ہے تو سیدہان فریاد

خیال آتا ہے جب کاروان عابد کا
جرس کی طرح سے کرتا ہے دل نشان فریاد

بڑھا ہے راہ میں یہ ضعف عابد بیمار
کہ دل سے اٹھ نہیں سکتی ہے تا زبان فریاد

کشان کشان جو لیے جاتی ہیں سیر ونکو
حسین سے کرتی ہیں بی بیان فریاد

چلا ہے قافلہ رو خونکا سوے ملک عدم
جرس کی طرح سے کرتی ہیں ہچکیان فریاد

صدا یہ رعد سے آتی ہے گرجتے میں
غم حسین میں کرتا ہے آسمان فریاد

سلام		اشعار
۳۰	دم فشار ہے **فاخر** پہ یا علی ولی مدد کو آئے کرتے ہیں استخوان فریاد	۱۷

ردیف ذال معجمہ

سنو قلم سے اگر حال بے زبان کاغذ | تو سینے میں ابھی کرنے لگے فغان کاغذ

سنے جو حال غم شاہ دو جہان کاغذ | کرے زبان قلم سے نہ کیوں فغان کاغذ

لکھوں جو حدت خورشید روز عاشورہ | مثال سنگ ابھی ہو شرر فشان کاغذ

دم اخیر جو آیا ہے قاصد صغرا | نہ رووین دیکھ کے کیونکر شہ زمان کاغذ

رقم کروں میں جو احوال بخشش حیدر | تو فیض جود سے ہو جائے زرفشان کاغذ

گل ریاض نبی کی لکھوں جو رنگینی | ہر ایک سطر سے ہے تختہ جنان کاغذ

رقم کروں جو دل بیقرار شاہ کا حال | مثال برق کرے نالہ و فغان کاغذ

جو فصل گل میں لکھوں تیغ شاہ کو جوہر | تو مثل غنچے کے کیونکر ہو زرفشان کاغذ

تمام صفحہ جو مسطر کشیدہ ہے اسکا | ہر ایک سطر سے ہے مانند کہکشان کاغذ

لکھوں جو خال جبین مہ علی کی ثنا | ستارے بنگئے نقطے تو آسمان کا کاغذ

لکھوں جو حال میں زردی جسم عابد کا | تو صاف صاف دے خوشبوئے زعفران کاغذ

لکھون جو اسپہ مین حرفِ اسیریٔ عابد
تو پہنے کیون نہ دو اثر کی بیڑیان کاغذ

شبیہ اصغرِ مہرو اگر قلم کھینچے
تو ٹکڑے ٹکڑے ہو بصورت کتان کاغذ

رقم ہو شمہ اگر سوزشِ تبِ سجاد
تو دم مین جل کے کرے نالہ و فغان کاغذ

لکھون جو قافلۂ اہلبیت کی روداد
فغان کرے صفتِ زنگ کاروان کاغذ

مثال بید لرزتے ہین ہاتھ صغرا کے
پئے حسین جو لکھتے ہی ناتوان کاغذ

سلام ٢١	مثال دون ورق آفتاب سے فاخر جو دستیاب کہین سے ہو زرفشان کاغذ	اشعار ٢٥

ردیف راے مہملہ

نہ فتحیاب ہوئی پروہ فوج سرور پہ
ہزارون حملے کیے لاکھون نے بہتر پہ

کسی نے قتل جو ہو کے پیاسے کوثر پہ
تو دوڑ دوڑ کے گرتی ہین دین ساغر پہ

خیالِ تشنگیِ شاہ دل مین جب گذرا
غش آیا ساقیٔ کوثر کو حوضِ کوثر پہ

کہا مریض نے یارب دیا تو ہی خط شوق ❊ نہ آفت آئے کہین راہ مین کبوتر پہ

چلا ہی کب یہ خط شوق فاطمہ لیکر ❊ رکھا ہی تاج سلیمان سر کبوتر پہ

چلا جو فخر سلیمان کے پاس خط لیکر ❊ گمان بال ہما ہی پر کبوتر پہ

جو دیکھا فخر سلیمانکو خون مین غلطان ❊ چلی الم کی چھری گردن کبوتر پہ

کہا یہ دیکھ کے صغرا نے خیر ہو یارب ❊ پڑا ہی خون یہ کسکا پر کبوتر پہ

بھلا جہان مین گوہر کی آبرو کیا ہو ❊ کہ فوق رکھتا ہی آنسو مرا ہر اختر پہ

یہ قتل شوق ہی انصار شاہ والا کو ❊ کہ دوڑ دوڑ کے رکھتے ہین حلق خنجر پہ

اوڑا کے آئے فرس بین جب شبیہ نبی ❊ ہوا براق کا دھوکا عقاب اکبر پہ

جو پھر کے قید سے سجاد آئے مقتل مین ❊ چڑھائی اشکونکی چادر مزار سرور پہ

شہید ہوتے نہ کیونکر خوشی سے مقتل مین ❊ کہ مہر اپنی خود کی تھی اپنے محضر پہ

ہدف کیا یونہین سینے مین دل شہ دین کا ❊ کہ جیسے تیر لگائے تھے نعش شبر پہ

لہو کو پونچھ کے تلوار میان میں رکھی — نگاہ کی جو دم عصر شہ نے محضر پہ

یہ قلب پھنکتا تھا پیاسوں کا تشنہ کامی سے — کہ حلق دوڑ کے رکھتی تھی آب خنجر پہ

جب آئی کان میں آواز استغاثۂ شاہ — تو اٹھ کے گر پڑے سجاد زار بستر پہ

کہا حسین نے اے شمر روک لے خنجر — گلا جناب نبی نے رکھا ہی خنجر پہ

ادب سے جھک گئے جو جو حسن تھے فوجوں میں — گمان ختم رسل کا ہوا جب اکبر پہ

گریں زمیں پہ پشت فرس سے کیوں نہ حسین — ہزاروں تیر جو پڑ جائیں جسم لاغر پہ

کہ کسطرح سے گریں تشنہ کام صورت خنجر — گمان آب بقا ہو جب آب خنجر پہ

چھد گیا جسم ہے صدموں سے شاہ کا لاغر — کہ خون نکلا ایک بھی دھبا لگا نہ خنجر پہ

پسینہ آگیا ماتھے پہ ڈھل گیا منکا — لگا خدنگ جو آ کر گلوئے اصغر پہ

بڑی تلاش میں پایا ہی ریگ پر جو پڑیان — گرے ہیں دوڑ کے شبیر لاش اکبر پہ

سلام ٢٢	صدائے گریہ زہرا آتی ہے اے فاخر	اشعار ١٤

پڑھا ہے یہ شعر شہ جو مین نے ممبر پر

دکھلا دی کلک درد کی تصویر کھینچکر
زخموں سے شہ نکالتے ہیں تیر کھینچکر

ہمت بڑھی یہ شاہ کی شمشیر کھینچکر
اک آہ کی نہ زخم سے سو تیر کھینچکر

سینے سے پھینکا شہ نے وہاں تیر کھینچکر
یاں آہ دل سے رہ گئی شمشیر کھینچکر

اللہ رے صبر شاہ کا شمشیر کھینچکر
قاتل کو زخم تن سے دیے تیر کھینچکر

دو چار تیر آگئے جب قریب شاہ
عباس اٹھ کھڑے ہوئے شمشیر کھینچکر

میدان سے بھاگتی ہے جدھر شام کی سپاہ
لاتی ہے منہ پہ تیغ کی تقدیر کھینچکر

پہونچے ارم میں گلشن ہستی کو چھوڑ کر
اک آہ سرد ضعف سے شبیر کھینچکر

زینب کے لاڈلوں کو نہ ملتی رضائے جنگ
رکھ لیتے گر گلے پہ نہ شمشیر کھینچکر

عباس کے مزار کا آتا ہے جب خیال
روتے ہیں خط زمین پہ شبیر کھینچکر

کوئی نہ پڑھ سکا خط پیشانی آج تک
لکھا غضب ہے کاتب تقدیر کھینچکر

وسن ہیں اور تن پہ شہ دین کے پڑ گئے
دو چار پھینکے زخم سے گر تیر کھینچکر

مانی بھی مثل خامہ ہو عالم میں رو سیاہ
دکھلادوں جنگ شہ کی جو تصویر کھینچکر

کسطرح قطع اس سے ہو راہ دراز شام
رکھتا ہو ہر قدم پہ جو زنجیر کھینچکر

اکبر کی لاش آئی تو غش کھا کے گر پڑی
اک آہ سرد زینب دلگیر کھینچکر

کیوں متصل رجز پڑھیں جنگ میں حسین
رکتی بھی ہو زبان کہیں شمشیر کھینچکر

عباس سے ملول ہوئے فوج کے جوان
بچے جو آئے جنگ کو شمشیر کھینچکر

اشعار ۱۰

فاخر تمام ہو گئے زینب کے سامنے
پاؤں زمیں پہ اکبر دلگیر کھینچکر

سلام ۲۳

ردیف زای معجمہ

خدا کو ہیں جیسے پیمبر عزیز
نبی کو ہیں اسطرح حیدر عزیز

کہا شہ نے یہ ہیں شبیہ نبی
مجھے کیوں نہ دل سے ہوں اکبر عزیز

عطا اک سے دختر ہوئی اک سے تیغ
خدا و نبی کو ہین حیدر عزیز

قدمبوسی شاہ ہوگی نصیب
مجھے کیون نہ ہو روز محشر عزیز

نہی شہر یثرب جو بازار مصر
نہ کیون مثل یوسف ہو اکبر عزیز

نہ کیون خال ابروے شہ ہون پسند
کہ ہوتا ہی خنجر کا جوہر عزیز

یون آنکھون کو میرے ہین آنسو پسند
صدف کو ہون جس طرح گوہر عزیز

کیا عہد طفلی سے مرنا قبول
نہ کیون حلق شہ کو ہو خنجر عزیز

سر شاہ نیزے پہ پایا دا آگیا
نہ کیونکر ہو خورشید محشر عزیز

عزادار و غمخوار شبیر ہے
رکھے کیون نہ فاخر کو حیدر عزیز

اشعار ۲۰ — سلام ۲۴

کیا سنتی حرم عابد دلگیر کی آواز
جاتی تھی فلک تک غل و زنجیر کی آواز

دی نیزۂ خامہ جو پہ تیر کی آواز
آئی دل حاسد سے بھی نخچیر کی آواز

شبیر تڑپ جاتے تھے مقتل میں دم ہجر | آجاتی تھی جب نالۂ ہمشیر کی آواز

نالاں ہی ابھی تک یہ اسیری پہ کہ بیکس | آتی ہے جو ہر گام پہ زنجیر کی آواز

عباس یہ ہر وار پہ کہتے تھے دم جنگ | کانوں کو بھلی لگتی ہے شمشیر کی آواز

سمجھے یہ کہ مرحب کو کیا قتل علی نے | جسوقت نبی نے سنی تکبیر کی آواز

ہو جاتا تھا دھوکا انھیں ہر آن صدا کا | جب سنتے تھے شہ زینب دلگیر کی آواز

جب سجدہ ہوا گردن اصغر کا تصور | آنے لگی کانوں میں پہ تیر کی آواز

رونے لگے منہ پھیر کے فوجوں میں ستمگر | جسوقت سنی نالۂ شبیر کی آواز

غربت میں جو مونس تھا سجاد کا کوئی | بہلاتی تھی دل آپکا زنجیر کی آواز

سینوں میں جگر کانپ گئے اہل جفا کے | غصہ میں سنی جب شہ دلگیر کی آواز

اتنے میں گلا کٹ گیا سید کا بدن سے | نکلی تھی نہ منہ سے ابھی تکبیر کی آواز

دنیا میں نہ پابند محن ہو کوئی ایسا | تھی پاؤں میں عابد کے یہ زنجیر کی آواز

ہر گام پہ عابد کے لیے کرتے تھے نالے
دل سب کے ہلا دیتی تھی زنجیر کی آواز

سونے میں جو عابد کو ہلا دیتے تھے اعدا
غُل کر کے جگا دیتی تھی زنجیر کی آواز

چلتی تھی جو میدان میں شبہ شبیہ پیغمبر
گردوں سے گذر جاتی تھی شمشیر کی آواز

غصے میں جو للکارتے تھے مثلِ یداللہ
چھا جاتی تھی دو لاکھ پہ شبیر کی آواز

یہ ضعف تھا کانوں تلک آئی نہ وہ ہنسے
نکلی بھی اگر عابدِ دلگیر کی آواز

کہتے ہیں جدا ہو گیا جب سر شہِ دیں کا
آتی تھی کٹے حلق سے تکبیر کی آواز

اشعار ۲۵

فاخر یہی محشر میں کہوں گا میں خدا سے
یارب تو سُنا دے مجھے شبیر کی آواز

سلام ۲۵

ردیف سین مہملہ

عباس کب ہیں اگر گلگون قبا کے پاس
گویا علی کھڑے ہیں رسولِ خدا کے پاس

ہمسر کی اپنی کرتے ہیں سب انتہا کی یاس
کیونکر نہ ہو مسیح کو خاکِ شفا کی پاس

نیزے پہ سر ہیں جو ہیں سر شاہ ہدا کے پاس | کوکب ہیں جیسے چرخ پہ بدر الدجا کے پاس

سب کچھ ہے رطب و یابس عالم خدا کے پاس | ہاں عاجزی و عجز نہیں کبریا کے پاس

توصیف اس سے بڑھکے ہو کیا ذوالفقار کی | برسوں رہی جناب شہ لافتا کے پاس

دل میں جو گرد و سوز غم و اشک و آہ ہیں | ہمکو ہیں خاک و آتش و آب و ہوا کے پاس

ماں نے جو پوچھا حال پسر شہ نے یہ کہا | اکبر گئے جناب رسولخدا کے پاس

بے آب تین دن سے جو تھی فرط تشنگی | مشکیزہ لے کے آئی سکینہ چچا کے پاس

عباس جب گرے تو یہ شبیر نے کہا | پہنچا دو ہاتھ تھام کے بیٹا چچا کے پاس

لخت جگر کہاں ہیں مژہ پر قریب اشک | ہیں لعل شب چراغ در بے بہا کے پاس

کہتے تھے شہ بس اکبر و عباس مر گئے | قاسم بھی جا چکے حسن مجتبیٰ کے پاس

کیا پُر دلی تھی دور سے لڑتے تھے اہل شر | آیا نہ اک بھی لاکھوں میں شاہ ہدا کے پاس

برباد کر دیا مری مشت غبار کو | جز خاک اڑانے کے ہے بھلا کیا ہوا کے پاس

عکس حرہ پڑی نہ رخ زرد شہ پہ کیون | آتی ہو کاہ دوڑ کے خود کہربا کے پاس

فوراً خدا نے بچہ آہو عطا کیا | طفلی مین روتے آئے جو شہ مصطفیٰ کے پاس

کہتا تھا حر کرینگے نہ کیون عیب پوشیان | آیا ہون چھپ کے شکوہ امامِ ہدا کے پاس

رونے کی بی بیون کی صدا آئی دشت سے | پہونچا جو کاروان حرم کربلا کے پاس

زینب یہ بولی آئیے یا مرتضیٰ علی | شمر آیا تیغ کھینچ کے شاہ ہدا کے پاس

فضہ پکاری خیر ہو اللہ کی ای کریم | فوج آگئی ہے لوٹ کو دولتسرا کے پاس

گرتے ہین آ سب تیغ پہ انصار شاہ کب | جاتے ہین پیاسے دوڑ کے آب بقا کے پاس

میکال و جبرئیل و ملایک جلو مین ہین | جاتے ہین کس شکوہ سے احمد خدا کے پاس

چھوڑا نہ ساتھ مر کے بھی انصار شاہ نے | قبرین ہین سب کی مرقد شاہ ہدا کے پاس

تھا شور کب شبیہ محمد کا کوچ ہے | دنیا سے بچھڑ چلے ہین پیمبر خدا کے پاس

برپا ہے ماتم گرم ہی مر کے بھی دشت مین | لاشے پڑے ہین لاشہ شاہ ہدا کے پاس

اشعار ۱۹	فاخر کی التجا ہی خدائے کریم سے مدفن مرا ہو قبر شہ لافتا کے پاس	سلام ۴۶

ردیف شین معجمہ

کعبہ کو یون ہی حیدر کرار کی تلاش
جیسے صدف کو ہو دُر شہوار کی تلاش

شبیر کو ہی عابد غمخوار کی تلاش
دیکھو ہی مسیح کو بیمار کی تلاش

بلبل کو یون ہی غنچۂ زردار کی تلاش
مفلس کو جیسے ہو زر و دینار کی تلاش

ہو شہ کو کیون نہ شمر ستمگار کی تلاش
جب حلق کو ہو خنجر خونخوار کی تلاش

چھپٹی ہین تیغ کھینچ کے کب بے سبب حسین
سردار کو ہی لاش علمدار کی تلاش

پھرتا تھا کو بکو جو رسالہ لیے ہوئے
حر جری کو تھی شہ ابرار کی تلاش

یون زخم تیغ و تیر کی تھی شہ کو آرزو
جیسی ہو عندلیب کو گلزار کی تلاش

باعث جو یہ ہو نشو و نما کا جہان مین
پھر کیون نہ ہو مسیح کو بیمار کی تلاش

اکبر کو خط ہے کو کیونکر رکھون نہ دوست
ہے زخم دلکو مرہم زنگار کی تلاش

خیمہ مین بعد شاہ جو آئی ہین لوٹ کو
طاعونکو ہے زیور و دینار کی تلاش

ڈھونڈھا کریگی دم مین اپنے آب تیغ شاہ
ہو ناریونکو تیغ شرربار کی تلاش

پائینگی گرد بھی نہ کبھی ذوالجناح کی
بیکار پھر ہوا کو ہے رہوار کی تلاش

عاشور کا جو وعدہ ہے آپکا غلط ہین
حورونکو ہے حسین کے انصار کی تلاش

جو بھاگا اسکو ڈھونڈھ کو لا گھونٹین وکیا
اللہ رے تیغ سید ابرار کی تلاش

اسباب قید لیکے جو آئی ہین بعد شاہ
جلادونکو ہے عابد بیمار کی تلاش

پہونچی ہے تو رتا کہ پر جبریل کاٹ کر
اللہ رے تیغ حیدر کرار کی تلاش

کب ڈھونڈھتی ہین نہین شبیہ نبی کو شاہ
ہے مرتضی کو احمد مختار کی تلاش

ابرو کے شہ کا آگیا رونا مین جب خیال
اٹھ اٹھ کے فرش خواب تلوار کی تلاش

دوزخ مین لیچلے ہین ملایک کشان کشان

اشعار ۷	فاخر نہ کیون ہو رحمت غفار کی تلاش	سلام ۲۷

ردیف صاد مہملہ

حضرت سی کو کیون ہو شاہ ہدا کی حرص — ہوتی ہی آشنا کو صد آشنا کی حرص

کعبہ حرم سی شوق زیارت مین ہی حرمین — لائی مجھی کہان سی کہان کربلا کی حرص

جب جب کہ خون پی چکی تھی فوج شریر کا — بڑھتی تھی اور تیغ شہ لافتا کی حرص

سو سو طرح کی پائی ہین بیت الیقین — کیونکر نہ مر کر اور ہو خاک شفا کی حرص

آیا ہون شوق آہ غم شہ سی کب یہان — لائی ہی اوڑا کی عدم سی ہوا کی حرص

بڑھتی ہی جاتی ہین شب معراج پیش حق — اللہ ری جناب رسول خدا کی حرص

اشعار ۱۱	اپنی کلام نو کا ہی سحبان سی داد خواہ فاخر ہی ابتدا مین تجھی انتہا کی حرص	سلام ۲۸

ردیف ضاد

طبع گدا کو مسند زر سے کیا غرض | جو خاکسار ہے اُسے بستر سے کیا غرض
فضّہ کہتی تھی کہ سب ہیں شہ ہی راہ میں فدا | اصغر سے کیا غرض مجھے اکبر سے کیا غرض
فرماتی تھے یہ شوق شہادت میں شاہ دین | سر بار دوش ہے مجھے اب سر سے کیا غرض
سر دین جو شاہ بخشش امت کے واسطے | شیعوں کو پھر ہو دشت محشر سے کیا غرض
زینب یہ بولی جاؤنگی مقتل میں ننگے سر | مقنع سے کیا غرض مجھے چادر سے کیا غرض
زینب یہ بولی میں نہ رہونگی یہاں کبھی | جب جانہو حسین تو اس گھر سے کیا غرض
شہ کہتی تھی کہ آب اسے دو تو ظالمون | تمکو تو مجھ سے کام ہے اصغر سے کیا غرض
منظور جبکہ شاہ کو مرنا ہو ہر طرح | پھر تیغ و تیر و نیزہ و خنجر سے کیا غرض
دشمن ہو جو کہ آل کا انکو جہان میں | پھر اس عدو کو شافع محشر سے کیا غرض
پانی حسین کو نہ دیا جسنے تا بمرگ | پھر اُس دنی کو ساقی کوثر سے کیا غرض

سلام ۲۶	فاخر ہون عندلیب گلستان مرتضیٰ	اشعار ۱۰

اشعار ۹	چمکون گا باغ خلد مین مجھ سی کیا غرض	
	ردیف طائے مطبقہ	سلام ۳۰

کب نمو ہی پسرِ سیدِ ابرار کا خط
پڑھ کی تفسیر سی ہی مصحفِ رخسار کا خط

ہو کی بیتاب بانی بھی دی کچھ پیغام
لے کے قاصد جو چلا فاطمہ بیمار کا خط

جنگ مین آپ جو مشتاق شہادت تھی حسین
جادۂ راہ عدم مین کیا تلوار کا خط

شوق مین فاطمہ بیمار یہی کہتی تھی
دیکھیے آتا ہی کب سیدِ ابرار کا خط

پاس عیسیٰ کی جو زرد آیا ہی مثل مدقوق
حال بیمار کہہ دیتا ہی بیمار کا خط

بسکہ مضمون شکایت تھی لکھی صغرا نے
لاش اکبر پہ پڑھا شاہ نے بیمار کا خط

ہنس کے نوشاہ نے یہ ازرق شامی سی کہا
نہ پڑا ایک بھی تن پہ ترے تلوار کا خط

رہ گئی دیدہ سے جو کاٹا تھا گلا سرور کا
کئی جا حلق پہ تھا خنجر خونخوار کا خط

اشعار ۱۰	گل فردوس ہو جب عارض اکبر فاخر	سلام ۳۱

سبزۂ باغ جنان کیون نہو رخسار کا خط

ردیف ظائے معجمہ

ہماری جان کی کیونکر نہو بھلا حافظ
مثل یہ سچ ہی کہ انسان کی ہی قضا حافظ

ہوا لحد مین غم شاہ یون مرا حافظ
کہ جسطرح ہو مسافر کا رہنما حافظ

ہی آہ ماتم سرور سی داغ دل روشن
یہان چراغ کی تو آپ ہی ہوا حافظ

کہا یہ شاہ نی کیا خوف گو مین تنہا ہون
نہین ہی جسکا کوئی اسکا ہی خدا حافظ

پسر کو دفن مین ہین یہ کرکی شہ نی کہا
تو اس صغیر کی رہنا مری ذرا حافظ

رہا نہ یاد سی اکدم جو روز و شب غافل
ہوا ہون مصحف رخسار شاہ کا حافظ

چلین جو شام کو زینب تو روکی یہ بولین
تمہاری لاش کا ہی بھائی کبریا حافظ

فلک کی جور و ستم سی پسیچ نہ دل کیونکر
برای دانہ ہی کب سنگ آسیا حافظ

رضا پسر نی جو مانگی کہا یہ سرور نی
سدھارو شوق سی میدان کو خدا حافظ

اشعار ۱۲	دخیل صورت اعراب جب ہین ای فاخر نہ کسطرح ہو مرا شاہ کربلا حافظ	سلام ۳۲

ردیف عین مہملہ

بزدل ہوی کب رن مین علمدار کو مانع
فرار ہون کیا حیدر کرار کو مانع

دو کر گئے خود و زرہ و بکتر اعدا
ہوتی تھی کوئی چیز نہ تلوار کو مانع

دریا سی یہ مشکیزہ کو بھر کر نکل آئے
لاکھون مین ہوا اک نہ علمدار کو مانع

ٹھوکر سی الٹ دیتی یہ تخت ملک شام
زنجیر ہوئی عابد بیمار کو مانع

آیا طرف حق نہ سنی ایک کی اسنی
فوجین ہوئین گو حر وفادار کو مانع

زندان سی چلا آتی پی دفن شہ دین
تھین بیڑیان کب عابد بیمار کو مانع

شمشیر شہ دین سی نہ کیون ڈھال ہو دو پار
یہ ڈھال وہ ہی جو نہین تلوار کو مانع

اڑتا تھا اشارہ ہی مین شہ دینکی دم جنگ
فوجونکے سپہ بھی نہ تھی رہوار کو مانع

پھر رکتی بھلا خاک یہ کیا اور سپر سے
جبریل کے پر جب نہون تلوار کو مانع

رک رک کے جو چلتا تھا گلے پہ شہ دین کے
تھین خشک رگین خنجر خونخوار کو مانع

عباس الٹ دیتے پرے فوج کے بڑھ کر
سردار نہوتا جو علمدار کو مانع

فاخر جو در رحمت غفار کھلا تھا
رضوان نہ ہوا مجھسے گنہگار کو مانع

اشعار ۱۱ — سلام ۳۳

ردیف غین معجمہ

جسطرح شاہ دین نی بہتر اٹھائی داغ
صابر وہ ہی جو ایک بھی دل پہ کھائی داغ

کیونکر نہون مین صاحب گنجینہ ہای داغ
قلب و جگر مین کچھ نہین میرے سوا ہی داغ

کیونکر غم حسین کو رکھون مین عزیز
ہی داغ میرے دل کو لہو دل اپر ہو داغ

اٹھا گلو کو کاٹ کی جب شمر روسیاہ
خنجر سی خون شہ کو تشنگی نی اٹھائی داغ

تھی صبح تک جوان تو ہوئی پیر ظہر تک
اک دوپہر مین شاہ نی اتنی اٹھائی داغ

کھلا ہی زخم دلمین کھلی جب نئی نئے
سینے مین شہ کے باغ نہ کیونکر لگا ہی داغ
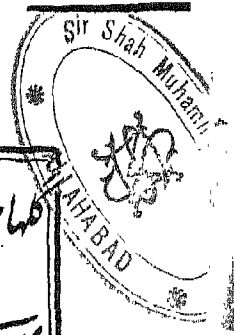
مے سے تو داغ دلکو ترقی ہی دمبدم
دعوی ہی ماہ کو بھی تو ایسا دکھا ہی داغ

کہتی تھی بعد اکبر و عباس شاہ دین
ایسا کلیجہ جب ہو تو ایسی اٹھا ہی داغ

تاریک جب مکان ہو تو لازم ہی روشنی
کیونکر نہ شمع خانۂ دلمین جلا ہی داغ

بڑھ جای گر حرارت سوز غم حسین
خورشید حشر دلمین مرے ہو بجا ہی داغ

اشعار ۱۳

فاخر سے اسکی حد ہو بھلا کسطرح بیان
خود دلپر آج تک کھلے انتہا ہی داغ

سلام ۳۴

ردیف فا

اہل دنیا تو رہی فرقۂ باطل کیطرف
ایک لاکھو نمین ہوا حر شہ عادل کیطرف

شاہ فرماتی تھے چھن جای نہ سینہ کیونکر
لاکھون تیر فرنگی ہین جو ایک مرے دل کیطرف

بھیجا تو نکا تماشا جو پسند آیا ہی
نظرین عون و محمد کی ہین بسمل کیطرف

سپر آجاتی ہی یون چہرۂ شہ پر دم جنگ
ابر آجاتا ہی جیسی مہ کامل کیطرف

کربلا سی طرفِ شام چلی کب قیدی
نکلے منزل سی چلا قافلہ منزل کیطرف

منھ چھپائی ہوئی ناموس نبی بالون سے
جاتے ہین حاکم غدار کی محفل کیطرف

عابد زار کو پہنانے جو اعدا آئے
دیکھا کن حسرتون سی طوق و سلاسل کیطرف

جوڑ کر ہاتھ فغان کرنی لگا بہر امان
نظر غیظ جو کی شہ نے چلا جل کیطرف

اے ہوا فخر سلیمان کی بہن ہو گی سوا
اڑکی طائر بھی نہ آئی کوئی محمل کیطرف

جھپٹی عباس جو دریا پہ ہوا شور بپا
دیکھو بپھرا ہوا شیر آتا ہی ساحل کیطرف

سر برہنہ جو رہِ شام مین ہی بنت علی
چادرین آرہی ہین گرد کی محمل کیطرف

شمر کھینچی جو دم ذبح چلا آتا ہی
پیاس سی تکتی ہین شہ خنجر قاتل کیطرف

اشعار ۱۳	جبکہ حامی ہو ترے عقدہ کشا اے فاخر فکر دوڑ آتا ہی کیون عقدۂ مشکل کیطرف	سلام ۳۵

ردیف قاف

کیا ہو بیان شہ کی شہادت کا اشتیاق
آفت کا شوق تھا تو قیامت کا اشتیاق

دولھا کو تھا عروس کی رخصت کا اشتیاق
کبرا کی دید کا تھا قیامت کا اشتیاق

حر کیون نہ جان شہ پہ فدا کرتا وقت جنگ
حورونکا تھا جو شوق تو جنت کا اشتیاق

گرتے تھے باربار قدم پر امام کے
عباس کو تھا رن کی اجازت کا اشتیاق

کیونکر خوشی سے طوق پہنتے نہ بعد شاہ
عابد کو تھا خلاصی امت کا اشتیاق

کیون خوش نہوتے خنجر و تیغ و تبر سے شاہ
ہر عضو جسم کو تھا جراحت کا اشتیاق

چالیس سال تک نہ رکے ایکدم بھی اشک
عابد کو ایکسان رہا رقت کا اشتیاق

جیسے کیا تھا شاہ نے محضر پہ مہر کر
اُسدن سے آپ کو تھا شہادت کا اشتیاق

کہتے تھے باربار شہ مشرقین سے
اکبر کو تھا جہاد کی رخصت کا اشتیاق

گھوڑے سے قبلہ رو گرے سجدے کے واسطے
تھا مرتے مرتے شہ کو عبادت کا اشتیاق

چھٹی ہی کربلا کو چلی قید شام سے | پہلے ہوا حرم کو زیارت کا اشتیاق
اللہ رے دل کہ عون محمد کو وقت جنگ | مرنے کا ولولہ تھا شہادت کا اشتیاق

اشعار ۱۵ — جز سبط مصطفے کے زمانے میں کون ہے | فاخر جسے ہو درد و مصیبت کا اشتیاق — سلام ۳۶

ردیف کاف

کہا شہ نے اعدا سے تقریر کب تک | کبھی جنگ میں تیغ تاخیر کب تک
یہ کہتے تھے سجاد وقت اسیری | رہے دیکھیں پانوں میں زنجیر کب تک
سر شہ سے کہتی تھی اشتر پہ زینب | رہے سر برہنہ یہ ہمشیر کب تک
یہ یاد خط شہ میں کہتی تھی صغرا | مرے پاس آتی ہے تحریر کب تک
چلیں شام کو جب تو کہتی تھیں بیبیاں | پھر آئیگی در پہ تقدیر کب تک
یہ شوق شہادت میں کہتے تھے سرور | پھرے گی مری گردن پہ شمشیر کب تک

چلے قید خانہ سے کہکر یہ عابد — رہو بے کفن لاش شبیر کب تک

کہا شہ نے پانی اسے دو تو پیارو — رہی پیاسا یہ طفل بے شیر کب تک

یہ کہتے تھے بیمار ام البنین سے — مدینہ میں آتے ہیں شبیر کب تک

چلے جبکہ اکبر تو صغرا پکاری — رہی منتظر بھائی ہمشیر کب تک

کہا شہ نے زینب سے روکو نہ مجکو — بچا ؤگے بھائی کو ہمشیر کب تک

جفا و تعدی کرین جبکہ اعدا — سہو ظلم پر ظلم شبیر کب تک

کہا شاہ نے رن مین گرمی بہت ہے — چلے گی ہوا سے پر تیر کب تک

سنان پر بھی اللہ و اکبر تھا جاری — زبان پر رہی شہ کی تکبیر کب تک

استغفار ۱۵	لکھین مدح سرور ہیتین تو فاخر ملے خلد کی دیکھین جاگیر کب تک	سلام ۳۷

ردیف لام

سفید بال بکیون ہین خضاب کے قابل — کہ حسن موئے سپید ہے شباب کے قابل

کریم خلد مین تو بے حساب کر داخل — نہین ہین جرم ہمارے حساب کے قابل

لہو صغیر کا چہرے پہ مل کے شہ نے کہا — یہ ریش ہے مری خونی خضاب کے قابل

مصر ہوا جو وغا کا پسر تو شہ نے کہا — نہین سوال تمھارا جواب کے قابل

حقیقت اور کی کیا تھی جو جانشین ہوتا — جگہ رسول کی تھی بوتراب کے قابل

زمانہ ہو گیا اے نہر علقمہ سیراب — حسین کیا نہ تھا اک جام آب کے قابل

طمانچے مارے سکینہ کو شمر کیون اے چرخ — یہ ظلم آل رسالتمآب کے قابل

مثال مین نے بہت ڈھونڈھی پر ملی نہ مجھے — رخ شبیہ رسالت مآب کے قابل

کہا احد مین یہ روح الامین نے وقت جدل — یہ ذو الفقار ہے یہ تیغ بوتراب کے قابل

چمک کے ذرۂ طالع مرا بنے خورشید — جو ہو یہ خاک در بوتراب کے قابل

جو ٹوکا بڑھ کے علمدار نے تو حر نے کہا — نہین یہ عاصی عتاب کے قابل

دکھائی دیگا بھلا دیدۂ پر آب سے کیا
کہ روشنی نہیں چشم حباب کے قابل

یہی ہے درد ہیں انصاف تیرے اے گردوں
حسین ہو ہدف شراب کے قابل

کہا یہ شاہ نے کب آیا نامہ صغرا
رہا حسین نہ جس دم جواب کے قابل

اشعار ۱۵

بچا تا قبر میں یا بوتراب فاخر کو
یہ استخوان نہیں میرے عذاب کے قابل

سلام ۳۸

ردیف میم

کہا اکبر نے کیونکر لڑیں کفار سے ہم
لیجئے اذن وغا سید ابرار سے ہم

تھا شاہ کہتے تھے دم جنگ جو پانوں گاڑیں
نکلیں باہر نہ کبھی نقطۂ پرکار سے ہم

زمیں اکبر نے کہا کھیلینگے سر فوجوں کے
لینگے قاسم کا عوض لشکر غدار سے ہم

در فشاں ہو کے یہ کہتے ہیں مرے دیدۂ تر
کم برستے نہیں ابر گہر بار سے ہم

کہتے تھے عون و محمد جو نہ روکیں شبیر
کاٹ لیں سر پسر سعد کا تلوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ اے شمر جدا گر کہیں سر
جا کے جنت میں ملیں حیدر کرار سے ہم

جبکہ یاد آئی ہمیں خانۂ زندان حرم
سر کو ٹکرائیں نہ کیونکر در و دیوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ سو بار کٹے حلق اگر
منہ نہ موڑینگے کبھی خنجر خونخوار سے ہم

فوج سے کہتے تھے زینب کے پسر وقت جنگ
ہیں تو بچے پہ صدا کھیلے ہیں تلوار سے ہم

شوق دیدار میں کہتے تھے یہ ہمشکل نبی
دیکھئے ملتے ہیں کب فاطمہ بیمار سے ہم

عون کہتے تھے کہ مانگیں تو علم شہ سے مگر
ڈرتے ہیں حضرت عباس علمدار سے ہم

چشم عابد کو کہے اور کوئی یوں نرگس
دینگے بیمار کو تشبیہ نہ بیمار سے ہم

جنگ خیبر میں پس قتل یہ مرحب نے کہا
لینگے حارث کا عوض حیدر کرار سے ہم

پیٹیاں کھا کے یہ کہتے تھے جوانان حسین
عید ہے آج گلے ملتے ہیں تلوار سے ہم

سلام ۳۹	چور ہوں جبکہ مے حب علی سے **فاخر** کس طرح پھر نہ چلیں جھومتے میخوار سے ہم	اشعار ۲۱

ردیف نون

کہتی تہی شاہ وصل ہو صورت نما کہین
قاتل کی تیغ تن سی کری سر جدا کہین

تہا ذو الجناح شاہ سا بہی بادپا کہین
بجلی کہین تہا ابر کہین تہا ہوا کہین

کیون بہر مغفرت نہ وسیلہ ہو شہ کا فرض
ہوتی ہی پار کشتی بے ناخدا کہین

عباس کہتی تہی کہ بہگا دون مین فوج کو
دیدیدین جو اذن جنگ امام ہدا کہین

پہونچا جو زلف شاہ مین دل تو عجب ہی کیا
تقدیر نارسا ہو کبہی تو رسا کہین

عبرت سرای دہر بہی طرفہ مقام ہی
بزم سرور ہی کہین بزم عزا کہین

توصیف مختصر سی ہی یہ تیغ شاہ کی
پانی کہین ہی آگ کہین ہی ہوا کہین

لڑتا تو کیسا شاہ سی اتنا تو پوچہیے
پایا کسی نے بہاگنی کا راستا کہین

لشکر کو کہا کی سیر ہو شمشیر شاہ کیا
بہرتا ہی سو رسے شکم اژدہا کہین

اک وار جس سوار پہ حضرت کا پڑ گیا
راکب کہین تہا زین کہین بادپا کہین

کس شہ کی ہے یہ بزم کہ پڑھتے ہیں اہل درد
نوحہ کہیں سلام کہیں ثنا کہیں

ام البنین سے کہتی تھی صغرا دوا نہ دو
ایسے مریض کو بھی ہوئی ہے شفا کہیں

جوہر الگ ہوں تیغ سے شہ کو محال ہے
ہوتی ہے موج بحر روانی سے جدا کہیں

عابد ہر ایک گام پہ کیونکر کریں نہ آہ
چلتے ہیں اہل ضعف بھلا بے عصا کہیں

زینب نے شہ سے بیٹوں کو رخصت دلائی یوں
جام شہادت انکو بھی بخشے عطا کہیں

خجلت سے اسپ شاہ کی روپوش یہ ہوا
عنقا کا آجتک نہیں ملتا پتا کہیں

تھی زہر دشمنوں کو تو امرت تھی دوستوں کو
حیدر کی تیغ درد کہیں تھی دوا کہیں

کیونکر ادا ہو سجدہ کریں شہ نہ زیر تیغ
ہوتی ہیں عابدوں کی نمازیں قضا کہیں

سجاد فرط ضعف میں جاتے ہیں شام کو
ہے موج ریگ دشت نہ زنجیر پا کہیں

اکبر کا حسن اور ہے یوسف کا حسن اور
یکتا ہے وہ ہو جسکا نہیں ہمسرا کہیں

فاخر کا اب ملال سے گھبرا گیا ہے دل

سلام ۴۳	یارب ہون اسکی جلد مطالب روا کہین	اشعار ۱۱

یہ سب وہ ظلم جو فلک کج ادا کے ہین
لاشے زمین پہ چھوٹے ہین آل عبا کے ہین

وارث جو ہین جہان مین عوان خلیل کے
محتاج کربلا مین وہ آب غذا کے ہین

لشکر مین غل تھا دیکھیے عباس کا جہاد
زور اسمین جو انہین بازوی مشکلکشا کے ہین

ہر حشم ہاشم شہ دین ہین ہزار ابرتر
کہتی ہین جسکو آہ وہ جھونکے ہوا کے ہین

بولے حسین تیر جو آئے سپاہ سے
پیغام یہ اجل کے ہین خط قضا کے ہین

رخصت یہ دیکھ بھائی سے کہنے لگے حسین
پانی کہان کا سب یہ بہانے قضا کے ہین

کیا ذوالجناح شاہ کی تیزی بیان کرون
بجلی کے ہین جو ہاتھ تو پاؤن ہوا کے ہین

کیا سر جھکائین تیغ سے انصار شاہ دین
سالک یہ لوگ جادۂ راہ فنا کے ہین

سمجھو جہان کو راہ گزاری مسافرو
مطلب تو قافلے مین صدای درا کے ہین

کہتے تھے شاہ قاصد صغرا کی خبر جو
کثرت سے فوج شام کو رستے نا کے ہین

قاسم کی مان یہ کہتی تھی کیون نہ ہو تن فدا — عہد طفولیت سے یہ عاشق چچا کے ہین

ازرق کو قتل کرکے یہ نوشاہ نے کہا — کہتے ہین اسکو جنگ یہ معنی وغا کے ہین

پھر کیون نہ پیاسے حلق رکھین آب تیغ پہ — مشتاق مثل خضر یہ آب بقا کے ہین

اسکے سبب سے خلق کو چھوڑا مسیح نے — ادنی یہ فیض صرہ خاک شفا کے ہین

اشعار ۱۵

کب دیکھیے بلاتے ہین فاخر امام دین
مشتاق آجکل تو بہت کربلا کے ہین

سلام ۴۱

طالب نہ تاج کے ہین نہ ظل ہما کے ہین — فاخر گدا جو شاہ کے دولتسرا کے ہین

دو کر کے ہر شقی کو یہ کہتے تھے شاہ دین — یہ وار تو منجھے ہوے شیر خدا کے ہین

تھا شور سر جو گرتے تھے برگ خزان کی طرح — تیغ حسین یہ ہے کہ جھونکے ہوا کے ہین

عباس کی دعا تھی خدایا بچائیو — ظالم کمین مین مشک سکینہ کو تاکے ہین

دو دو جگر کے ساتھ ہے آہ غم حسین — دیکھو یہ ابر تر ہے وہ جھونکے ہوا کے ہین

وہ کربلا کی خاک مین ہوتے ہین جاکے خاک
پتلے جو لوگ خلق مین خاکِ شفا کے ہین

بولی حرم کہ چھن گئی چادر تو کیا ہوا
صحرا کے گرد باد تو دامن ردا کے ہین

محتاج نقدِ روح ہین لاشے سپاہ کے
فرقِ بریدہ جو ہین وہ کاسے گدا کے ہین

کہتے تھے تیغین دیکھ کے شاہِ فلک کے
جادے یہ میرے واسطے ملکِ بقا کے ہین

کبرا نے آکے لاشۂ قاسم پہ یہ کہا
دامن مین خون بھرا ہے کہ جوڑے حنا کے ہین

عابد علاج فاطمۂ صغرا کا کیا کرین
محتاج خود مسیح مریضان دوا کے ہین

کہتی تھی شہ عمر سے صفین توڑ توڑ کے
فاقون مین دیکھ زور یہ دستِ خدا کے ہین

کیون منتشر ہے اس نہون سرورِ زمان
ٹکڑے یہ تن شبیہ رسولِ خدا کے ہین

دولھا کی لاش پر بھی نہ کبرا نے آہ کی
کہتے ہین اسکو شرم یہ معنی حیا کے ہین

سلام ۴۳	فاخر کا بھی شمار انھین مین ہوا کریم زوار جو کہ تربتِ شاہِ رضا کے ہین	اشعار ۱۷

غنچۂ زخم شہید اللہ جو چٹک جاتے ہین
فرسخون وادی پر خار مہک جاتے ہین

تیغ لیکر جو شہ جن و ملک جاتے ہین
رخشین فوجون کو پر ہو ڈر سی سرک جاتی ہین

جا بجا برق ستمگار جھجک جاتے ہین
نیزۂ عون و محمدؐ جو چمک جاتے ہین

صورت ابر چچو کیون نہ جگر گردونکا
تیر آہون کی مری تا بہ فلک جاتے ہین

گرم آہین جو غم شاہ مین بھرتا ہون کبھی
شعلے داغون کی مری اور بھڑک جاتے ہین

آتے تھے بہر کمک دیکھ کی شہ کو بیکس
ہو کی مایوس سوی چرخ ملک جاتے ہین

آہین کرتا ہون غم شاہ مین جب مثل نسیم
غنچۂ زخم مری دلکی چٹک جاتے ہین

رن مین جب کوندتی ہی برق حسام شبیر
زخمہای تن مجروح چمک جاتے ہین

دھوپ کا خورشید قیامت کا مجھی ہوتا ہی
داغہای غم سرور جو چمک جاتے ہین

یاد آجاتی ہین آنکھونکو جو سبطین رسولؐ
ساغر کوثر و تسنیم چھلک جاتے ہین

کربلا ہمرہ حر شاہ نہ کیونکر آتے
خضر دین بھی کہین راہ بھٹک جاتے ہین

ڈھالین لڑ لڑ کے یہ کہتی ہین اٹھاؤ جلدی
شاہ کھینچے ہوئے تلوار چلے آتے ہین

عرصۂ حشر مین سب پیش شفیع امت
خلد لینے کو گنہگار چلے آتے ہین

ہمرہ شہ رفقا کہتے ہین وان سید انکو
ساتھ یوسف کے خریدار چلے آتے ہین

منھ چھپائے ہوئے بانوسے سوے تخت یزید
حرم احمد مختار چلے آتے ہین

زین جاتے تھے جو عباس تو کہتے تھے عدو
جنگ کو جعفر طیار چلے آتے ہین

شور ہے گھاٹ سے دریا کے دلیرو ہشیار
مشک بھرنے کو علمدار چلے آتے ہین

جام کوثر لیے ہاتھون مین کھڑے ہین حسنین
خلد مین شہ کے جو انصار چلے آتے ہین

خاک پر زین سے گیا دیکھتے ہین گرتے حسین
کانپتے عابد بیمار چلے آتے ہین

غل ہوا انکو جو باہم چلے عباس و حسین
جعفر و حیدر کرار چلے آتے ہین

شاہ فرماتے تھے اک جا کی خاطر زینب
صبح سے لشکر خونخوار چلے آتے ہین

سامنے نیزونکے مشتاق شہادت قاسم

سلام ۴۴	سینے تانے ہوئے جرار چلے آتے ہین	اشعار ۱۵

قتل ہی بے یار و مددگار چلے آتے ہین
رن کو تنہا شہ ابرار چلے آتے ہین

ہی سواری فوج ہمشکل نبی کی آمد
شور ہی احمد مختار چلے آتے ہین

شور ہی شام مین لو آل نبی کو دیکھو
سر برہنہ سر بازار چلے آتے ہین

گرم ہی موت کا بازار جو عاشور کے دن
نقد جان لے کے خریدار چلے آتے ہین

دود دل آہ سی اٹھتی ہین رواں ہین آنسو
جھومتے ابر گہر بار چلے آتے ہین

عرصہ حشر مین فریاد کو پیش داور
سر کٹے سید ابرار چلے آتے ہین

سنکے فریاد علی اکبر مہرو رن مین
گرتے پڑتے شہ ابرار چلے آتے ہین

شہر مین آتی ہین کب بستہ حبیب علی
لڑکھڑاتے ہوئے بیمار چلے آتے ہین

بخت دیکھو تو کہ لینے کو حر غازی کے
پسر حیدر کرار چلے آتے ہین

چھینتے پھرتے ہین حرم لوٹ کا خیمہ مین ہی غل
گھوڑے پھینکے ہوئے غدار چلے آتے ہین

حشر مین ہجوم نہ کیونکر ہو گنہگارونکی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہین

جوش پہ ہی جو کرم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہین

کیون نہ شہ بخشش امت کے لیے سر دیتے ہین
عہد طفلی سے یہ اقرار چلے آتے ہین

دیکھے لاشہ شبیر پہ اب کیا گذریگا
سر اٹھائے ہوئے رہوار چلے آتے ہین

بیچ خیمہ مین نہ خود شاہ بھی آتی فاطمہ
اب اسی خیمہ مین کفار چلے آتے ہین

اشعار ۱۵ — سلام ۳۸۵

دلمین داغ غم شبیر کو جا دیتے ہین
گھر کو ہم آتش سوزان سے جلا دیتے ہین

خون چہرے پہ ملین کیون نہ دم شیب حسینؑ
ریش کو پیر بھی رنگ حنا دیتے ہین

کیا عجب داغ جوانی ہین جو پاتے دلمین
شب کو سب گھر مین چراغ اپنے جلا دیتے ہین

قحط مین آب کے آتا ہے جو بچونکا خیال
نہر مین دو آنکھوں سے شبیر بہا دیتے ہین

کیون نہ داغونکو دم شیب بٹھاؤن اپنے
روز روشن مین انھونکو بجھا دیتے ہین

دھیان اپنا نہین شبیر کو زیر خنجر
جنبشین لب کو ہین امت کو دعا دیتے ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی
جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتے ہین

روضۂ شہ کی زیارت کو جو آتی ہین ملک
چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتے ہین

خوف دوزخ ہی انھین کیا جو ہین دلسوز حسینؑ
ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتے ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہو گا بیدار
شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتے ہین

ماتم شہ مین جلا دیتے ہین دل اشکون سے
آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتے ہین

شاہ فرماتے تھی کیون تیر نکالون دل سے
گھر مین مہمان جو آتی اُسی جا دیتے ہین

تخم اشک سی کیونکر نہ جھکے نخل مژہ
پھل بھی باغون مین درختون کو جھکا دیتے ہین

پھر جو پڑتی ہین صفون پر شہ دین وقت نبرد
چلے اُترے ہوئے غدار چڑھا دیتے ہین

سلام ۴۶	گُل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر زخم ہاے تن شبیر ہوا دیتے ہین	اشعار ۱۵

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین
گھر کو یون امت عاصی کے لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین
خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب دیدۂ گریان میرے
ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

رہے محفوظ خزانے چمنستان بتولؑ
غنچۂ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا
اوڑ کے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغونکے بھڑک جاتے ہین آہونسے میرے
ہاتھ صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی
ڈھیر گلہاے مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دید گل روے حسینؑ
آنکھ آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتی ہین جب جنگ مین فرزند علیؑ
فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے میرے جب اٹھا لیتے ہین سر پر گردون
فتنۂ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین
ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپکی گرمی سی جب ہوتی ہی کچھ تکلیف / تیغونکی سایہ مین شاہ جھکا دیتی ہین

پڑ روائی حرم یاد جب آتی ہی ہمین / دھجیان جیب و گریبانکی اڑا دیتی ہین

واہ ری رحم فرس ہانپتا ہی دھوپ مین جب / دامن پاک سی شبیر ہوا دیتی ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد

سر جھکا دیتے ہین پاؤنکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۲۷

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین / یہ ہی وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہی ڈھنگ کلام جو لطف زبان نہین / کس کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیف ذوالفقار مین کٹتی ہی میری عمر / کب آب تیغ مین مری کشتی روان نہین

رہتی ہی داغہای الم پہ سدا بہار / دخل خزان ہو جس مین وہ بوستان نہین

بڑھ آہ کسطرح متحرک ہو دل مرا / کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام سوی بدن ہین زبان مری / لیکن ہو جس سے حمد تری وہ زبان نہین

حشر مین دھوم نہ کیونکر ہو گنہگارونکی	تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہین
جوش پہ ہی جو یم بخشش حق حشر کو دن	طالب رحمت غفار چلے آتے ہین
کیون نہ بخشش امت کی لیے سرور ہین	عہد طفلی [illegible] چلے آتے ہین
دیکھیے لاشہ شبیر پہ اب کیا گذرے	سر اٹھائے ہو [illegible] ہوار چلے آتے ہین

اشعار ۱۵	بیچ خیمین نہ خود شاہ بھی آئی فاخر اب اسی خیمہ مین کفار چلے آتے ہین	سلام ۳۵

دلمین داغ غم شبیر کو جا دیتے ہین	گھر کو ہم آتش سوزان سے جلا دیتے ہین
خون چہرے پہ ملین کیون نہ دم شیب حسین	ریش کو پیر سبھی رنگ حنا دیتے ہین
کیا عجب داغ جوانی ہین جو یاد آئے دلمین	شب کو سب گھر مین چراغ اپنے جلا دیتے ہین
قحط مین آب کا آتا ہے جو بچونکا خیال	نہرین دو آنکھو سے شبیر بہا دیتے ہین
کیون نہ داغونکو دم شیب مٹاؤن اپنے	روز روشن مین چراغونکو بجھا دیتے ہین

وصیان اپنا ہمین شبیر کو زیر خنجر | جنبشین لب کو ہین مت کے دعا دیتی ہین

سر جو کٹتا ہو تو ملتی ہو حیات ابدی | جان مرنے پہ اسی سو شہدا دیتی ہین

روضہ شہ کی زیارت کو جو آتی ہین ملک | چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتی ہین

خوف دوزخ سے ڈراؤ ہمین کیا جو ہین دلسوز حسین | ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتے ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہو گا بیدار | شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتی ہین

ماتم شہ مین جلا دیتی ہین دل اشکون سے | آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتی ہین

شاہ فرماتے تھی کیون تیر نکالون دل سے | گھر مین مہمان جو آئی اسی جا دیتی ہین

ثمر اشک سی کیونکر نہ جھکی نخل مژہ | پھل بھی باغون مین درختون کو جھکا دیتی ہین

پھر جو پڑتی ہین صفون پر شہ دین وقت نبرد | چلے اتر سی ہوئے غدار تڑپا دیتی ہین

اشعار ۱۵

گل نہ کس طرح سے ہو شمع امامت فاخر
زخم ہائے تن شبیر ہوا دیتے ہین

سلام ۶۴

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین
گھر کو یون امت عاصی کی لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین
خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب بین گریبان میرے
ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

ہے محفوظ خزانے چمنستان بتول
غنچہ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا
اوڑ کے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغون کے بھڑک جاتے ہین آہون سے میرے
ہم تو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی
ڈھیر گلہاے مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دید گل روے حسین
آبجو آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتے ہین جب جنگ مین فرزند علی
فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے سیر ہو جب اٹھا لیتے ہین سر پر گردون
فتنہ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر جگر جلاتے ہین جب محشر مین
ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپ کی گرمی سے جب ہوتی ہے جلدی کی تکلیف — تیغوں کے سایہ مین شاہ جھکا دیتے ہین

پردای حرم یاد جب آتی ہے ہمین — دھجیان جیب و گریبان کی اُڑا دیتے ہین

واہ رے رحم فرس ہانپتا ہے دھوپ مین جب — دامن پاک سے شبیر ہوا دیتے ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہین پاؤنکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۴۷

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین — یہ ہے وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہے بے نمک کلام جو لطف زبان نہین — کس کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیف ذوالفقار مین کٹتی ہے میری عمر — کب آب تیغ مین مری کشتی روان نہین

رہتی ہے داغہای الم سے سدا بہار — دل بے خزان ہے جسمین وہ بوستان نہین

بے آہ کسطرح متحرک ہو دل مرا — کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام سوے بدن ہین زبان مری — لیکن ہو جسسے حمد تری وہ زبان نہین

دانا ہی دہر کیون نہ پسین روزگار — یہ سر پر آسیا ہی روان آسمان نہین

کیسر ہی زرد لالۂ گلشن ہی سرخ رنگ — وہ کونسی بہار ہی جسمین خزان نہین

محفل مین کسطرح نہ ہون شمع سان خموش — ناکام کو زبان مین لطف بیان نہین

بیعیب ہی فقط چمن داغہای دل — ورنہ بغیر خار کوئی بوستان نہین

مضمون ہر ایک نظم کو رفعت نشان ہین کیون — بہر زمین شعر اگر آسمان نہین

کیون رنگ پر ہین نہ سدا داغہای دل — ای باغبان ہمارے چمن مین خزان نہین

کیون زرد ہون شبابین عشق حسین سے — موسم ہی یہ بہار کا فصل خزان نہین

محتاج غیر صنعت صانع نہین کبھی — درکار ذوالفقار کو سنگ فسان نہین

اشعار ۱۵

فاخر زمین شعر کے دنیا مین ماورا
وہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین

سلام ۴۶

حیرت زدہ جو مجھسا کوئی ناتوان نہین — آنسو بھی آب تیغ کیصورت روان نہین

کہتی تھی شاہ زمین جو اکبر ہوئے شہید | قدرت خدا کی پیر تو ہیں نوجوان نہیں

اُٹھو نہ مثلِ نقشِ قدم گر کے راہ میں | بیمار کربلا سا کوئی ناتوان نہیں

ہمدردیِ شبیہ نبی کا جو ہے خیال | برچھی کی یہ سنان ہے دل کی سنان نہیں

داغِ غمِ حسین سے کیونکر ہوں میں نہال | پھول اس روش کو باغ اُجڑا ہے باغبان نہیں

گہ گھاٹ پر ہے جانبِ صحرا کبھی علم | اک ذوالفقار شاہ کا جلوہ کہاں نہیں

سینے کو داغ کیوں نہیں خنجر دیجئے | وہ باغ یہ ہے جس کا کوئی باغبان نہیں

لوثِ گنہ سے پاک نہ کیونکر ہوں مومنین | آبِ رواں سے کم مرے اشکِ رواں نہیں

رنگیں مزاج کیوں نہ کثافت سے پاک ہوں | روشن ہے یہ کہ آتشِ گلگوں میں دھواں نہیں

بدعیب بات منہ سے نہ نکلے محال ہے | خالی ہو حرف سے کوئی ایسا بیاں نہیں

چہرہ اُتر گیا ہے عطش سے جو شاہ کا | تصویر کی طرح تنِ زینب میں جان نہیں

ماہی فلوس دار ہے مہتاب داغدار | ضربِ ابوتراب کا سکہ کہاں نہیں

روشن ہی حسن مہدی دین سی زمین عرش
اس ایک نور پاک کا جلوہ کہان نہین

ہاتف بھی سن کے ہی مری تاریخ مین شریک
فکر جدید کا مری شہرہ کہان نہین
۱۲۹۸ھ

اشعار ۲۳

نکلے گا پھر جہان مین کوئی کام کیا بھلا
فاخر اگر زبان طلاقت نشان نہین

سلام ۴۹

موسی کی طرح کیون نہو لکنت بیان مین
کانٹے پڑی ہین پیاس سے شہ کی زبان مین

باتین نبی سی جبکہ ہوئین لامکان مین
شیر خدا کی صاف صدا آئی کان مین

دم آیا بید مومنین تو جان آئی جان مین
خون پونچھ کر جو تیغ رکھی شہ نے میان مین

کہتے تھی شہ کہ جنگ کیون یہ ہو یادگار
ہوگا نہ معرکہ کبھی ایسا جہان مین

حربون کی ابتری ہوئی یون تیغ شاہ سے
پیکان نہ تیر مین تھی نہ چلہ کمان مین

شہ نے کہا یہ فوج سی جب ہین کے مر رہی
جسکا کہ نام لیتے ہو تم سب اذان مین

چھوٹا نہ بعد قتل بھی عباس سے فرات
مر کر بھی فرق آیا نہ کچھ آن بان مین

کہتے تھے اہل شام اسیرون کو دیکھ کر
جکڑے ہین آہوان حرم ریسمان مین

کیونکر دہل نہ جائین یتیمان شاہ دین
آئی صدا دہل کی جو بچونکے کان مین

دیکھا جو رعب ضیغم ضرغام ذوالجلال
جرأت رہی نہ پیر مین اور نہ جوان مین

سبط نبی کے قتل کا صدمہ یقین ہوا
آئی صدا جو باجون کی رانڈونکے کان مین

پہنچی جو تیر آہ بنی فاطمہ وہان
سوراخ مثل ابر ہوا آسمان مین

کرتا سوال آب کا بیشیر کسطرح
طاقت نہ لب ہلانے کی تھی بیزبان مین

زینب شبیہ فاطمہ زہرا تھین ہوبہو
حسن و جمال و شکل شمائل مین شان مین

الفت سے حُر کی شہ کو زیادہ نہ کیون ہو چاہ
ہے فرق میزبان مین اور میہمان مین

نیزہ پہ سر تو شاہ کا ہے مثل آفتاب
قائم نہ کسطرح ہو قیامت جہان مین

سیت اٹھائی شیب مین کربل جو انکی
ایوب بھی ٹھہرتے نہ اس امتحان مین

تاریکی لحد سے نہ الجھن ہو دلکو کیون
ہوتا ہے خوف راتکو خالی مکان مین

گھبرا کے آنکھیں کھولدین عشق حسینؑ نے
نسبت علی کی آئی جو آواز کان مین

آئی تڑپ کے تیغ تو سینہ پہ جب یہ تو غل ہوا
لو برق ذوالفقار گری اصفہان مین

پہونچے رسول پر وہ قدر کو پاس جب
گفتگو کیے کلام خدا کی زبان مین

آئی ندائے غیب پس از قتل شاہ دین
ثابت قدم حسینؑ رہا امتحان مین

اشعار ۳۶

فاخر یکون ثانی سحبان ہین خلق مین
ہے فیض مدح شہ سے فصاحت بیان مین

سلام ۵

عاجز ہون مین تو گیسوے شہ کی مثال مین
کیونکر نہ خون خشک ہو ناف غزال مین

بل کب ہین ابروان شہ خوش خصال مین
جوہر جھلک رہے ہین یہ تیغ ہلال مین

اشک غم حسینؑ سے کی اسنے ہمسری
شبنم نہ تر ہو کیون عرق انفعال مین

اللہ رے صبر ظلم و جفا پر سہا کیے
خوش خوش رہے حسینؑ بجز ہم ملال مین

خواہش عروس قبر کی کسطرح مین وکہن
راحت فراق مین ہے تو ایذا وصال مین

فیض شہ شاہ نے شاعر کیا مجھے
داخل ہوا ہون دفتر اہل کمال مین

بانوہ یہ بولی تیغ خزان اسپہ چلی
پھل بھی نہ آنے پایا کوئی مری نونہال مین

اشک غم حسین مین گریہ شست و شو
تپ چاہی پھر یہ دل مرا اگر دو ملال مین

نسبت ہو ذوالفقار سے ابرو خم کیا اسی
یہ آب و تاب ہی کہین تیغ ہلال مین

محشر مین ہو جو خجلت عصیان سے آب آب
پھر کیون نہ ڈوب دیوے وہ عرق انفعال مین

کٹوائین راہ حق مین کیون سر خوشی خوشی
تعجیل و اہتمام ہے شہ کو وصال مین

آنسو نہین ہے موج مژہ پر یہ جلوہ گر
گوندھا ہی مین نے موتیون کو بال بال مین

نازان نہ ہون کمال پہ اپنے مثال بدر
اک آدھ ہوگا نقص بھی اہل کمال مین

پہنچی ہے اور نیگ ڈھا ہو نکی جل جل کو قتل گہہ
برق نگاہ شہ جو گری گی جلال مین

عابد کھڑی ہون تخت پہ بیٹھا ہو روسیاہ
کیا بس کسی کا مصلحت ذوالجلال مین

دیکھا کرین نہ غور سے کیون سبط مصطفیٰ
حسن نبی ہے اکبر یوسف جمال مین

کیونکر رہی نہ یاد رخ شہ مجھے سدا
آتی نہیں خزاں کبھی باغ خیال میں

الجھن سے ہیں بچاؤ نہ کیون قلب ناز کو
کھلتی ہے مشکلوں میں گرہ پڑ کی بال میں

شیر خدا کے لال کا جب بھی رکے نہ وار
فولاد بھی ملا ہو جو گینڈے کی ڈھال میں

مانگو سے ایک تل بھی ملیگا نہ ادھر لطف
نقطہ نہیں ہے دیکھ لو لفظ سوال میں

تر خون میں ہوں جو گیسوے مشکین شاہ دین
پیدا ہو بو لہو کی بھی مشک غزال میں

کیا ابروان شاہ سے کرتا ہے ہمسری
دو تین روز تک ہے شباہت ہلال میں

آنکھیں یہ لال لال ہیں کیا سپہ شاہ کی
بادہ بھرا ہے ساغر چشم غزال میں

کیون گوش و چشم خلق نہ اکبر پہ ہوں فدا
داؤد ہیں یہ لحن میں احمد جمال میں

اکبر دھرے ہیں ہاتھوں کو کب پئے افق پر
پرتو فگن ہے بدر کا جلوہ ہلال میں

اے توبہ کافروں سے طلب آپ شہ کریں
آتی نہیں یہ بات ہماری خیال میں

شرم و حیا سے بیوۂ قاسم کے ذکر سے
تر ہو گیا ہوں میں عرق انفعال میں

اکبر جوان بھی تیغ کی قابل بھی ہو گئے | کیا کچھ نہ ہو گیا اسی اٹھارہ سال مین

اشعار ۳۰

دنیا سے دو نکی مکر سے فاخر بچے رہو
دیکھو پھنسے نہ طائر دل جا کی جال مین

سلام ۱۵

ردیف واو

ملی ہین شیر کے دل شاہ کے جوانونکو | کہ ٹڑ ہ کو چھپا تے پہ لیتے ہین شانونکو
وغا کی ولولے کیونکر ہون جوانونکو | نثار شاہ پہ کرنا ہی اپنی جانون کو
وغا کا جوش جو آیا ہی نوجوانون کو | چلے ہین اسپ چباتے ہو ئی دہانونکو
سوال آب کا کیا کرتے خود علی اصغر | بھلا کلام سے کیا کام بی زبانونکو
عزیز دلکو نہ کیون ہو غم و ملال و الم | کہ دوست رکھتے ہین دنیا مین میہمانونکو
مقابلے مین علم لیکے آئے جب اعدا | جھپٹ کے چھینا علمدار نے نشانونکو
یہ ظلم ہو گئی سجاد زار پر ورنہ | کہین پہنا تے ہین زنجیر ناتوانون کو

بیان جو قصہ دلچسپ جرأت شہ ہو | سنو نہ پھر کوئی رستم کی داستانوں کو

یہ بولی فوج سے شہ لن ترانیاں نہ کرو | زبان دراز کرو بند اب زبانوں کو

کوئی اسیر نہ چلا کر روئے زندان میں | یہ حکم آیا ہے حاکم کا پاسبانوں کو

سنو ہیں نظم جو معراج مصطفیٰ کی حال | زمین شعر بنایا ہے آسمانوں کو

خبر سنی جو اسیران شہ کے آنے کی | کیا یزید نے آراستہ دوکانوں کو

غم حسین میں دوران سر ہے آٹھ پہر | یہ گردشیں نہیں بیکار آسمانوں کو

کڑک سے ڈر گئے اطفال گودیوں میں ادھر | کمان کشوں نے جو کھینچا ادھر کمانوں کو

صدا شکست کی کانوں میں فوج کی آئی | بنا ہے گوش تلک کھینچا جب کمانوں کو

فلک سے تیر چلا پے چلے ندامت کے | لیے صغیر جو کھینچا ادھر کمانوں کو

بلا کے شاہ کو شیریں سے خوب کی دعوت | دیا نہ قطرہ بھی پانی کا میہمانوں کو

وطن سے نکلے ہیں شبیر ایسی گرمی میں | کہ چھوڑتے نہیں طائر بھی آشیانوں کو

یہ تشنہ سے حضرت نے کہا انکو بھی ملے پانی | فرس کھڑی ہین نکالی ہوئی زبانون کو

اشعار

سنا ہے بعد شہادت حسینؑ کے فاخر
زمین کیطرح تزلزل تھا آسمانون کو

سلام ۱۵

اٹھا ہے شہ نے غیظ مین رخ سے نقاب کو
رعشہ نہ کیون ہو خوف سے اس آفتاب کو

پایا نہ پھر ہوا نے بھی شہ کے عقاب کو
مہمیز مین جو ہو گئی جنبش رکاب کو

کیونکر فرس پہ نور الٰہی نہ ہو سوار
دیدِ قدم کا شوق ہے چشمِ رکاب کو

دعوٰی جبین و خال رخ شہ سے ہے عبث
زہرہ کو مشتری کو سہا و آفتاب کو

ہے جستجو ساقیٔ کوثر اسے مدام
گردش عبث نہین قدحِ آفتاب کو

اک دم کی زیست بحر فنا مین ملی اسے
کیونکر کہون مین گنبد گردان حباب کو

شہ کشتی ہو ماہیِ بے آب پیاس سے
کیونکر سکون ہو اس لب پر اضطراب کو

اکبر کو زین سے گرتے ہوئے شہ نے دی صدا
بیٹا سنبھالو سبط رسالت مآب کو

نیزہ سے لگا لگا کے سپاہ یزید نے
زین سے گرا دیا شہ گردوں رکاب کو

شہ نے کہا یہ فوج سے اسکا پسر ہون مین
جسنے اوکھاڑا جنگ مین خیبر کے باب کو

بعد وفات است عاصی کیواسطے
چھوڑا نبی نے آل کو حق کی کتاب کو

سوز غم حسین تو روز ازل سے ہے
کیونکہ ہمیشہ تپ ہے آفتاب کو

برچھی جو کھچی سینہ اکبر سے شاہ نے
غش آگیا شبیہ رسالت مآب کو

شہ کہتے کہ صورت بسمل نہ ہو طپان
یارب تو صبر دے دل پہ اضطراب کو

رخسار شاہ سے جو کبھی کی تھی ہمسری
فردوس مین جگہ نہ ملی آفتاب کو

شہ کہتے تھے جوانی اکبر نے اے بہن
دکھلا دیا شباب رسالت مآب کو

سلام ۵۲	نوبت جب آئے قبر مین فاخر سے یا علیؑ آسان کیجیے گا سوال و جواب کو	اشعار ۱۵

ردیف ہاے ہوز

ہر دم رہے علی ولی مصطفے کے ساتھ — معراج مین بھی آپ تھے خیر الورا کے ساتھ

آنسو روان ہین یون مین ہی آہ رسا کے ساتھ — ہوتی ہے جسطرح کبھی بارش ہوا کے ساتھ

جاری ہین اشک آنکھون سے ہچکی کے ساتھ یون — جیسے روان ہو قافلہ بانگ درا کے ساتھ

عبداللہ حسن نے کہا وقت قتل شاہ — مین بھی گلا کٹاؤنگا اپنے چچا کے ساتھ

پیاسا شہید خنجر بے آب سے کیا — کیا دشمنی تھی شمر کو شاہ ہدا کے ساتھ

مان سے دم وداع یہ بیمار نے کہا — مین بھی چلونگی سبط رسول خدا کے ساتھ

ہو قبر شہ کے پاس نہ کیون تربت حبیب — لازم ہے آشنا کو رہے آشنا کے ساتھ

نکلے مدد کو شاہ کی فوج یزید سے — بھائی پسر غلام حر باوفا کے ساتھ

ہمراہ تا بہ گور زمانہ مین سب ہین دوست — دفن آشنا ہوا نہ کوئی آشنا کے ساتھ

کہتی ہوئی وطن سے چلی یہ شہ زمان — ہمراہ ہے قضا مری مین ہون قضا کے ساتھ

انصار شاہ کی یہ رفاقت تھی مرکے بھی — نیزون پہ سر ہے سر شاہ ہدا کے ساتھ

صغرا یہ بولی زیست کی پھر کیا امید ہے
یانی بھی جب گلے سے نہ اُترے دوا کے ساتھ
سچ ہے کہ وقت بد میں کسی کا کوئی نہیں
ہفتاد و دو وہی رہگئے شاہ ہدا کے ساتھ
کیون سمجھون ذوالفقار کو مثل علی شہ
لا سیف کی صدا بھی تو تھی لافتا کے ساتھ

اشعار ۲۱

فاخر نہ حق سے یہ نہین نہ نبی ہے حق جدا
ہمراہ ہے علی کے خدا یہ خدا کے ساتھ

سلام ۵۴

مریم سے سیکڑون ہین کنیزان فاطمہ
کیا ہو بیان فضل علی شان فاطمہ
جن و ملک سے کیا ہو بیان شان فاطمہ
ایزد ہو جبکہ آپ ثنا خوان فاطمہ
جب ہاتھ مین حشر کو داماں فاطمہ
جائین نہ کیون جنا مین غلامان فاطمہ
اے ہمصفیر جب ہین ثنا خوان فاطمہ
پھر کیون نہ ہین ہون بلبل بستان فاطمہ
سایہ فگن طیور رہے سر پہ شاہ کے
پہونچا جو کربلا مین سلیمان فاطمہ
باد خزان چلی جو ریاض بتول پہ
کل دوپہر مین لٹ گیا بستان فاطمہ

نیزے سے لگائی راکب دوش رسول کو — زین سے گرا زمین پہ دل وجان فاطمہ

بن آب و بے غذا تو گیا گھر سے شاہ کے — پھر کیوں نہ ہو بہشت میں مہمان فاطمہ

انصار جبکہ سبط نبی پر فدا ہوئے — ہونے لگے شہید جوانان فاطمہ

مقتل میں تین شہیدوں کی لاشیں پڑی ہیں کب — پھولوں سے ہی بسا ہوا بستان فاطمہ

چلتی اگر نہ باد مخالف جہان میں — پھر گل نہ ہوتی شمع شبستان فاطمہ

حقا کہ ہے امام سوم شاہ مشرقین — جسم رسول و روح علی جان فاطمہ

بی بی آپ پسر پہ جو روئیں مثال ابر — تر آنسوؤں سے ہوگیا دامان فاطمہ

اندھیر کس طرح نہ ہو پھر مشرقین میں — جب ہو غروب مہر درخشان فاطمہ

حسن و جمال صورت و سیرت میں شکل میں — زینب تھیں اپنے خلق میں ہمشان فاطمہ

روباہ کی طرح سے گریزاں ہوئی عدو — گونجا جو رن میں شیر نیستان فاطمہ

پردہ نہ فاش ہوگا گناہوں کا روز حشر — یا رب ہو میرے ہاتھ میں دامان فاطمہ

دو دن کی بھوک پیاس میں لاشے تھے گو دی شکست
کیا کیا لڑے ہیں رن میں جوانان فاطمہ

جنت میں وقت ذبح شہ مشرقین کے
دامن تلک پھٹا تھا چاک گریبان فاطمہ

بازار شام میں یہ منادی کی تھی ندا
آتے ہیں کربلا سے اسیران فاطمہ

اشعار ۱۷ — فاخر عدو دوست پہ کچھ منحصر نہیں
کس پر نہیں جہان میں احسان فاطمہ — سلام ۵۰

ردیف یائے تحتانی

جبریل کی آتی تھی صدا چرخ کہن سے
سن لو سر شبیر جدا ہو گیا تن سے

کہتی تھی سکینہ یہ سر شاہ زمن سے
فریاد ہے بابا مجھے باندھا ہے رسن سے

اے مومنو سر پیٹو یہ ہے وقت بکا کا
لپٹی ہیں حرم لاش شہنشاہ زمن سے

اک کوک پڑی خیمہ میں جس وقت ہوئی آہ
جس وقت کہ رخصت ہوئے شہ اپنی بہن سے

یہ پیاس کی شدت تھی یہ آتشکی تھی گرمی
نکلی تھی زبان اصغر ناداں کے دہن سے

پیاسی ہوئی صغرا تو کہا شاہ نے رو کر | سیراب کرے تمکو خدا نہر لبن سے
داماں قبا پھاڑ کے دی اپنی نشانی | رخصت ہوئی جب قاسم نوشاہ دولہن سے
دربار میں جب آل نبی آئی کھلے سر | حسرت کی نظر کی شہ والا نے لگن سے
جب شام سے پہونچے حرم شاہ وطن میں | کہتے تھے یہ سجاد حزیں اپنی بہن سے
صغرا میں کہوں کیا جو مصیبت ہوئی مجھپر | بیمار تھا بازو مری باندھے تھے رسن سے
افسوس کہ گل کھلنے نہ پائے تھے قضا نے | توڑا انھیں پھولونکو شہ دیں کے چمن سے
گبرا سی نہ ناشاد دولھن ہوگی جہاں میں | کنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھے ہاتھ رسن سے
کہتی تھی سکینہ مرا دم گھٹتا ہی بھیا | صدقے گئی گردن مری کھلوا دو رسن سے

اشعار ۱۵

فاخر کو بلائیں شہ دیں روضہ پہ اپنے
ہر وقت یہ ہی عرض مری شاہ زمن سے

سلام ۵۵

رخ حسین پہ جبتک نقاب باقی ہی | فلک پہ مہر کو اک اضطراب باقی ہی

جہاد شاہ کا یہ رعب و داب باقی ہی — ہنوز نہین ہی یہ جگر مین آب باقی ہی

ازل سی مست مئی حب یہ ہی ہون فلک — نہین ہی خواب خمار شراب باقی ہی

قفس مین ہین نہو تسکین بلبل شیدا — سکون قلب کو حوض گلاب باقی ہی

دعا سی ہاتھ کو روکی کھڑی ہین یون شبیر — شکن جبین پہ ہی رخ پر عتاب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کسطرح دون ضیا بھائی — ابھی شبیہ رسالت مآب باقی ہی

محال ہی جو نشان بکا ہی شاہ مٹے — درم رہیگا جو چشم حباب باقی ہی

محیط دہر مین پوچھو نہ کچھ ثبات بشر — سمجھ لو بحر مین کبتک حباب باقی ہی

روانہ ہو گئے سر پر جناب زینب کے — یہی حسین کو بس اضطراب باقی ہی

عذاب کا بھی نہوگا شمار محشر مین — غم حسین اگر بے حساب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کیونکر لڑونگا لاکھون سے — نہ تن مین تاب و توان نا شباب باقی ہی

نہین ہین نرگس گلگون شاہ مین آنسو — گلون کے جام مین شبنم کا آب باقی ہی

ہو دل مین داغ تو صبر و قرار خاک سے ہے | فنا کتان کو ہی گر ماہتاب باقی ہی
الٰہی خوب بنیے مجھسی اور فرشتون سے | بڑا لحد کا حساب و کتاب باقی ہی

اشعار

وہ ظلم کیا ہوے تھی شہ پہ جس سے اہی فخر
غریب و بیکس مضطر و خطاب باقی ہی

سلام ۵۶

جو فیض نور رخ بو تراب باقی ہی | تو مہر و ماہ مین بھی آب و تاب باقی ہی
رخ حسین مین وہ آب و تاب باقی ہی | کہ مہر و ماہ کو جس سی حجاب باقی ہی
رخ حسین سی سر کی ہوئی ہی کچھ جو نقاب | غروب کچھ ہی تو کچھ آفتاب باقی ہی
سفید بال ہون سر پہ تو صاف پیری سے | خضاب کرنے سی فرضی شباب باقی ہی
عدو تو پیتی ہین بھر بھر کی جام دریا سے | پئے حسین فقط قحط آب باقی ہی
شہید ہو گئی اکبر حسین زندہ ہین | نہین ہی ماہ مگر آفتاب باقی ہی
خط حسین کہے کیون نہ رہنمائی خلق | ہدایتون کو خدا کی کتاب باقی ہی

برسنگی دیدہ تر کہتی ہین غم شہ مین
کوئی زمانے مین اب بھی سراب باقی ہی

جو چشم تر ہی تو داغ جگر بھی تازہ ہین
چمن ہرے ہین اگر جوئے آب باقی ہی

چلی ہین شام کو سطرح اہلبیت حسینؑ
ردا ہی سر پہ نہ منھ پر نقاب باقی ہی

کہین عقاب پہ ای نور حق سوار تو ہو
قدم کے دید کو چشم رکاب باقی ہی

رخ حسینؑ سی روشن نہ کیون ہو دشت تمام
کھلی ہی چاندنی گر ماہتاب باقی ہی

حرم کو پاس جو کچھ تھا وہ لیگئی اعدا
رخو نپہ شرم کی بس اک نقاب باقی ہی

کہا یہ فوج سی تنکے حبیب نے دم جنگ
تن ضعیف مین رونق شباب باقی ہی

چلین نہ شام سی کسطرح کربلا کو حرم
زیارت پسر بوتراب باقی ہی

سلام ۵۷	چمک رہا ہی لحد مین بھی داغ دل فاخر ہوئی ہی رات مگر آفتاب باقی ہی	اشعار ۱۸

نطق عب دکھائیگی اردو زبان مجھے	مد نظر ہی مدح رسول زمان مجھے

منظور ہی ثنا شہ انس و جان سے مجھے
عیسیٰ نفسی جو ہو پاک وہ دی حق زبان مجھے

یہ شوق سوز غم ہی کہ پہونچا ہو اکبر تلک
آیا جہان نظر تہ گردون دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ ڈھونڈھ کی اکبر کدھر ہی تو
ملتا نہین ترا مرے یوسف نشان مجھے

بولی سکینہ صورت بسمل طپان ہون مین
یہ پیاس نے کیا ہی چچا نیم جان مجھے

گرد غم حسین اگر اور کچھ بڑھے
آتے نظر غبار کی صورت دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ زخم نہین ہین برا ہے شکر
اللہ نی دیے ہین ہزارون بان مجھے

مشہور ہی آفتاب قیامت کا حشر مین
دکھلائینگے یہ داغ جگر گریبان مجھے

جب ضعف بڑھ گیا تو یہ سجاد نی کہا
ایذا کمال دیتی ہین اب بیڑیان مجھے

ہون عندلیب باغ خزان دیدہ بتول
کیونکر نہو مثال قفس آشیان مجھے

کہتا تھا یہ شباب علی اکبر حسین
تھا موسم بہار کہ آئی خزان مجھے

سجاد کہتے تھے کہ مین پابند صبر ہون
پہنائینگے نہ اہل خطا بیڑیان مجھے

کہتو سکے بعد خاتمۂ فوج شاہ دین
افسوس ہی کہ چھوڑ گیا کاروان مجھے

کہتی تھی شاہ رن مین جو اکبر ہوئی شہید
کر دیگا پیر ہائی غم نوجوان مجھے

شہ نی کہا کہ ای عمر سعد روسیاہ
پڑھ لون نماز عصر جو تو دی امان مجھے

ای چرخ کیون نشانۂ تیر الم ہون
یاد آگیا ہی اصغر ابرو کمان مجھے

کہتی تھی شاہ ہجر سکینہ مین پکار کے
تم تو سدھار ی چھوڑ گئی نیمجان مجھے

تھی یہ صدا ی لاشۂ بیدفن شاہ دین
ملتی نہین زمین نہ آسمان مجھے

اشعار ۱۰

فاخر تو نوحہ خوان ہی عزای حسین مین
تو بھی سنا دی بلبل شیدا فغان سے مجھے

سلام ۸۹

کر دینگی پاک جرم سی اشک روان مجھے
پہونچائیگا بہشت مین یہ کاروان مجھے

منظور وصف ساقی کوثر ہی ای کریم
دی مثل موج شستہ و رفتہ زبان مجھے

یارب کس طریقہ سے اہل عدم گئے
آئی نظر نہ گرد رہ کاروان مجھے

رہتی ہی یاد سینہ ہمشکل مصطفےٰ
پھر کسطرح نہو دل مضطر سنان مجھے

رضوان تم ہی چمن کیطرف رُخ نہ مین کرون
گر باغ کربلا مین ملا آشیان مجھے

کہتی تھی شاہ ای علی اکبر کہان ہو آب
دکھلاؤ بار بار نہ سوکھی زبان مجھے

بولی حبیب تیر سا جاؤنگا فوج پر
پیری نے گو کیا ہی سراپا کمان مجھے

زینب یہ بولی صبح کا تارہ عیان ہوا
اکبر مین صدقے جاؤن سنا دو اذان مجھے

کہتا تھا شمر دونگا نہ شہ کو جز آب تیغ
سو بار بھی دکھائین جو سوکھی زبان مجھے

جسدم نظر پڑی رُخِ ماہِ بتول پر
تار نگاہ ہو گیا تارِ کتان مجھے

آہین غم حسین کی رکھون نکوین عزیز
لیجائینگی بہشت مین یہ آندھیان مجھے

تھا عندلیب گلشن خاتون روزگار
ملتا نہ باغ خلد مین کیون آشیان مجھے

کہتی تھی لاش شاہ وہ عالیمقام ہون
ملتی نہین زمین تہِ آسمان مجھے

مین آشنای نالۂ شبگیر ہون فلک
مرغ سحر سنائین بھلا کیا اذان مجھے

حوروں نے کہا کہ نار سے پہونچا ہیں نور تک
لائی مرے نصیب سے لیکن کہاں مجھے

روشن مثال شمع ہیں بحر جہاں ہیں یہ
پھر کس طرح سے گل نکریں آندھیاں مجھے

لکھتا ہوں جس طرح تیزی رفتار اسپ شاہ
جنبش قلم نہ کیوں نظر آئی رواں مجھے

لکھتا ہوں جس طرح نگہت گیسوئے شاہ دیں
کیونکر نہ ہو زباں قلم عطر داں مجھے

اشعار ۱۹

فاخر کی یہ دعا ہے خدائے کریم سے
دکھلا دے اب ظہور امام زماں مجھے

سلام ۵۹

آہو کہوں کی تری نرگس جادو میں نہیں ہے
خوں نام کو جسم شہ خوشخو میں نہیں ہے

شبیر ہیں تنہا کوئی اردو میں نہیں ہے
اصغر کے سوا ایک بھی پہلو میں نہیں ہے

تشبیہ میں کیا دوں فرس سرور دیں سے
یہ چال یہ شوخی دم آہو میں نہیں ہے

شہ کہتے تھے تو دیکھ تو بیکس کے بھی حملے
گو زور وہ اب ساعد و بازو میں نہیں ہے

کیوں قامت اکبر کا تصور ہو مجھکو
ہے وہ سرو سہی دل مرے پہلو میں نہیں ہے

مرحب سے علی کہتی تھی لڑ جم کر جفا جو
تجھسا تو بہادر کوئی اردو مین نہین ہے

ہندی مین ہو گیا مصحف دہر اکی ثنا مین
قرآن عربی مین ہی یہ اردو مین نہین ہے

جیسی خلق خیال غشا ہم ہی دو مین
وہ نبشین نبی تو کسی کچھو مین نہین ہے

کسطرح سی دم نکلی غزالون کا نہ آسی
کچھ خون کے سوا نافۂ آہو مین نہین ہے

جسطرح کی ہی گیسو شپیر مین نکہت
اسطرح کی خوشبو گل شبو مین نہین ہے

پیہ پیاس سے ہی پاس آنکھونکو لاۓ ہین نگاہ مین
اک اشک بھی پہنچو کی چلو مین نہین ہے

رہبر نہ ہو کیون کاکل شہ کا دل چپد چاک
جب شانہ کوئی گوچہ گیسو مین نہین ہے

تشبیہ مین شہباز سی دنیا اسی لیکن
خو صید کی شاہین تراز و مین نہین ہے

اڑتا ہی یہ شبرنق و غادشت مین کیونکر
پرواز جو اسپ شہ خوشخو مین نہین ہے

مرجھا گیا رن مین گل تر کہتی تھی بانو
خوشبو وہ مری تکیہ زانو مین نہین ہے

زینب نے کہا دیکھ کے لاشونکو پسر کے
مین کیا کرون دل اب مرے قابو مین نہین ہے

شہ نے کہا اصغر نے جو لب خشک دکھائے — ای جان پدر آب تو قابو مین نہین ہے

اُف اُف چلی جاتی ہین بن کہتی تہی ناری — کیا آگ تو تیغ شہ خوشخو مین نہین ہے

کچھ سوچکے کہتے تہی یہ عباس دم جنگ — افسوس کہ دریا مرے قابو مین نہین ہے

فاخر ہی جو ضو ذرہ مین خاک در شہ کی
وہ نور وہ تابندگی جگنو مین نہین ہے

اشکو نمین تڑپ جو ہی وہ جگنو مین نہین ہے — پانی تو کہین ق کا آنسو مین نہین ہے

آرام جگر آج جو پہلو مین نہین ہے — دل بانوی ناشاد کا قابو مین نہین ہے

آنکھو نسے یہ چشمک تھی لب سرور دین کی — اعجاز مین جو حسن ہی جادو مین نہین ہے

بولا یہ عمر توڑین صفین جب دم پیکار — اب ضعف و نقاہت شہ خوشخو مین نہین ہے

کیون بحر مین ہم وزن نہ اشعار مری ہون — بیشی و کمی سنگ ترازو مین نہین ہے

جو طفل سر شاک آنکھو نکو ہجر نی ہین طرار — وہ حسبت وہ [illegible] آ[illegible] مین نہین ہے

ہنس ہنس کے جو لیتی تھی عمر سے ستم آرا
خاک اڑتی ہے شہ کی کوئی اردو مین نہین ہے

کیونکر صدف چشم کو قدر انکی نہووے
کیا آبرو ہو در مژہ آنسو مین نہین ہے

سوفار کے مانند ہے پیکان بھی سر خم
اصغر کا لہو تیر سے پہلو مین نہین ہے

زخم تن صد چاک جو ہو جاتے تھے نیلے
کچھ زہر تو تیغ شہ خوشخو مین نہین ہے

تشبیہ قد اکبر گلرو سے ہو کیونکر
اک پھول بھی تو سرو لب جو مین نہان ہے

یون بند ہوئے شہ کی پیا فوج نے رستے
رہرو کا پتہ کوچہ گیسو مین نہین ہے

کسطرح حرم سے شہ والا کی ہو رخصت
اصنام کی جا کعبۂ ابرو مین نہین ہے

شہ کی صف مژگان قرین تھی کہ ہٹی تھی
سرمہ کا نشان نرگس جادو مین نہین ہے

پلکین جو تصدق ہوئین شہ کی بھوون پر
کیا طوف اسا کعبۂ ابرو مین نہین ہے

کیون داغ غم شہ سے دلسی جہان مین
خورشید جہانتاب بھی پہلو مین نہین ہے

شہ کہتے تھے ربانی کی کیا تیغ کو کھینچون
طاقت کے ٹوٹے ہوئے بازو مین نہین ہے

صغرا نے کہا خیر سے ہو نکی ہو الٰہی
یہ کیا ہے دل اس وقت جو قابو میں نہیں ہے

آئی ہے جو بو ضیغم ضرغام خدا کی
گھوڑا کسی اسوار کے قابو میں نہیں ہے

بانو کو جو یاد رخ اکبر میں ہے سکتا
پر تو مگر آئینہ زانو میں نہیں ہے

کس طرح نہ آرام سے تربت میں میں سوؤں
فاخر دل مضطر مرے پہلو میں نہیں ہے

تشنہ جو پابند لڑائی میں سپر کے ہوتے
جسم پہ پھر کبھی تیغ کے چرکے ہوتے

دور یہ پھر نہ کبھی شمس و قمر کے ہوتے
گر مقابل یہ مرے داغ جگر کے ہوتے

ٹکڑے گر آنسو نہیں قلب و جگر کے ہوتے
دھوکے اشکوں پہ مرے لعل و گہر کے ہوتے

غیظ سے دیکھتے جو جنگ کو حضرت دم جنگ
سیکڑوں آن میں ہدف تیر نظر کے ہوتے

بولی ازرق سے یہ قاسم کہ بہادر تھا اگر
پہنچے اک گام قدم تیرے نہ سر کے ہوتے

وعدہ طفلی سے تو سر کا تھا کیا خالق سے
شاہ مشتاق نہ کیوں تیغ دو سر کے ہوتے

ابروی شاہ کا مردم سے اشارہ یہ تھا ۔ حربے بیکار ہیں سب تیغ دو سر کے ہوتے

آنکھیں صغرا کی وا رہتی ہیں بے دید شہ ۔ کان مشتاق نہ کس طرح خبر کے ہوتے

برق شمشیر علیؑ گرتی اگر ڈھالوں پہ ۔ لگے اُڑ اُڑ کے ہوا پر نہ سپر کے ہوتے

قصد شہ دیکھ کے میدان کا یہ اکبر نے کہا ۔ جائے مرنے کے لیے باپ پسر کے ہوتے

جوش گریہ سے جو پھر نوح کا آتا طوفان ۔ شہر ہی کیونکر نہ مری دیدۂ تر کے ہوتے

شاہ کہتے تھے کہ ہے خاک مرے جینے پہ ۔ برچھی سینہ پہ پسر کھائے پدر کے ہوتے

حضرت آدم و حوا کا جو رہنا ہوتا ۔ خلد میں پھر بنی آدم کے نہ تر کے ہوتے

ہوتی جب مشتہر اشک سے غم شاہ ۔ جوہر اس وقت عیاں اہل نظر کے ہوتے

صبح عاشور کو بڑھ جاتی جو انکی دھڑکن ۔ پار کانوں کو مرے شور جگر کے ہوتے

دیکھتا وادیٔ پرخار جو میں عابد کے ۔ تلوے افگار مرے پائے نظر کے ہوتے

مر کے بھی ساتھ ہی ہوتا غم سرور کا ۔ داغ دل میں نہ مرے جان سفر کے ہوتے

چمکیں شعلہ شمشیر علی سے جلتیں | چار ون روشن جو کبھی داغ سپر کے ہوتے
کربلا ماہ محرم میں پہونچنا تھا ضرور | شاہ مشتاق نہ کسطرح سفر کے ہوتے
زمزمہ سنتی جو یاد گل زہرا میں مرے | چہچہے اور ہی مرغان سحر کے ہوتے
سوزش زخم جگر ایک ہی شب میں جاتی | گر اثر مرہم کافور سحر کے ہوتے
تیرگی چہرۂ شب کی تو مٹاتی آ سینے | کیا اثر اور طباشیر سحر کے ہوتے
لحن داؤدیں دیتی علی اکبر جو اذان | ناطقے بند نہ مرغان سحر کے ہوتے
سر فدا کرتے اسیطرح رفیقان حسینؑ | زندہ سو بار اگر خلق میں مر کے ہوتے
شہ سے زینب نے کہا انکو بھی کرتی میں فدا | گر کہیں لخت جگر لخت جگر کے ہوتے
نزع میں یاد نہ آتے اگر انصار حسین | ٹکڑے ہی ہفتاد نہ شبر کے جگر کے ہوتے
عون کہتے تھے عبث رایت حیدر کی ہے فکر | ہونگے حقدار نواسے پیمبر کے ہوتے
یاد صغرا میں یہ بانو کہتی تھی واری آؤ | شب کو رہتا ہے کوئی دشت میں گھر کے ہوتے

تھی شہیدونکی ورثت تو ازل سے ثابت	کسطرح جنس شہادت کی نہ ترکے ہوتے

یاد اکبر مین جو آجاتی مجھے یاد حسین
ٹکڑے **فاخر** نہ مرے قلب و جگر کے ہوتے

چشم سی جب شاہ کی آنسو چھلک کر گر پڑے	خلد مین جام شراب روح پرور گر پڑے
زمین جب گھوڑسی ہمشکل پیمبر گر پڑے	ہاے محبوب خدا فرماکے سرور گر پڑے
ذوالفقار حیدری سی کٹ کے یون سر گر پڑے	ٹوٹ کر شاخون سی جیسی پھل زمین پر گر پڑے
قتل ہو کر شہ سا وارث جب زمین پر گر پڑا	خود بخود سر سی بیبیون بانونکی چادر گر پڑے
کٹ گئے تیغ ظلم سی حضرت کی یاور گر پڑے	یا خدا کی عرش تارے زمین پر گر پڑے
ڈگمگا کر اسطرح گھوڑے سی سرور گر پڑے	رحل پر سی جسطرح قرآن زمین پر گر پڑے
چھد گئی تیر ستم سی مشک جب عباس کی	ہاتھ سی بچونکی چھٹ کر خالی ساغر گر پڑے
آگیا ذہن مین جب دندان سرور کا خیال	اشک آنکھون سی چھلک کر مثل گوہر گر پڑے

اُنکی منہ کی سامنی کیونکر ٹھہرین ڈھالین بھلا — کٹ کٹے جس تلوار سی جبریل کے پر گر پڑے

شاہ کہتی تھی بہن بچنا اُسی کا ہی محال — جسکے دم کیواسطے کٹکر بہتر گر پڑے

دیکھ لی گر آب وتاب چہرۂ شبیر کو — خاک پر آئینہ کیصورت سکندر گر پڑے

آسمان روتا ہی بعد قتل ماہ فاطمہ — دور کیا گر اشک کیصورت ہر اختر گر پڑے

شاہ کہتی تھے نہین ملتا مجھی تیر الشان — کونسی جا میری اکبر میری دلبر گر پڑے

یون پی فریاد عشر بکو لب کوثر ملے — آنکھ سی دیکھا کین حورین اور ساغر گر پڑے

دہشت شبیر سی لشکر کا یہ نقشہ ہوا — میانسی تیغین گرین ہاتھونسی خنجر گر پڑے

اسقدر تھی محو یاد ایزد باری مین شاہ — کچھ نہ سمجھی کب گئی اور کب بہتر گر پڑے

کیا وفاداری مین کامل تھی رفیقان حسین — زیر تیغ وزیر تیر وزیر خنجر گر پڑے

شاہ نی دل مین غنیمت جب کہا میدان مین — اُٹھ کے سجاد حزین بالائی بستر گر پڑے

نکلے دیکھے جب کا سبب باہر شہ تو ملکسا لیے — ہی یقین گھوڑی سی اب سبط پیمبر گر پڑے

ضربت دندان محبوب خدا جب آئی یاد	جوہری کی ہاتھ سے لرزی کہ گوہر گر پڑے

اشتعار ۱۵ — کسطرح فاخر سلام ایسا کہون پابند مین
آ کے جب مضمون خود میرے قدم پر گر پڑے — سلام

آنکھون سی کیون نہ چادر اشک روان گری	طوفان آیا کشتیون سی بادبان گری
گھوڑی سی زخم کھا کی شہ انس و جان گری	حیرت ہی کیون زمین پہ نہ آسمان گری
کسکی مجال بات کری شہ سی وقت جنگ	بولی جو کوئی تیغ سی کٹکر زبان گری
کہتی تھی شاہ ڈھونڈھ کی اکبر کی لاش کو	آواز تو سناؤ کہ بیٹیا کہان گری
عباس آہین کیون نکرین فرط ضعف سی	نزدیک ہی کہ ہاتھ سی چھٹ کر نشان گری
اک آہ گرم سی مری آئین یہ آفتین	آندھی اٹھی جہان چلی آسمان گری
آتا ہی ضعف حضرت سجاد زار یاد	اٹھ اٹھ کی کیون زمین پہ ہر ناتوان گری
کھائی جبھی شکست سپاہ یزید نی	جب چھوٹ کر نشان ضلالت نشان گری

افتادہ لاکھون دل ہین زنخدان شاہ مین | یوسف کیطرح چاہ مین ہو کاروان گری
اسطرح آنسوؤن سے یہ تن منہدم ہوا | بارش کی فصل مین کوئی جیسے مکان گری
پیری مین سخت دل نہ مژہ سے ہون کیون نہان | شاخون سے پھول ٹوٹ کی وقت خزان گری
عابد کو یاد آئی عزیزان رفتہ جب | اٹھ اٹھ کے مثل گرد رہ کاروان گری
اک جائی مری غیرونکو منظور کیا ہو خاک | ہم یان گری تو سایہ ہمارا وہان گری
پانی نہ مانگ خاک پہ گر کر بجز حسین | جس پیر پر یہ کوہ غم نوجوان گرے

اشعار ۱۵

فاخر ضعیف ماتم عابد سے یہ ہوتے
اٹھے نہ نقش پا کی طرح ہم جہان گرے

سلام

اسطرح تیغ شہ سے قوی تن جوان گری | جسطرح اڑا اڑا کی زمین پر مکان گری
اکبر جو رن مین کھا کے ستم کی سنان گری | دل تھام کر زمین پہ امام زمان گری
دیکھین جو شہ کو ابرو مژگان کی جنبش | ہاتھون سے اہل ظلم کی تیر و کمان گری

نالان جرس ہی قافلی والی ہین اشکریز | یارب کوئی نہ تشنہ لب کاروان گری
زخم سنان جو کھا کی گری اکبر حسین | بس کسطرح اُٹھی کہ امام زمان گری
جب سم سموم تیغ شہ لافتا چلی | سر اُڑ کی تن سی صورت برگ خزان گری
ہلچل ہی تیغ شاہ سی سنتا نہین کوئی | بالچی پکارتی ہین سنبھالو نشان گری
اللہ ری ضعف حضرت سجاد ناتوان | آنکھین نہ گر گئی اشک کی صورت جہان گری
گر جوش عشق چاہ زنخدان شاہ ہو | یوسف ابھی کنوئین مین مع کاروان گری
ہلچل دکھائی قبر کا نقشہ کسطرح | لپٹی کفن سی فوج جو سر پر نشان گری
چھوڑین جو دست آہ سی سجاد ناتوان | دنیا مین ابر و کی صورت دھوان گری
گلزار کربلا مین سکونت کا ہی یہ شوق | تنکی جیون ہوا سی اُڑ آشیان گری
دیکھو کسطرح متحرک ہو دل مرا | کیونکر چلا جہاز اگر بادبان گری
تلوارین بیشمار پڑین جبکہ ایکبار | گھوڑی سی ڈگمگا کی امام زمان گری

اشعار ۱۹

فاخر ارم مین کھل غم سرور کا یہ بلا
اُٹھا جو ہاتھ میوۂ باغ جنان گری

سلام

کیا فیض تشنگی شہِ ذی وقار ہی — جو اشک ہی مرا گہر آبدار ہی

روئے نقاب شاہ کا حُسن آشکار ہی — یہ آفتاب اور وہ ابر بہار ہی

دلکو خیال اکبر رنگین عذار ہی — برچھی کی یہ نشان ہی کہ دل بیقرار ہی

شہ کی مصیبتوں کا ثبات آشکار ہی — صدمہ ہی جو وہ داغ دل بیقرار ہی

لکھتا ہون وصف گیسوی خمدار شاہ دین — نقطہ ہی جو وہ نافۂ مشک تتار ہی

پیری مین بھی ہین داغ غم شاہ رنگ پر — فصل خزان بھی باغ مین گلنار ہی

محتاج شاہ دین ہین لحد اور کفن کی آہ — اے چرخ بس یہ گردش لیل و نہار ہی

کہتے تھے شہ پسر سے کہ ندونگا مین اذن جنگ — اصرار ہی تو خیر تمہین اختیار ہی

ماتم مین شہ کی رہتی ہین تازہ جگر کی داغ — یہ وہ چمن ہی جس مین ہمیشہ بہار ہی

جبتک بڑھیں نہ چین شہ عالم پسر کو ۔ بیتاب ہی حسام فرس بیقرار ہی

پانی بھی مانگتے نہیں بسمل پسر ہیں ۔ کیا ذوالفقار شاہ اسم آبدار ہی

سرعت وہ ذوالجناح امام زمان کی ۔ شرمندہ جس سے آہوی ملک تتار ہی

تھا زندگی میں داغ غم شاہ جسکا نام ۔ مرنے کے بعد اب وہ چراغ مزار ہی

رخسار شاہ دیں کو نہیں کس سے مثال دو ۔ مہر فلک ہی زرد قمر داغدار ہی

گلہای زخم سے ہی چمن وادی نبرد ۔ کیا تیغ شاہ موج نسیم بہار ہی

بیتاب ہی غم شہ دیں سے بھی زندگی ۔ جسکو کہ موت کہتے ہیں دلکا قرار ہی

کیوں اشک دل کی پھول [illegible] ۔ ہر آہ مری اشک نسیم بہار ہی

خواہان ہی قلب [illegible] مژگان شاہ کا ۔ ہی طرفہ صید تیر کا جو باشکار ہی

فاخر لحد سے ہیں یہ صدا دونگا یا علی
[illegible] کہ وقت فشار ہی

سلام

کیونکر شکست کفر کا مذہب پا چکے | دست خدا کے ہاتھ بتون کو گرا چکے

جیسے چمن بتول کا پژمردہ پا چکے | غنچے دو ہونکو باغ جہان سے اٹھا چکے

بچپن مین جو زبان سے کہا تھا دکھا دیا | سب گھر حسین امت جد پر لٹا چکے

اکبر کو خط مین فاطمہ صغرا نے یہ لکھا | بھائی نہ آپ آئے نہ مجھکو بلا چکے

اللہ رے حوصلۂ دل ذی حرمت حسین | حورونکو اشتیاق ہے حر پہلے آ چکے

کہتے تھے لوگ آکے مبارک ہو اے امیر | زین سے زمین پہ شاہ امم کو گرا چکے

چھڑکا دو آنسوؤں سے ہوا شہ پہ فرض عین | اصغر سے تشنہ لب کی جو تربت بنا چکے

کہتی تھی یہ سکینہ کوئی تو مجھے بتائے | دریا پہ مشک لے کے چچا جان جا چکے

قطرون مین کیون نہ ہی کرتہ تاریک ہے جہان | باد فنا جو شمع امامت بجھا چکے

اسوقت شہ نے ایک کو اذن وغا دیا | فوج عدو سے تیر ہزارون جب آ چکے

خیمہ جلا اسیر ہوئی بعد شاہ دین | کیا کیا ستم نہ حضرت عابد اٹھا چکے

اکبر کے غم میں شاہ نہ کیونکر ہون بیقرار
پوچھو یہ داغ اُنسے جو صدمہ اُٹھا چکے

جاتے ہین کربلا سے وطن پھر کے اہلبیت
دل کے چراغ شہ کی لحد پر جلا چکے

ہوگی اُسی کو قدر شہ مشرقین کی
سو کوہ غم جو ایک جگر پر اُٹھا چکے

اشعار ۱۵

فاخر غم حسینؑ مین یہ دیدۂ پرآب
فرد گنہ کی رو کے سیاہی مٹا چکے

سلام

جب اُوج ماتم شہ والا مین پا چکے
آہ رسا سے عرش کا پایا ہلا چکے

ناوک عدو کی فوج سے پیہم جب آچکے
حضرت بھی کچھ سمجھ کے پر دنکو جما چکے

غل فوج مین ہوا کہ خبردار گھات سے
رخصت وغا کی حضرت عباس پا چکے

کہتے تھے اہل شہر مدینہ اُجڑ گیا
شبیر کربلا سے معلی بسا چکے

اُسوقت شاد شاد ہوئی دل سیاہ کے
پہلو کے بل حسین کو جسدم گرا چکے

شوق جنان مین کہتی تھی انصار شاہ دین
یارب ہماری موت کہین جلد آچکے

اکسطرح فرس پہ تھمو سرورِ زمان
برچھی لگی خدنگ پڑی تیغ کھا چکے

باجے بجائے فتح کے فوج یزید نے
گھوڑے سے جبکہ سبطِ نبی کو گرا چکے

صحرای کربلا نہ منور ہو کسطرح
رخ سے نقاب سید والا اُٹھا چکے

کھنچی تھی شاہ صبر کی اسوقت ای کرم
جب نورِ عین سامنے آنکھین پھرا چکے

دیکھی نگاہ بھر کے وہ ابرو حسین کے
منھ پر ہزار بار جو تلوار کھا چکے

دیکھین اب اشک ماتم شبیر کیا کرین
داغ جگر تو ماہ مین وصبا لگا چکے

مدت کے بعد پائی ہی سایہ شہ نے قبر
ای کاش گردباد بھی گنبد بنا چکے

اوس پیر ناتوان کا نکیون پھٹ جائے دل
فرزند نوجوان کا جو لاشہ اُٹھا چکے

سلام	فاخر یہ سب مہارت ماہر کا فیض ہی اسطرح مین جو زورِ طبیعت دکھا چکے	اشعار ۱۷

آتے ہی کربلا مین یہ توقیر ہو گئی
جنت عطای شاہ سے جاگیر ہو گئی

جب ابروی حسین کی تاثیر ہو گئی | ہر آہ جھک کے صورت شمشیر ہو گئی

جب وہ لکو یاد اصغر بے شیر ہو گئی | آہ جگر ہوای پر تیر ہو گئی

لوث گنہ سے پاک کیونکر ہون ہر بیت | آب روان اشک سے تطہیر ہو گئی

در در پھرایا قید کیا چھین لی ردا | کیا کیا نہ اہلبیت کی توقیر ہو گئی

نقشہ فراق کا جو دکھایا حسین نے | زینب خموش صورت تصویر ہو گئی

شہ بولے جلد سب رفقا تو گذر گئے | لیکن ہماری موت مین تاخیر ہو گئی

صغرا یہ بولی سمجھونگی نسخہ شفا کا مین | حاصل جو شہ کے ہاتھ کی تحریر ہو گئی

اللہ رے شدت تپ سجاد ناتوان | برق جہندہ پاؤن کی زنجیر ہو گئی

طشت طلا مین سر تھا کبھی گہ تنور مین | فرزند فاطمہ کی یہ توقیر ہو گئی

صغرا یہ بولی مجھکو کسی سے نہین گلا | اچھے ہین سب بُری ہی مری تقدیر ہو گئی

زخمی ہو قلب الفت ابروی شاہ سے | دیکھو کمان بھی میرے لیے تیر ہو گئی

بڑا انتہا جو ضعف سے سجاد جھک گئے
زنجیر مثلِ طوق گلو گیر ہو گئی

کچھ یاد کر کے حُر نے یہ شبیر سے کہا
مولا معاف کیجیے تقصیر ہو گئی

یہ خاک اُڑائی ہیں نے غم بوتراب میں
نایاب گرد صورت اکسیر ہو گئی

شہ نے کہا میں دے نہیں سکتا جواب کچھ
بیٹا ترے رسول کی تقریر ہو گئی

اشعار

ہر بیت مدح شاہ سے پایا جنان میں گھر
فاخر کے قسمتوں سے یہ تدبیر ہو گئی

سلام

قرآن کی طرح فرد بیان امام ہے
اس میں کوئی شک ہے نہ اس میں کلام ہے

طرفہ یہ گردش فلک تیرہ فام ہے
یہ خواہر حسین ہے وہ بزم عام ہے

خیمے میں شہ کے بعد جو انبوہ عام ہے
مضطر کمال زینب عالی مقام ہے

غش ہے سکینہ پیاس سے اصغر تمام ہے
برباد خاندان رسول انام ہے

جز حق کسی کے اور روا کیا ہے سر جھکا
سجدہ سوائے ذات الٰہی حرام ہے

آکر یہ شمر نے پسرِ سعد سے کہا — آخر ہین اب حسین یہ قصہ تمام ہے

آرام سے وہ قبر مین سوئیگا حشر تک — جو عاشقِ حسین علیہ السلام ہے

رفتار دیکھ دیکھ کے اسپ حسین کی — صرصر بھی کہتی ہے کہ عجب تیز گام ہے

کہتا تھا شمر دیکھ لو اے ساکنانِ شام — یہ خواہرِ حسین علیہ السلام ہے

نزدیک روے شاہ ہے کب زلف عنبرین — قدرت خدا کی صبح کے پہلو مین شام ہے

اس قوم کے حسین ہین مہمان دشت مین — مشرب مین جنکے پانی پلانا حرام ہے

آئی ندائے غیب کہ بس اب نہ لڑ حسین — یون ہی لڑیگا تو تو یہ امت تمام ہے

مشتاقِ دیدارِ روضۂ شبیر کیون نہون — دل مائل زیارتِ بیت الحرام ہے

اورونکی یاد دل سے نکال اے خدا پرست — خلوت سرائے خاص مین کیون دخل عام ہے

کہتی تھی زلف شاہ یہ دست شریر مین — بیشک یزید حاکم اقلیم شام ہے

سلام	ہر بیت بیت خلد ہے مدح حسین مین	اشعار ۱۷

فاخرہ ترا اسلام بھی دار السلام ہے

میدا انکو جب شبیہ رسول زمان چلے — بہنون کا تھا یہ شور کہ بھیا کہان چلے

یون باد زلف شاہ مین اشک روان چلے — جیطرحسے کہ شب کو کوئی کاروان چلے

رخصت جو ہو کی بادشہ انس و جان چلے — سر کھولے اہلبیت رسول زمان چلے

دیسی دھوان تو آنکھو نسے اشک روان چلے — کیونکر نہو غبار جہان کاروان چلے

زمین معموم چل گئی جب تیغ شاہ کی — سر اوڑ کو تن سے صورت برگ خزان چلے

اکبر سنان جو کھا کی پکاری حسینؑ کو — ہی ہی رسولؐ کہکے امام زمان چلے

اوٹھی پسر کی لاش تو بانو یہ کہتی تھی — غربت مین مانکو چھوڑ کی بیٹا کہان چلے

اللہ ری ضعف حضرت سجاد ناتوان — گر گر کے مثل گرد رہ کاروان چلے

دانہ کیطرح کیون نہ زمانہ مین پیسو لن — جب سر پہ آسیا کیطرح آسمان چلے

برچھی جو کھا کے سینے پہ گرنے لگا پسر — اک آہ کرکے زمین امام زمان چلے

موقوف دل کی اک حرکت آہ پر نہین | کشتی بھی ہی محال کہ بے بادبان چلے
مرنے جو نور عین چلا شاہ نے کہا | بیٹا پدر کو چھوڑ کے تنہا کہان چلے
تڑپا جو قلب سینۂ اکبر کی یاد مین | اسطرح نکلے آہ کہ جیسے سنان چلے
آتا ہی ضعف حضرت سجاد زار یاد | گر گر کے کیون زمین پہ نہ ناتوان چلے
گھر بیٹھے یون سفر مین ہین صاحب سخن تمام | جسطرح سے وہ نہین کسی کے زبان چلے
اکبر کا جب عقاب اوڑا ر فنین حل ہوا | لو پھر فلک پہ آج رسول زمان چلے

اشعار ۳۰	فاخر کو یہ مزار مین یارب سدا سنا جلد اوٹھ پے جہاد امام زمان چلے	سلام

جوہن جو دکھائے سرزمین شاہ نے آکے | گھوڑا بھی چلا تھوتھنی سینہ سے ملا کے
سر اوڑتے تھے پتون کی طرح اہل جفا کو | تلوار تھی حضرت کی کہ جھونکے تھے ہوا کے
دھیان آگئی حسبِ سنت محبوب خدا کے | کھانے لگے شہ برچھیان گردن کو جھکا کے

نیزے جو دو جگر مین برابر اُتر گئے — گھوڑے سے گر کے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے — فرمایا شہ نے گود مین بابا کے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم پشت شاہ مین — ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب — سب دوست دو پہر مین جہان سے گذر گئے

اللہ رے ضرب سیکڑون سر ہو گئے دو نیم — جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی — شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی — ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین — تھا نور کا بہ باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو — فضہ پکاری بی بیو عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا مان نے تو شبیر نے کہا — برچھی جگر پہ کھا کے جہان سے گذر گئے

کہتی تھی مان یہ لاش پہ اکبر تباہ تو — جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین
بولی سکینہ ہای چچا جان مر گئے

اللہ رے صبر مان نے کہا شکر کردگار
جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے

چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین
باجے پکارتے تھے کہ شبیر مر گئے

اشعار

گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے

سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی
خیمہ بھی اٹھ کے رہگیا یون دل سے آہ کی

قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی
زنجیر بن گئی مرے پانے نگاہ کی

اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کرون نہ کیون
بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی

عبرت کا ہے مقام زمانے کا انقلاب
دو روز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی

دو مثل ہین حسین تو تلوار لاجواب
ہے آئینہ مین شک آئینہ مین جگہ اشتباہ کی

پانی کیطرح فرط خجالت سے بہ چلا
آئینہ نے جو چہرۂ شہ پر نگاہ کی

یون وو جگر ساتھ چلا آہ رسا کے
جسطرح روان ابر ہو جھونکو نسے ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوجونکو بھگا کے
لڑنا اسی کہتے ہین مستی مین فنا کے

جلدی کی جو اک بات بہت لینی تھی
دریا کو لیا شیر نے وہ ہاتھ لگا کے

تاخیر سے رخصت کی یہ عباس کا تھا حال
رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹونکو چبا کے

کیون صورت گل گوش پہ آواز نہو بم
تا تو نہین ہے مرے رنگ مین بلبل کے نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر اظلم
سیدھا مین شہ آئے جو گھوڑے کو اڑا کے

کیون قلب مکدر کو نہ ٹکڑونکی کرون قید
کہلاتی ہین صرصر یہی خاک شہدا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے
جسطرح کہ خاک اڑتی ہے جھونکونسے ہوا کے

شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو
کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہے خاک شفا خلق مین جیسی
اس سے مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اس آہ دل سوزدہ آفت سے نکل جلد
چلتے ہین رہ خوف مین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھی دل پُر داغ مین میرے
اترائی ہی کیون باد صبا باغ مین لگکے

یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین
رہ جاتی ہین آنسو گہر رخسار پہ آکے

شبیر نہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر
بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھاکے

یون مجمع احباب مین بیٹھی ہین شہ دین
ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشی شہدا کے

گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھی شہ دین
دل بیٹھ گیا لاشی فرزند اُٹھا کے

اشعار

جب بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین **فاخر**
وہ حق سے ادا ہوتی ہین محبوب خدا کے

سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے
عباس جسطرح صفت شیر نر گئے

کیا کیا نہ رنج شاہ امم پہ گذر گئے
بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے

قاسم کی مان یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے
بدلے حنا کی ہاتھ تری خون مین بھر گئے

مان کہتی تھی کہ جھولی کو ویران کر گئے
بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

یون دو دو جگر ساتھ چلا آہ رسا کے | جسطرح روان ابر ہو جھونکو نسی ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوج نکو بھگا کے | لڑنا اسی کہتے ہین تنِ مسنی ہین وغا کے

جلدی کی جو اک بات بہت دلمین ٹھنی تھی | دریا کو لیا شیر نے دو ہاتھ لگا کے

تا خیر سی رخصت کی یہ عباس کا تھا حال | رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹھ نکو چبا کے

کیون صورت گل گوش بر آواز نہو ہم | تا تو نہین ہے ہمرزنگ ہین بلبل کے نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر ظلم | سینہ تمہین شہ آئے جو گھوڑ نکو اوڑا کے

کیون قلب مکدر کرنہ ٹکڑونکی کردن قلب | کہلاتی ہین صفدری ہی خاک شہدا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے | جسطرح کہ خاک اڑتی ہو جھونکو نسی ہوا کے

شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو | کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہی خاک شفا خلق ہین جیسی | اسد نسی مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اس آہ دل سوز و آفت سنی نکل جلد | چلتے ہین رہ خوف ہین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھی دل پُرداغ مین میرے
اتر ائی ہی کیون بادصبا باغمین لگکے

یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین
رہ جاتی ہین آنسو کے قمر رخسار پر آکے

شپیر شہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر
بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھاکے

یون مجمع احباب مین بیٹھی ہین شہ دین
ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشی شہدا کے

گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھی شہ دین
دل بیٹھ گیا لاشۂ فرزند اٹھا کے

استغفار

جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین فاخر
وہ حق سے ادا ہوتے ہین محبوب خدا کے

سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے
عباس جسطرف صفت شیر نر گئے

کیا کیا نہ رنج شاہ امم پر گذر گئے
بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے

قاسم کی ماں یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے
بدلے حنا کی ہاتھ ترے خون مین بھر گئے

ماں کہتی تھی کہ جھولی کو ویران کر گئے
بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

تیزی جو دو جگر مین برابر اتر گئے
گھوڑے سے گر کے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے
فرمایا شہ نے گود مین بابا کے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم دشت شاہ مین
ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب
سب دوست دوپہر مین جہان سے گذر گئے

اللہ رے ضرب سیکڑون سر ہو گئے دو نیم
جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی
شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی
ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین
تھا نور کا ب باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو
فضہ پکاری بی بی یہ عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا ماں نے تو شبیر نے کہا
برچھی جگر پہ کھا کے جہان سے گذر گئے

کہتی تھی ماں یہ لاش پہ اکبر بتا دو تو
جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین	بولی سکینہ ہای چچا جان مر گئے
اللہ رے صبر مان نے کہا شکر کردگار	جبدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے
چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین	باجے پکارتے تھے کہ شبیر مر گئے

اشعار — گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے — سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی	خیمہ بھی اٹھ کے رہگیا یون دسے آہ کی
قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی	زنجیر بن گئی مرے پلے نگاہ کی
اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کرون نکلنا	بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی
حیرت کا ہے مقام زمانہ کا انقلاب	دو روز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی
بو شبل ہین حسین تو تلوار لاجواب	ہے اسمین شک نہ اسمین جگہ اشتباہ کی
پانی کیطرح فرط خجالت سے بہ چلا	آئینہ نے جو چہرہ شہ پہ نگاہ کی

قربان سرعت فرس خاص شاہ دین | پائی ہوا نے بھی نہ کبھی گرد راہ کی
بانو یہ بین کرتی تھی اصغر کی لاش پر | جنگل بسا دیا مری بستی تباہ کی
منظور ہو جو وصف خط روی شہ کی مشق | وصلی بناؤں بین ورق چہرہ ماہ کی
ادنا بھی رنج تھا ہو نازک مزاج کو | آندھی ہی بوی گل کو ہوا برگ کاہ کی
کہتی تھی خون میں ڈوبکر اعدا کہ بس حسینؑ | لشکر کے آب تیغ نے کشتی تباہ کی
اعلی کا عیب بھی ہی ہنر تو ہی ساتھ حسین کے | بڑھتی ہی زینت اور بھی سر کلاہ کی
قد خمیدہ سی مری تو خوف کر فلک | ہاتھ آگئی ہی مجکو کمان تیر آہ کی
نصفہ اٹھا علم ہوا لب دریا جو شاہ کا | بے ساختہ حسینؑ نے اک سرد آہ کی

اشعار ۱۵

فاخر کو روز حشر بچانا جہنم سی
یارب تجھی قسم ہی رسالت پناہ کی

سلام

رخصت جو نور عین نے لی رزمگاہ کی | کچھ سوچ کر امام دو عالم نے آہ کی

باقی وہ چند دشت مین گرت سپاہ کی — جب دیر سے بی بیون نے صفون پہ نگاہ کی

اندر ہو جنگ بادشہ دین پناہ کی — ٹھہرا رہی تھی ڈر سے زمین رزمگاہ کی

قربان آبداری تیغ امام دین — خشکی مین فوج شام کی کشتی تباہ کی

منھ سے اشک غم کی نکلنے لگا ملاک ہونٹ — باران کا قحط موت ہے مردم گیاہ کی

آیا بکرو ہی سے جدھر اسپ شاہ دین — نقش قدم بنا نہ اوڑی گرد راہ کی

ہل من مبارز کا اٹھا غل جو فوج مین — اکبر نے بڑھ کے جانب حضرت نگاہ کی

آتا نہین نظر جو خط روے شاہ دین — عینک لگائے پیر فلک مہر و ماہ کی

تربت مین بھی کدورت دل اپنے ساتھ ہے — آنکھ تک لگا کے لائے ہین ہم گرد راہ کی

اوڑنا یہ بے سبب نہین اسپ حسین کا — صحرا مین آگی کوئی پتی گیاہ کی

بولا عمر سے پیک سبارک ہوا امیر — حالت ہے غیر سبط رسالت پناہ کی

شل زرہ جو تیر فرسی تن شہ کا چھن گیا — ٹھہرا گئی ضریح رسالت پناہ کی

آگئی رہ صواب پہ جس دم نہ اہل شر
قبضے پہ ذوالفقار کے شہ نے نگاہ کی

آواز آرہی تھی یہ قرنا سے دشت مین
دم مین کٹے گی آل رسالت پناہ کی

خنجر سے حلق شاہ جو ہونے لگا جدا
آواز آئی اشہد ان لا الہ کی

اشعار

فاخر ہر ایک آہ سے آتی ہے یہ صدا
اشکون سے فزود ہو گئی تیز نگاہ کی

سلام

چارون طرف سے وار جو تیغون کے چل گئے
شبیر ڈگمگا کے فرس پر سنبھل گئے

عاشور کو شجر بھی نہ صحرا کے جل گئے
حدت سے آفتاب کے پتھر پگھل گئے

اعدا کے منہ سے حرف کچھ اپنے نکل گئے
عباس نامدار کے تیور بدل گئے

لاکھون جو ایکبار بڑھے کارزار کو
تلوار لے کے میان سے حضرت سنبھل گئے

لکھا جو حال گرمی عاشور کلک نے
کاغذ پہ ہر الف صفت شمع جل گئے

پہونچے فلک کو توڑ کے عرش الٰہ تک
منہ سے جو شہ کے جنگ مین نعرے نکل گئے

دریای خون یہ باڑھ پہ تھا تیغ شاہ کا
تہ بہ کی سر حباب سی بالای تل گئے

کانٹی جو پای لالہ رخونکی زبان مین
دریا لہو کے دیدۂ شہ سی ابل گیے

روکا کبھی مژہ نے جو جوش خروشمین
طفل اشک ماتم شہ دین مین مچل گئے

چمکے جو ذرہ ہاے بیابان کربلا
نار حسد سے مہر و مہ و نجم جل گیے

دیکھا جو زہر افعی شمشیر شاہ کو
تنکے کی طرح موذیونکی بل نکل گئے

اک اشک گرم بھی مرا شامل ہوا اگر
حدت سی خار ماہی دریا بھی گل گئے

دلمین پڑے ہین داغ غم شاہ شب مین
دن سی چراغ آج مری گھر مین جلگئے

انصار شہ کی کیا ہون وفاداریان بیان
رکھا سر ونکو پاؤنپہ اور دم نکلگئے

اشعار ۱۸	فاخر پل صراط پہ کانپے تو تھے قدم منہ سے لیا جو نام علی کا سنبھل گئے	سلام

مردے تڑپ کے قبر کے باہر نکلگئے
صحرای کربلا مین جو لاشے مچل گئے

ہنگام صبح تیر جو لشکر سی چل گئے — تلواریں لیکے میانسی غازی سنبھل گئے

سن سی جو تیر پاس سی شہ کی نکل گئی — آیا جلال آپ کو تیور بدل گئے

آیا سپاہ شام سی جو بھر کا رزار — عباس نامدار کے تیور بدل گئے

فرماتے تھے حسین کہ اکبر کہو تو کچھ — کیونکر جگر کو توڑ کے ناوک نکل گیے

دل کو غم حسین جس میں ہو ایسہ جوش — بھرین دونون آنکھونسی میری اوبل گئے

مہلت نہ اتنی تھی کہ جو پھینکیں نکالکے — چبھ چبھ کی خار پا تو میں عابد کی گل گئی

کیونکر نہوں ڈھلے ہوئے سانچے کی میری شعر — مضمون تمام نظم کے قالب میں ڈھلگئے

کھینچی جو یاد گیسوی سرور میں آہ گرم — سب استخوان تن صفت شمع جل گئے

دیکھا نہر پرلائی جو پانی سی بھر کی مشک — آغوش اہلبیت میں بچے مچل گئے

گھبرا کی بی بیون نے رکھی ہاتھ قلب پر — آواز کوس دف سی جو بجی دہل گئے

ضرغام حق کا لال جو گونجا کچھار میں — صحرا سی دب کی شیر نیستان نکل گئے

حیران ہون آسمانین کیون لگ گئی آگ
جسم خدا کی نور کی آتش سی جل گئے

نکلا بخار ریگ گرم پہ دم جو شباب مین
نیزی پہ بھی نہ گیسوی اکبر کی بل گئے

اشعار ۱۵

فاخر یہ فیض مصحف زہرا کا ہی تمام
شعر فصیح منہ سی جو میرے نکل گئے

سلام

تیغین انصار مین سید انہین کھاتی جاتے
لاشی مقتل سی ہین شبیر اوٹھاتی جاتی

غم شبیر کے داغون کی نہ کیون قدر کرون
پانچ سینی مین مری ہین یہ لگاتی جاتی

تربت شہ سی اٹھے سب تو یہ عابد نی کہا
ٹکری دامان گریبان کی چھڑاتی جاتے

وقت مولود دم نزع جو اکسان ہوتے
روتی پھر کیون جہان مین بشر آتے جاتے

حال لشکر کا یہ ہی ضرب شہ دین سی تباہ
چادرین بہر امان سب ہین ہلاتے جاتے

دوست گذری جو لحد پر سی تو آئی یہ صدا
فاتحہ کو تو ذرا ہاتھ اٹھاتی جاتے

لاش ویسی ہی بے غسل و کفن مقتل مین
مر کے بھی ظلم ہین شبیر اٹھاتی جاتی

شور تھا کہتی ہین کیا قلب پہ فیقان حسین
زخم سید انمین ہین سہ کے ہین کھاتی جاتے

مرنے اکبر جو چلے رو کے یہ بانو نے کہا
انکی تربت تو مریجان بناتے جاتے

لاشہ شہ سے صدا آتی تھی ہر وارد کو
پانی ممکن ہو جو تمکو تو پلاتے جاتے

فوج پہ جاتے ہین اسطرح پہ جنگ حسین
آستین مثل یداللہ ہین چڑھاتی جاتی

آب ہین خنجر بُرّان جو غضب کے ہین ادھر
تشنہ کامونکی ہین وہ پیاس بجھاتی جاتے

قاتلونکو جو ملک پوچھتے ہین محشر مین
نام اک اک کا ہین شبیر بتاتی جاتے

زمین لاشے شہدا کے جو پڑے ہین ہر سو
پاس سے دیکھتے ہین شہ ادھر آتی جاتے

اشعار ۱۵

قافلہ سبکہ لیے جاتے ہین تیز ای فاخر
راہ مین پانون ہین سجاد بڑھاتے جاتے

سلام

تیغ مین اشک غم شہ جو بجھاتی جاتے
کرتے طوفان بپا خلق سے جاتی جاتی

ایک سبعہ مین تو ہمتا فیصلہ کستا تھا شمر
آپ شبیر کھڑے ہین بڑھاتے جاتے

صبح سے شغل یہی شاہ کو ہے سید انمین
قلب پہ داغ ہین اک اک کے اٹھاتے جاتے

پیاس نے آگ لگائی تھی جو لبین دم ذبح
پانی پانی کیا شبیر نے جاتے جاتے

تیغ مین دیکھ کے عباس کو اعدا نے کہا
تھوڑا پانی تو سکینہ کو پلاتے جاتے

بارش تیر دوبارہ جو ہے شہ پہ منظور
چلے اترے ہوے اعدا ہین چڑھاتے جاتے

رنگو اکبر جو چلے دوڑ کے زینب نے کہا
صورت اک بار مجھے اور دکھاتے جاتے

خیمہ شہ کی طرف آ جو نکلتے ہین عدو
پانی ہنس ہنس کے ہین بچو نکو دکھاتے جاتے

برچھی کھا کر جو گرا لال تو شہ نے یہ کہا
باپ کی لاش تو کاندھے پہ اٹھاتے جاتے

بعد خیمہ کو چلے کیون نہ نبی کی اولاد
آگ مین آگ ہین غدار لگاتے جاتے

سم رہوار شہ دین سے جو اڑتی ہین شرر
آگ صحرا مین وہ کوسون ہین لگاتے جاتے

قبلہ و سجدہ حق مین جو پڑے ہین شبیر
وار تیغو نکے ستمگر ہین لگاتے جاتے

قبضے تیغو نکے نہ مر کر بھی چھٹے ہاتھو نسے
نمازیون کو وہی تیور رہے جاتے جاتے

تھی یہ عباس کی ادنی اسی عبّت سجاد و مرجنگ	آقتل دس ہیں کیے شبیر نے جاتے جاتے

اشعار ۱۲ — نالے جو ماتم سرور میں کیے ہیں فاخر — سلام
ایک عالم کو وہ سر پر اٹھاتے جاتے

دیکھیں اگر غدار شہ بحر و بر کبھی
فق روی ماہ ہو کبھی روی سحر کبھی

تشنہ کھنچے وہ صبر دے مجکو تو اے کریم
زخمی ہو دل مرا تو نہ تڑپے جگر کبھی

منظور عاصیوں کی نہوتی اگر نجات
پھرتی نہ اہلبیت نبی در بدر کبھی

کیا ذو الجناح شاہ کی اوصاف ہوں رقم
صرصر کبھی ہے برق کبھی ہے شرر کبھی

شبیر کیوں نہ قدر کریں ذو الفقار کی
خنجر کبھی ہے تیغ کبھی ہے سپر کبھی

ادنی سا تھا یہ شوق شہادت حسین کو
لڑ ذیں بھی نہ آپ نے روکی سپر کبھی

قاتل سپاہ کی ہے تو حافظ ہے شاہ کی
ہے ذو الفقار تیغ کبھی اور سپر کبھی

چاروں طرف سے تیر جو پڑتے ہیں مشک پر
پھر پڑتے ہیں ادھر کبھی عباس ادھر کبھی

سنتی اذان اکبر یوسف جمال اگر
منقار پھر نہ کھولتی مرغ سحر کبھی

زینب کا دھیان شہ کو جو آیا دم اخیر
کروٹ ادھر تڑپ کے کبھی لی ادھر کبھی

ہوتا تھا غل درود کا فوج یزید مین
آجاتی تھی شبیہ نبی گر نظر کبھی

فاخر نہ صبر کرتے اگر عابد حزین
کھلتا نہ اہلبیت کا بلوے مین سر کبھی

اشعار ۱۵

سلام

روشن تھا چشم قاسم گردون وقار سے
بجلی گرے گی سر سے دنبالہ دار سے

گرز و سنان و تیر و تبر جبکہ چل گئے
تیورا کے شہ زمین پہ گرے راہوار سے

کیونکر نہ فوج شام کی کشتی تباہ ہو
طوفان اٹھا ہے آب دم ذوالفقار سے

تیغ علی کی ہم مین ساری کٹی ہے عمر
بیڑا ہوا ہے پار مرا ذوالفقار سے

کھینچی جو آہ ماتم شبیر مین بعد مرگ
آندھی زمردی اٹھی اپنے مزار سے

شہ کہتے تھے شمر سے یون ذبح کر مجھے
نکلے لہو کی دھار تو خنجر کی دھار سے

بولی بنی یہ چوم کے حلق حسین کو
کٹ جائیگا گلا بھی خنجر کی دھار سے

جب یاد آئی عارض گلرنگ شہ مجھے
پہونچا چمن میں پہلے نسیم بہار سے

مرقد میں آئیے آپ تو جان آئی یا علی
فصل خزان بدل گئی فصل بہار سے

کوسون نہین ہی فوج کا سید انمین نشان
خاک اُڑ رہی ہی آپ دم ذوالفقار سے

حکم جہاد پھر نہ قیامت تلک ہوا
سکہ بٹھایا شاہ نے یون ذوالفقار سے

کس نے لکھا حسین کو منظور جب ہوا
قبضہ ہلا ہوا اٹھا سر ذوالفقار سے

السد رہی روانی شمشیر شاہ دین
اک ہاتھ بڑھ سکا نہ فرس ذوالفقار سے

مایوس ہو کی بیٹھ گئے عابد حزین
دیوار آگئے اٹھ گئی جب جا غبار سے

فاخر دل دونیم کی کیونکر کرون قدر
ملتی ہی شکل اسکی ذرا ذوالفقار سے

چھٹتا نیام زمین کیون ذوالفقار سے
گھر دور تھا حسین غریب الدیار سے

تو اسقدر نکلتی تھی اوس آبدار سی — اب سنان بلند نہ تھا ذوالفقار سی

رخصت جو ہوکے انکو چلے شاہ مشرقین — لپٹی سکینہ جھک کے سُم راہوار سی

انکو چلے ہین لاکھون مین تنہا جو شاہ دین — کچھ کہہ رہی ہی بنت علی راہوار سی

اشکون نی ڈھل کے چشم سی عابد کو دی خبر — نکلے رکاب پا ہی شہ ذی وقار سی

دونا فروغ خانہ آل نبی ہوا — اس گھر مین جب چراغ جلا ذوالفقار سی

ہوتا اگر شریک نہ زور ید الٰہی — کٹتے نہ جبرئیل کے پر ذوالفقار سی

ہر زخم تن مین تھا لب معشوق کا جواب — زخمون پہ منہ کو رکھتی تھی سوفار پیار سو

کیون جسم چرخ اوسپہ بارش باران تیر — جسکو بچا یئن فاطمہ منہ کی پھوہار سی

قبضے سی قتل کرتی تھی جن کو امام دین — سوت اُنکی تھی ستارہ دنبالہ دار سی

تھی غسل مستحب پہ یہ مائل رفیق شاہ — تیغین بھی اُنکو کم تھین نہ پانی کی دھار سی

صانع نے یہ زبانون مین اسکو رکھی تھی بات — ہر شئی دو نیم ہو گئی اک ذوالفقار سی

کیون مید مین نہ رستے روانہ ہون قافلے — راہ عدم ملی ہوئی ہے ذو الفقار سے

سید انہین چل سکے جو نہ ہمراہ وقت جنگ — کٹ کٹ گئی ہو ابھی دم ذو الفقار سے

ماہی سے پوچھیے یہ روش تیغ مرتضیٰ — اب تک کٹا ہوا ہے گلا ذو الفقار سے

اشعار ۲۲

مدفن ہو کربلائے معلیٰ کی خاک پر

فاخر کی التجا ہے یہ پروردگار سے

سلام

تلوارین یون ہین شاہ پہ بد خو لیے ہوئے — مردم پہ جیسے تیغ ہین ابرو لیے ہوئے

محشر مین ڈر ہو آتش دوزخ کا کیا مجھے — شیشے نمین ہین پلک مری آنسو لیے ہوئے

اللہ ری پیاس منہ کو قریب طفل شاہ دین — آنسو کی ہین امید یہ چلو لیے ہوئے

اے سیل دیکھ زور مرے اشک چشم کا — جاتے ہین خلد مین مجھے آنسو لیے ہوئے

کیون شکل آفتاب نہ کانپے تن حسین — آتے ہین لاش اکبر مہ رو لیے ہوئے

پیاسے لبان موج نہ کس طرح جا پڑین — تیغین ہین آبدار جفا جو لیے ہوئے

تڑپا پسر جو خاک پہ حضرت نے یہ کہا
بیٹا قرار و صبر کا پہلو لیے ہوئے

پھر نثار گیسوئے عنبر فشان شاہ
پھرتے ہین نافہ دشت مین آہو لیے ہوئے

تڑپا تھا ہاتھ جب سر دشمن پہ شاہ کا
غل تھا یہ تیغ جائیگی پہلو لیے ہوئے

تکتی ہین روز و شب جو عمل اہل جرم کے
گردون ہی مہر و مہ کی ترازو لیے ہوئے

رخسار شہ کے پاس کب آنسو ہین جلوہ گر
پہلو مین آفتاب ہی جگنو لیے ہوئے

کرتے ہین وار فوج پہ اوچھے امام دین
آیا ہی غیظ رحم کا پہلو لیے ہوئے

بولین جو کڑھین تو یہ بیٹی سے بولے شاہ
ٹھہرو مگر قرار کا پہلو لیے ہوئے

محشر مین فاطمہ پئے فریاد پیش حق
آتے ہین فرق سید خوشخو لیے ہوئے

جب محو یاد چشم شہ دین بین ہوا
پہونچے مجھے تتار مین آہو لیے ہوئے

غل تھا سوار دوش نبی ہو وہی جو تھے
جاتے مہار ہاتھ مین گیسو لیے ہوئے

شہ یون چلے ہین قوت بازو کی لاش پہ
بیٹا جوان ہی ہاتھ مین بازو لیے ہوئے

جاتے ہین کس ہراس مین ہمرہ بلا آپ
اصغر کو گود مین شہ خوشخو لیے ہوئے

تھا لیکہ تار خانہ زندان اہلبیت
پہونچی چراغ ہاتھ مین جگنو لیے ہوئے

حر کربلا مین شہ کو جو لایا تو غل ہوا
آتا ہی دیکھو شیر کو آہو لیے ہوئے

وہ تیرہ بخت ہون کہ لحد پہ مرے کبھی
آیا نہ کوئی طفل بھی جگنو لیے ہوئے

عہد طفولیت مین جو مجلین ہین شاہ دین
آتا ہی گرگ بچہ آہو لیے ہوئے

زلف دراز شہ کے قرین کب عذار ہے
ظلمت بڑھی ہی نور کا پہلو لیے ہوئے

اشعار ۱۵

فاخر کو یاد گیسوی شہ تھی تو خود نسیم
آئی ہی بوی نافہ آہو لیے ہوئے

سلام ۱

شانے کٹ کر جو نہ دریا پہ شہادت ہوتی
یدِ شہ پھر جرأت عباس کی شہرت ہوتی

پھر نہ لی تیر کی پیکا نسے شہادت ہوتی
حرملہ کے جو ذرا دلمین مروت ہوتی

بعد شہ کہتے تھی عابد کو جو دیتا نہ وہ صبر
زندگی کی مری پھر کونسی صورت ہوتی

ہجر میں یوسف ثانی کے جو روتی شبیر ع
مثل یعقوب نہ آنکھوں میں بصارت ہوتی

شست شو کرتا نہ گر اشک غم سرور سے
صورت آئینہ دلمیں نہ کدورت ہوتی

شاہ کہتے تھے کہ ہوتی جو صفر میں صغرا
رنج پہ رنج اذیت پہ اذیت ہوتی

حر نے بھائی سے کہا دیتا نہ گر شاہ کا ساتھ
حشر میں حیدر صفدر سے ندامت ہوتی

شہر میں فاطمہ کے گرچہ سمجھتے اعدا
خیمہ دریا سے اٹھانے میں نہ حجت ہوتی

فوج غدار سے کیوں آتا شہ دین کی طرف
حر غازی کو اگر خواہش دولت ہوتی

پانی لا بھر کے ہر ایک نہر سے جا کر پیتا
تشنہ کامونکو اگر آب پہ رغبت ہوتی

یہ بھی تو ماں کی جگہ انکو سمجھتی تھی سدا
کیوں نہ شبیر سے زینب کو محبت ہوتی

ہوتا محشور نہ گر قامت بے شیر شہ کا
کسطرح پھر نہ قیامت میں قیامت ہوتی

یہ کہو چادر تطہیر نے پردہ رکھا
سر کھلے ہوتی جو کبرا تو قیامت ہوتی

شہ کا ماتم جو بپا کرتے جن و انس و ملک
کہیں شیون کہیں نالہ کہیں رقت ہوتی

اشعار ۱۹

شبیر کے شبیر ہی ہوتے ہین جہان مین فاخر
کیون نہ عباس ہین حیدر کی شجاعت ہوتی

سلام

پیاسے ہین نزع مین شہ والا کے سامنے
بیمار جان بلب ہین مسیحا کے سامنے

سر ہے فوج کیا شہ والا کے سامنے
ادنی کی کیا بساط ہے اعلی کے سامنے

عباس کا ہو گھاٹ پہ قبضہ نہ کسطرح
گرمی مین شیر رہتے ہین دریا کے سامنے

اک شور تھا کہ گھاٹ سے ہشیار غافلو
آتا ہے شیر پیاس مین دریا کے سامنے

اے چرخ جو ہے مالک کوثر جہان مین
رہتی ہے اسکے خیمے ہون دریا کے سامنے

یون پیش اہل مایہ ہین کم مایہ ہیچ و پوچ
جو آبرو ہے چاہ کی دریا کے سامنے

اشکون کے آگے قدر ہو گوہر کی کسطرح
قطرے کی آبرو نہین دریا کے سامنے

یون لڑ رہا ہے ضیغم ضرغام ذوالجلال
ندی رواں ہے خون کی دریا کے سامنے

اللہ رے صبر آہ بھی کھینچی نہ شاہ نے
بیٹا جوان مر گیا باپ کے سامنے

گھوڑون کا اوج سامنے کیا ذوالجناح کے — پرواز کیا عقاب کی عنقا کی سامنے

یون سر جھکائی حر تھا حضور امام دین — جیسے کوئی غلام ہو آقا کی سامنے

کی آہ بھی نہ شرم و حیا سی پکار کے — قاسم کا دم نکل گیا کبرا کے سامنے

ای خضر ہو نصیب زیارت جو طوس کی — آنکھین بچھاؤن نقش کف پا کی سامنے

کیون آگ دست شہ کی نہ مہر دی فروغ — گل ہر چراغ ہی ید بیضا کی سامنے

دیکھا جو فوج ہوتی ہوئی زمین شاہ کو — حورین تڑپ کی رہ گئین زہرا کی سامنے

خون ملکے شہ نے ریش مبارک پہ یہ کہا — جاؤنگا حشر مین یونہین نانا کی سامنے

بند آنکھین کر لین شاہ نی غربت سی زیر تیغ — زینب جو آئین لشکر اعدا کی سامنے

غربت مین جبکہ پادشہ بحر و بر ہوئی — دریا بہائے آنکھون سی صحرا کی سامنے

سلام

فاخر تو کیون حضور سے مولا سی دور ہی
خادم کو چاہیے رہی آقا کے سامنے

اشعار ۲۳

گرکے کب چرخ سی گھلکر ہوا اولا پانی
وا اے تقدیر مری ہوگیا دانا پانی

لیے قبر علی اصغر جو نہ پایا پانی
آنسوؤنکا شہِ ذیجاہ نے چھڑکا پانی

مرتے دم تک تو نہ یون سامنے آیا پانی
ہان مگر تیغ کا شبیر نے پایا پانی

یاد کچھ کرکے لگے رونے مثال یعقوب
بعد شہ سامنے عابد کے جب آیا پانی

کب رہِ شام مین ہے جوشِ بکا عابد کو
پڑتا آتا ہے غضب کا سوے صحرا پانی

عطش شہ کا بر و بحر مین ماتم ہے بپا
سر کو ٹکراتے نکیون کر لبِ دریا پانی

مر گئے پیاسے تڑپکر لب دریا لیکن
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ عباس نے دیکھا پانی

دامنِ کوہ مین شرما کے چھپے ابر مطیر
چشم تر آج غم شہ مین وہ برسا پانی

پسر سعد یہ کہتا تھا شہِ عالم سے
بند مین نے کیا کب آپ پہ دانا پانی

اسمین تقصیر مری کیا ہے یہ فرمائیے شاہ
خود ہی تقدیر مین تھی آپ کے اندا پانی

شہ نے فرمایا کہ کیا بکتا ہے چپ ہو مردود
پیاس مین بھی تو نہ مین نے کبھی مانگا پانی

اُسکی تائید سی اتنی ابھی قوت ہی مجھے
خاک سی بھی جو مین چاہون تو ہو پیدا پانی

رن مین جسنی سپہ شام کا بیڑا ڈوبا
ابر شمشیر شہ دین سی وہ برسا پانی

گھاٹ پر آکے جو گونجا اسد بیشۂ حق
فوج کے ہو گئی زہرہ لب دریا پانی

فوج ہوتی ہین جو پیاسی شہ دین گرمی مین
حوض کوثر سی علی لائے ہین ٹھنڈھا پانی

آب ہو جاتا ہی دنیا مین غم شاہ سی سنگ
گر کے کسطرح زمین پر نہو اولا پانی

سوختہ ہو گیا دل آتش غم سے شاید
بہہ رہا ہی مری آنکھو نسی جو کالا پانی

حلق خشکیدہ ہوا تیغ سے پیاسو کا جدا
مرتے دم تک بھی نہ شبیر نے پایا پانی

اشک آنکھو نسی نکلتے ہین جو مثل اخگر
ڈالدیتا ہی مرے چہرے پہ چھالا پانی

بخت شرب سی سو شاہ حرم کو لایا
سچ ہی انسان کو لیے پھرتا ہی دانا پانی

گر کم ہین جو غم شہ مین علی نے کھینچین
حوض کوثر کا انکو ملے ٹھنڈھا پانی

چلتی چلتی جو رکا گردن شہ پر خنجر
حلق مین فاطمہ بیمار کے اٹکا پانی

اشعار ۲۱

خوب دعوت ہوئی شبیر کی رن مین فاخر
دم شمشیر کا پیاسے کو پلایا پانی

سلام

کب ہین حسین لاشۂ اصغر لیے ہوئے — گودی مین آفتاب ہے اختر لیے ہوئے

شبیر کب ہین تیغ دو پیکر لیے ہوئے — امت کی ہین نجات کا دفتر لیے ہوئے

کھوئی اجل نے سینۂ داغی سے داغ دل — گلچین چلا چمن سے گل تر لیے ہوئے

بولی سکینہ آئی یا شاہ مشرقین — جاتا ہے شمر کان سے گوہر لیے ہوئے

ہین قبلہ رو تو سجدۂ حق مین امام دین — آتا ہے شمر ہاتھ مین خنجر لیے ہوئے

قاسم نے گرکے زین سے جو حضرتکو دی صدا — جھپٹے حسین تیغ دو پیکر لیے ہوئے

فضہ نے بڑھ کر رانڈونکو خیمہ مین دی صدا — آتے ہین شاہ لاشۂ اکبر لیے ہوئے

پیاسے جو تین روز کے ہوتے ہین شاہ قتل — ہین جام آب ساقی کوثر لیے ہوئے

زینب نے قتل گاہ مین دیکھا یہ جا کی حال — خولے ہے ہاتھ مین سر سرور لیے ہوئے

روتی کا کیون نہ عرصۂ محشر مین شور ہو
آتی ہین ہاتھ مین شہ دین سر لیے ہوئے

کیون کربلا سے شام کو جاتی نہ اہلبیت
پھرتا ہے آدمی کو مقدر لیے ہوئے

آنسو تھم حسین کی آنکھون مین نہین
دیکھو صدف ہے نذر کو گوہر لیے ہوئے

کیونکر نہ چین حر کو ہو ہنگام احتضار
زانو پہ سر ہین سبط پیمبر لیے ہوئے

زینب نقاب اشک سے کیونکر نہ منھ چھپائین
جاتا ہے شمر لوٹ کے چادر لیے ہوئے

عباس کب ہین تیغ لیے پیش شاہ دین
آئینہ ہاتھ مین ہے سکندر لیے ہوئے

زہرا کے لعل کے لیے میدان ظلم مین
سنگین دل آئے ہین پتھر لیے ہوئے

صغرا کا کیون نہ طائر دل ساتھ ساتھ ہو
جاتا ہے خط شوق کبوتر لیے ہوئے

عباس کب دبائی ہین انتو مین مشک کو
آتا ہے منھ مین شیر غضنفر لیے ہوئے

تیزی جو کی عقاب نے عباس نے کہا
گھوڑے کی باگ ہے علی اکبر لیے ہوئے

دیکھا جو راہ شام مین رانڈون کو ننگے سر
دوڑی ہوا غبار کی چادر لیے ہوئے

اشعار

ماہ عزا افلاک پہ ہی فاخرہ کب عیان
ہی آسمان ہلال کا خنجر لیے ہوئے

سلام

کیا میری گنہ رحمت غفار کی آگے
کچھ مال نہین جنس خریدار کو آگے

لڑنے کوئی آیا نہ علمدار کے آگے
تلوار کھنچی گھاٹ پہ تلوار کے آگے

تالاب نہین دیدۂ گریان کی مقابل
کم مایہ ہے کیا قلزم زخار کے آگے

کیا سامنے حیدر کی ہے اورون کی حقیقت
بوجہل ہے کیا احمد مختار کے آگے

چھپنے لگی ڈر ڈر کی یتیمان شہ دین
خیمہ مین عدو آگئے جو بیمار کے آگے

تشنہ کشتہ تھی خون چھری پہ پی شیر کا ملکر
جا ڈونگا یونہین احمد مختار کے آگے

عباس اٹھے تول کے شمشیر دو دم کو
جب تیر گرے سید ابرار کے آگے

کیا آنکھ ملائی رخ نورانی شہ سے
خورشید ہی ذرہ مہ رخسار کے آگے

تھی قید ہونکو دیکھنے کی شام مین شہرت
اک سیر تھی یہ مردم بازار کی آگے

کیونکر قدم شاہ پہ مرجاتے نہ عباس — کیا بات ہے جان دینا وفادار کو آگے

ہے مدنظر امت عاصی کی شفاعت — شہ سینہ سپر کیون نہون تلوار کو آگے

کسطرح حسین پھیر اتنے بھلا اسکی اٹھائے — خودسوختہ دل ڈھال ہے تلوار کو آگے

وہ آہین سواری ہے کہ میدان غابین — اک گام بڑھا اسپ شہ تلوار کو آگے

کیون بھاگین نہ جان نہ پھر تیغ علی — جبریل چلے جو ہون تلوار کو آگے

کب قطرے پسینے کے یہ ہین گیسوئے شہ پر — چھٹکے ہوئے تارے ہین شب تار کو آگے

ہنگام سواری تو کوئی تھا نہ جلو مین — ہان بیکسی اک تھی شہ ابرار کے آگے

صحرا کیا ایک دل کا کنول نخل ستم سے — اس پھول پہ آئی ہے خزان خار کو آگے

کیا [illegible] ہے مرا [illegible] عاشق کی — نیزون ہی رہا آہو تاتار کے آگے

عباس کے حملون سے نہ کیون بھاگتے اعدا — فرار تھے ہین کہین کرار کے آگے

کسطرح جھکین تجھ سے وہ مانے کو نہ سرکش

خم ہے سر فاطمہ شہ ابرار کے آگے

کب ڈھالین اُٹھین شاہ کی تلوار کے آگے
چھائی تھی گھٹا برق شرربار کے آگے

دُلدل کا یہ فوجون سے تھا کاوین اشارہ
اک نقطہ ہین سب گردش پرکار کے آگے

رہتا نہ اسلام اگر تیغ علی سے
پھر سبحہ نہ چھوٹا کوئی زنار کے آگے

زندان مین جو ہند آنے لگے دید کی خاطر
چھپ بیٹھے حرم شرم سے دیوار کے آگے

ہو آبرو اشکونکی مری آنکھونکی کیونکر
کیا قدر گہر مردم بازار کے آگے

اللہ ری روانی فرس سرور دین کی
سایہ بھی نہ دیکھا کبھی رہوار کے آگے

شہ کہتے تھے سب بلکہ نہ گر مجھ سے لڑینگے
تلوار نہ کھینچونگا مین دو چار کے آگے

اکبر کا فقط کب رخ رنگین قرین ہے
اک سیب نشان ہے گل رخسار کے آگے

یون دل کو مرے داغ غم شاہ ہے مرغوب
جسطرح سے ہون گل بلبل گلزار کے آگے

ہو جاتا اگر کاکل اکبر کا اشارا
چھپ جاتا فرس سرحد تاتار کے آگے

کسطرحسے کھٹکے نہ پلک آنکھونمین میرے
کب آبروی آبلہ ہی خار کے آگے

معراج کا رتبہ جو ملا دوش نبی پر
اصنام گری حیدر کرار کے آگے

زندانسے نکلنے کی جو پاتی تھے نہ وہ راہ
پھرتی تھی سکینہ در و دیوار کے آگے

کیون سامنے آنکھون کے نہ اشکونکا بندھے تار
لازم ہی عصا مردم بیمار کے آگے

اک تیر پڑا گردن بیے شیر یہ جسدم
منہ کھلگیا معصوم کا سوفار کے آگے

اشعار ۱۹

کیا پوچھتے فاخر سے نکیرین لحد مین
منہ کھل نہ سکے حیدر کرار کے آگے

سلام

ہمپلہ شہ کون ہی انصار کے آگے
یوسف ہی گرانقدر خریدار کے آگے

لشکر کا ہوا خاتمہ سردار کے آگے
سب باغ کٹا بلبل گلزار کے آگے

یہ شوق شہادت مین شہیدونکو تھی جلدی
دو چار گرے پڑتے تھے تلوار کے آگے

ہر ایک سمجھ آپسے کسطرح نہ ہو سر
چلتی ہی مظفر شاہ کے تلوار کے آگے

کب ابروی شپیر چڑھی دیکھکے شمشیر — تلوار پہ تھی غیض مین تلوار کے آگے

غیظ آگیا مرحب پہ یداللہ کو جسدم — جبرئیل سپر ہوگئے تلوار کے آگے

کیا فوج مین تھا جنگ شہ دین سے تلاطم — گہ ڈھالین تھین پیچھے کبھی تلوار کے آگے

کیونکر دہن زخم شہیدان نہون خفا سے — منہ کھل نہین سکتے لب سوفار کے آگے

للکار کے غازی نے جھپٹ کر اسے چھینا — جب آئے نشان لیکے علمدار کے آگے

دعوی تو بہت کرتے تھے یہ تیز روی کا — آئی نہ ہوا شاہ کے رہوار کے آگے

یکجائی بھی ذوحسن کی نہ ہمشکل مین دیکھی — گہ سایہ ہے پیچھے کبھی دیوار کے آگے

کفار پہ جب تیغ پڑی شاہ کی ترچھی — اک ڈورا بڑھا اور بھی زنار کے آگے

پیاسونکو غنیمت تھا جو آب دم شمشیر — رکھتے تھے گلے دوڑ کے تلوار کے آگے

مرغوب اسیری ہے عابد کو ہان کیون نہ — بہتر ہے خزان مرغ گرفتار کے آگے

شہ کہتے تھے عابد پہ جو بانو نے بکا کی — روتا نہین صاحب کوئی بیمار کے آگے

کیا تیغ علی مین ہی روانی دم پیکار
اک ہاتھ پہ بڑھ جاتی ہی رہوار کے آگے

مشتاق ہین یون یاور شہ دشت وغا کے
ایک ایک کا رہوار تھا رہوار کے آگے

زینب نے کہا بیٹون سے خواہش پہ علم کی
تم کون ہو عباس علمدار کے آگے

اشعار	فاخر ہو سب دلگیر آئینگے جو آگے

کچھ بات نہین شاہ کی سرکار کے آگے	سلام

نام دہ چند ہوا شہ کا وفادارون سے
شہرہ یوسف کا بڑھا اور خریدارون سے

کہتے تھے عون و محمد یہ ستمگارون سے
ہم وہ بچے ہین جو کھیلا کیے تلوارون سے

جنگ ہونے جو لگی شہ کے نمکخوارون سے
ٹکڑے ہی فوجون کے اڑانے لگے تلوارون سے

بولے عباس کہ گو نہر کو گھیرے ہین [illegible]
چھین لونگا مین ترائی کو ستمگارون سے

شہ نے جانے کو کہا جب تو یہ بولے انصار
ہو گا آقا نہ کبھی یہ تو نمکخوارون سے

چشم سجاد کو یون گردشین تھا مشکل ہے
حرکت جیسی کہ دشوار ہو بیمارون سے

جوش زن جبکہ یم بخشش رحمت ہووے
پے گنہ کیون نہ رہین بچکے گنہگارون سے

جنگ مین رد کی سپر بھی جو نہ کبھو سیکھی — ٹکڑے ٹکڑے ہی ہوا تن شاہ کا تلوارونسی
ہند آنی لگے زندانمین تو زینب نے کہا — کام آزاد کا کیا ہمسے گرفتارون سے
پابرہنہ جو رہ شام مین کانٹو پہ چلے — تلوے سجاد کے غربال ہوئے خارون سے
کہینگے دیکھ کے زندانکی یتیمان حسینؑ — بھاگین کیون سایہ کی مانند نہ دیوارونسے
آگئی گلشن زہرا و علی پہ جو خزان — بلبلین نالہ کنان اڑگئین گلزارونسی
زخمیونکی یہ تنونکی نہین دھارین خونکی — دیکھو اُڑتا ہی لہو باغ کے فوارونسی
دشت غربت مین ہوا آل عبا کا یہ حال — دھجیان جیب و گریبانکی اڑین خارونسے
تشنہ کامونکو یہ تھی روز شہادتکی خوشی — عید کیطرح گلے ملتے تھے تلوارونسے
تیرون خونمین آلودہ ہوئی تھی شہ کے — سرخی ابتک نہ لہو کی گئی سوفارونسے
حملہ ور ہوتے ہین عباس جو مانند اسد — گھوڑے تھمتے نہین میدانمین اسوارونسی
آکے اکبر نے کہا شہ سے بشارت ہووے — گھاٹ دریا کا لیا شیر نے تلوارونسے

باغیون نے جو کیا باغ علی کو تاراج | بلبلیں پھول گرانے لگیں منقار و نسیم
تا مر اکبر پہ قبالہ ہو یہ زینب نے کہا | کربلا مول لے جب تے زمین دار و نسیم

اشعار ۲۱

خود نکیرین سے پوچھیں شاہ کہینگے فاخر
قبر مین پونچھینگے جبوقت وہ زوار و نسیم

سلام

بتیابیان تھین اصغر بے شیر کو لیے | تھا دلمین داغ چاند سی تصویر کے لیے
بتیاب گر حسین ہین ہمشیر کے لیے | زینب بھی بیقرار ہے شبیر کے لیے
ہے ختم صبر عابد دلگیر کے لیے | پانون بڑھا دیے غل و زنجیر کو لیے
کہتے تھے شہ عمر سے نہ بیعت کرونگا مین | حاضر ہے سر حسین کا شمشیر کے لیے
آل نبی سے یہ تجھے زیبا تھا اے فلک | بیڑی ہو پانے عابد دلگیر کے لیے
نہر فرات خشک نہو جائے کسطرح | پانی ہو بند حضرت شبیر کے لیے
اے چرخ تیری دور مین کیا انقلاب ہے | لازم تھا تیر اصغر بے شیر کے لیے

لڑتے ہوے جو فوج مین در آے شاہ دین | تلوار سے لاکھون کھنچ گئین شبیر کے لیے

پانی ہو بند ساقی کوثر کے لال پہ | نہرین روان ہون لشکر بے پیر کے لیے

ابرو چڑھائین غیظ مین کیونکر نہ شاہ دین | لازم سنان ہی خنجر و شمشیر کے لیے

اے چرخ کیون نہ درہم و برہم جہان ہوا | آوارہ ہو بنت زینب دلگیر کے لیے

رو دیتے ہیں اسیری سجاد پر مگر | آنسو نہین ہین دیدۂ زنجیر کے لیے

ناوک سے بے زبان کے گلے کو خدا بچائے | چلے چڑھے ہین اصغر بے شیر کے لیے

روتے ہین نام لیکے حسین و حسن کو سب | ماتم بپا ہی شبر و شبیر کے لیے

ستار سر سے بنت علی کی ردا بچائے | ظالم بڑھے ہین چادر تطہیر کے لیے

کیونکر نہ روئین شاہ کو شیعہ تمام عمر | پیدا ہوئے ہین ماتم شبیر کے لیے

شاہ آب ایک ایک سے مانگا کیے مگر | قطرہ ملا نہ اصغر بے شیر کے لیے

[illegible] کا وقت ہے جو کچھ آگیا خیال | بیتاب شاہ [illegible] شیر کے لیے